قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

Part II
FROM Page 304 to 508

معالم العترۃ

اردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی، حنفی، سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب فتنہ ملتان

حسب فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن مدائنی نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو احادیث (رسول) پر قائم ہوں گے۔

۱۲۲۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے (زمین پر) ایک لکیر کھینچی پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر آپ نے دائیں بائیں اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن پر شیطان قائم ہے۔ اور لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے اس کی پیروی کرو۔ اس حدیث کو احمد، نسائی اور دارمی نے بیان کیا ہے۔

۱۲۳۔ رسول اللہ صلعم کے غلام ثوبان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت ہمیشہ اللہ کے امر پر قائم رہے گی۔ ان کو چھوڑنے والا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حتیٰ کہ لوگوں پر اللہ کا امر آجائے گا۔ متفق علیہ۔ انتہت المشکوٰۃ

کتاب ذخائر العقبیٰ سے احادیث کا انتخاب

جو تقریباً بیس اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس کے مولف امام الامجد محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم طبری آملی ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے اور بڑھے۔ آپ شافعی المذہب ہیں۔ حرم شریف مکہ کے امام ہیں۔ شرحہا اللہ تعالیٰ۔ انہی کی ایک اور کتاب غریب الحدیث کے نام سے موسوم ہے جو جامع الاصول کے حاشیہ پر تحریر ہے۔ اور آپ کی ایک دوسری تالیف کا نام کتاب النضرۃ فی فضل العشرۃ رضی اللہ عنہم ہے۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جو شہاب الدین سہروردی جس کی طرف طریقہ سہروردیہ منسوب ہوتا ہے کے تصوف کے معارف پر مشتمل ہے۔ احمد بن عبداللہ سنہ ۶۹۴ھ تک زندہ رہے۔ رحمہ اللہ۔

۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش کے کچھ لوگ صفیہ بنت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ آپس میں جاہلیت کے زمانے کی باتوں کا ذکر کر رہے تھے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے۔ صفیہ نے کہا ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا گویا کہ گٹ والی زمین پر کھجور کا درخت پیدا ہو گیا۔ میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ ناراض ہو گئے۔ فرمایا اے بلال صلوٰۃ کی آواز بلند کرو۔ رسول اللہ منبر پر تشریف لے گئے۔ فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا

آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میرا نسب نامہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا۔ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے میرے اہل کے بارے میں تکلیف دیتے ہیں۔ خدا کی قسم میرے اہل جڑ کے لحاظ سے افضل ہیں۔ رسول اللہ صلعم کی ناراضگی کے باعث انصار ہتھیار کھینچ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انصار سے فرمایا تم لوگوں کو مجھ سے اولیت اور دوسرے لوگوں کو مجھ سے ثانویت کا درجہ حاصل ہے۔

(شارح: لفظ کبا بہ بار کے نیچے زیر ہے اور ایک باء پر مشتمل ہے۔ کناسہ اس کو کہتے ہیں جو جھاڑو دے کر گھر سے پھینک دی جائے۔ تعبیر کے معنی جلدی اور سرعت کے ہیں۔ شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے اور دثار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو پہلے کپڑے کے اوپر ہوتا ہے۔ رسول اللہ نے اپنے قرابتداروں کیلئے لفظ شعار اور انصار کیلئے لفظ دثار استعمال فرمایا ہے)

۲۔ بی بی عائشہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جبرائیل نے کہا کہ میں نے مشرق اور مغرب کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن مجھے محمد صلعم سے افضل کوئی آدمی نہیں ملا۔ اور نہ ہی اولاد ہاشم سے افضل کسی باپ کی اولاد ملی ہے۔

۳۔ (بحذف اسناد) حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ بنی ہاشم قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر میں جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑ لوں تو جنت میں داخلہ کی تم سے ابتدا کروں گا۔

۴۔ امام احمد نے مناقب میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جناب صفیہ کا ایک فرزند فوت ہو گیا۔ وہ آپ اس پر رو رہی تھیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: اے پھوپھی تم گریہ نہ کرو۔ تمہارا جو بچہ اسلام کے زمانہ میں فوت ہو گیا اس بچے کا گھر جنت میں ہوگا۔ جب صفیہ باہر چلی گئیں تو آپ سے ایک آدمی کی ملاقات ہو گئی۔ تو اس نے آپ سے کہا تمہیں محمد کی قرابت اللہ کے ہاں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ یہ سن کر صفیہ رو پڑیں۔ آپ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے پھوپھی گریہ نہ کرو۔ میں نے جو بات تم سے کہی ٹھیک کہی ہے۔ صفیہ کا کہنا ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں وہ بات بیان کی جو اس آدمی نے کہی تھی۔ رسول اللہ ناراض ہو گئے۔ فرمایا۔ اے بلال جلدی نماز کی آواز دو۔ آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ میری قرابت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ قیامت کے روز ہر سبب اور نسب ختم ہو جائے گا۔ لیکن میرا سبب اور نسب باقی رہے گا۔ میری رحم دنیا اور آخرت میں ملی ہوئی ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ بات سنی تھی تو میں نے ام کلثوم سے شادی کر لی۔ اور میں نے اس بات کو

ؔ مؤلف کتاب اہل سنت والجماعت کے مسلک کے پابند ہیں اس وجہ سے حضرت عمر کی اس حدیث دبانی اگلے صفحہ پر)

پسند کیا کہ میرے اور رسول اللہ کے درمیان سبب اور نسب قائم ہو جاتے۔

۵۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سبیعہ بنت ابی لہب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تم اس ماں کی بیٹی ہو جو جہنم کی لکڑیوں کا گٹھا اٹھاتے ہوئے ہو گی۔ رسول اللہ ناراضگی کے عالم میں کھڑے ہو گئے۔ فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے میری قرابت کے بارے میں تکلیف دیتے ہیں جس نے میری قرابت داروں کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ عزوجل کو تکلیف دی۔ [illegible] نے اس واقعہ کو [illegible] میں نقل کیا ہے۔

۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ میرے باپ عباس نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہم لوگ باہر چلے گئے تھے اور ہم نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب ہمیں دیکھا تو چپ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہو گئے۔ اور غصے کا پسینہ آپکی دونوں آنکھوں کے درمیان ٹپکتا تھا۔ فرمایا خدا کی قسم آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو تا جب تک تمہیں اللہ اور میری قرابت کی وجہ سے دوست نہ رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کو یہاں بیان کر دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ حضرت عمر کی شادی ام کلثوم سے ہرگز نہیں ہوئی۔ اس جگہ اس متنازعہ فیہ مسئلہ کے بیان کا مقام نہیں ہے لیکن یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے دشمنان آل محمد نے اہل بیت رسول کی فضیلت کو کم کرنے کی خاطر یہ بات تراشی ہے۔ میں اس واقعہ کے بطلان پر صرف ایک دلیل عرض کرتا ہوں:-

حضرت بتول کے صاحبزادے جناب عبداللہ بخاری کی روایت کے بموجب یزید کے طرفدار تھے اور یزید کی بیعت درست تصور کرتے تھے۔ یزید کے ہاں آپ کی توقیر کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اگر جناب ام کلثوم حضرت عمر کی بیوی اور زوجہ سانحہ کربلا کے بعد جناب ام کلثوم اسیر ہو کر دربدر پھرائی گئیں۔ کوفہ اور شام کے درباروں میں آپ کی [illegible] گئی تو عبداللہ بن عمر اپنی سوتیلی ماں کو گرفتار دیکھ کر جل جاتے اور ام کلثوم کو فوراً رہا کرا دیتے۔ لاکھ اختلاف سہی لیکن کوئی اور زیرک فرزند اپنی سوتیلی ماں کی گرفتاری برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر عبداللہ بن عمر اس قسم کی سفارش کرتے تو یزید کے ہاں سے فوراً پذیرائی ہوتی۔ نیز یزید آپ کی درخواست کو ہرگز رد نہ کرتا۔ اگر جناب ام کلثوم کو حضرت عمر کی زوجہ [illegible] کے لئے تسلیم کر لیا جائے اور ام کلثوم کی اسیری کے وقت جناب عبداللہ بن عمر خاموش رہیں تو یقیناً جناب عبداللہ کی ذات پر ایک بہت بڑا حرف آتا ہے۔ جناب عبداللہ بن عمر کا خاموش رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے [illegible]

۷۔ واثلہ بن اسقع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے اولاد ہاشم کو اور مجھے اولاد ہاشم سے منتخب کیا۔

۸۔ عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو وہ باتیں معلوم ہوئیں جو لوگ کہا کرتے تھے۔ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور مجھے بہترین مخلوقات میں قرار دیا۔ مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ گروہوں کو قبائل میں بانٹا تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا قبیلوں کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھر میں قرار دیا۔ میں تم لوگوں سے گھر کے لحاظ اور نفس کے رتبے کے لحاظ سے افضل ہوں۔"

۹۔ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ آل نبی صلعم کی ایک خادمہ تھی جس کو بریرہ کہا جاتا تھا۔ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ اپنے بالوں کو ڈھانپ لو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہیں محمد کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ خادمہ کا کہنا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ جناب ام کلثوم حضرت عمر کی زوجہ نہیں تھیں اور یہ واقعات محض زیب داستاں کی خاطر گھڑے گئے ہیں۔ اور مؤلف کتاب نے بغیر چھان بین کے اسی واقعہ کو درج کر دیا ہے۔ اگر تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کیا جائے تو اس واقعہ کے بطلان پر بہت سے وجوہ دلالت کرتے ہیں۔ یہاں تک قرائن دلالت کرتے ہیں کہ یہ من گھڑت قصہ امیر شام کے ایما پر اختراع کیا گیا ہے۔ امیر شام نے سینکڑوں وضعی اور جعلی احادیث وضع کرا کے اہل بیت رسول کے پاکیزہ دامن کو داغدار کرنے کی کوشش کی۔ امیر شام نے جھوٹی احادیث بنانے کے لئے باقاعدہ تنخواہ دار ماہرین اور سکالر جمع کر رکھے تھے۔ جن کا کام تھا کہ وہ ایسے واقعات اختراع کریں جن سے اہل بیت رسول کا دامن داغدار ہو۔ ایسے جھوٹے واقعات بطور نصابی کتب کے امیر شام کے مقرر کردہ معلمین کے ذریعہ بچوں کو پڑھائے جاتے تھے۔ اگر آپ نے ان واقعات کی ادنیٰ سی جھلک دیکھنی ہو تو حضرت سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب السقیفہ ملاحظہ کریں۔ جو عربی زبان میں نجف اشرف سے شائع ہو گئی ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بھی اس تالیف کو پورے کا پورا بحار الانوار کے اندر نقل کر دیا ہے۔ ۱۲ (محمد شریف عفی عنہ)

کریں نے یہ بات رسول اللہ کی خدمت میں عرض کر دی۔ رسول اللہ اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپ اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے اور آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ تھے۔ ہم لوگ گروہ انصار آپ کا غصہ اور ناراضگی آپ کے چادر کھینچنے اور آپ کے رخساروں کے سرخ ہو جانے سے معلوم کرتے تھے۔ ہم لوگ ہتھیاروں سے لیس ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرمائیے، کیا چاہتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا اگر آپ ہمیں ہمارے آباؤ اجداد، ماؤں اور اپنی اولاد کے قتل کرنے کا حکم دیں تو ہم ان میں آپ کا حکم جاری کر دیں گے۔ رسول اللہ نے منبر پر جا کر فرمایا۔ اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا ہاں اللہ کا رسول ہوں۔ لیکن میرا نسب نامہ بیان کرو۔ کہا آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے اپنے سر سے مٹی کو جھاڑوں گا (قبر سے اٹھوں گا) میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ میں لواء الحمد کا مالک ہوں۔ میں اللہ کے سامنے میں اس وقت بیٹھوں گا۔ حبیب اللہ کے سوا اس کا سایہ نہ ہو گا لیکن میں اس بات پر فخر نہیں کرتا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ میرا رشتہ اور قرابت کوئی فائدہ نہ دے گی بلکہ حا اور حکم کو بھی فائدہ دے گی۔ حا اور حکم یمن کے دو قبیلے ہیں۔ میں ضرور شفاعت کروں گا اور یقیناً شفاعت کروں گا حتیٰ کہ جس کی میں شفاعت کروں گا۔ وہ بھی (دوسری کی) شفاعت کرنے لگ جائے گا۔ ابلیس کو بھی خاص لالچ شفاعت کے سلسلہ میں (اپنے لئے) پیدا ہو جائے گی۔

۱۰۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ میرے باپ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جو اُمور آپ نے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کی وجہ سے آپ نے ہمارے لئے لوگوں کے دلوں میں کدورتوں کو چھوڑا ہے۔ فرمایا جب تک لوگ اللہ کی خاطر اور میری قرابت کی خاطر تمہیں دوست نہ رکھیں گے۔ اس وقت تک ایمان کے درجہ پر فائز نہیں ہوں گے۔

۱۱۔ انس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ آیت: ولی ہٰؤلاء وانا بصادہ سے اولاد عبدالمطلب مقصود ہیں۔

۱۲۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اگر ان کا دامن پکڑو گے۔ تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے وہ کتاب خدا ہے جو مضبوط رسی کی طرح آسمان سے لے کر زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ اور (دوسری) میری اولاد ہے جو میرے اہل بیت ہیں۔ یہ اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ دیکھو! ان کے بارے میں میرا کیا لحاظ رکھتے ہو؟

۱۳۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ فرمایا اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ عنقریب میرے پاس میرے رب عز و جل کی طرف سے بلاوا آ جائے گا میں اس کو قبول کر لوں گا۔ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ پہلی کتاب خدا ہے جو ہدایت اور نور پر مشتمل ہے۔ کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس پر عمل کرو۔ آپ نے اس بات پر (لوگوں کو) ابھارا اور رغبت دلائی، فرمایا (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں۔ تین مرتبہ فرمایا میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق نیک سلوک کرنے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ زید آپ کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ فرمایا میرے اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ وہ اولاد علی، اولاد جعفر، اولاد عقیل اور اولاد عباس ہے۔ دریافت کیا گیا کہ ان سب پر صدقہ حرام ہے۔ فرمایا ہاں! مسلم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۴۔ ابو سعید سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب میرے پاس بلاوا آ جائے گا میں اس کو قبول کروں گا۔ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ کی کتاب جو ایک مضبوط رسی کی طرح آسمان سے لے کر زمین تک کھچی ہوئی ہے اور میری اولاد جو میرے اہل بیت ہیں۔ مجھے لطیف و خبیر خدا نے اس بات سے مطلع کیا ہے کہ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ دیکھو! ان میں میرا کیا لحاظ رکھتے ہو؟ اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں بیان کیا ہے۔

۱۵۔ عبدالعزیز سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا میں اور میرے اہل بیت جنت میں درخت کی مانند موجود ہوں گے اور اس درخت کی شاخیں دنیا میں ہوں گی۔ جو شخص اللہ کے راستے پر چلنا چاہے اسے چاہیئے وہ ہم سے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابو سعید نے کتاب شرف النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

۱۶۔ عبدالعزیز نے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ ہر زمانہ میں میری امت میں میرے اہل بیت کے انصاف کرنے والے افراد موجود ہوں گے جو ان کو غالیوں کی ہیرا پھیری، باطل پرستوں کی حیلہ سازی اور جاہلوں کی تحریف سے الگ رکھیں گے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ تمہارے آئمہ تمہیں اللہ کی یاد دلانے والے ہیں۔ دیکھو! تم کس کے دور میں شامل ہوتے ہو۔ اس حدیث کو حافظ عمر نے بیان کیا ہے۔

۱۷۔ امام الحسن بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ستارے آسمان والوں کے امان کا باعث ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امن کا باعث ہیں۔

۱۸۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے ختم ہو جائیں گے۔ میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے باعث امان ہیں۔

اگر میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زمین والے ختم ہو جائیں گے۔

۱۹۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ اولاد ہاشم قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر میں جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑوں تو میں تمہارے ساتھ جنت کے داخلے کی ابتدا کروں گا۔

۲۰۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم لوگ اہل بیت ہیں ہمارے ساتھ کسی شخص کا قیاس نہیں ہو سکتا۔"

۲۱۔ عبدالعزیز سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے میرے اہل بیت کے بارے میں میری حفاظت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا۔"

۲۲۔ عبدالعزیز سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک دوسرے کو میرے اہل بیت کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت کرو۔ میں کل (قیامت کے روز) ان کے بارے میں تم سے جھگڑا کروں گا۔ اور جس شخص کا میں مقابل ہوں گا اور جس شخص سے میں جھگڑا کروں گا وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔"

۲۳۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں قیامت کے روز چار شخصوں کی شفاعت کروں گا۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا، ان کی ضروریات پوری کرنے والا۔ جب مجبوری اور پریشانی کے وقت اس کے پاس جائیں۔ تو ان کے امر میں کوشش کرتے والا، دل اور زبان سے ان کو دوست رکھنے والا۔ اس حدیث کو امام علی بن موسیٰ رضا علیہم السلام نے روایت کیا ہے۔

۲۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پھر اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ وہ اہل بیت محمد سے بغض رکھتا ہو۔ ایسا شخص آگ میں داخل ہوگا۔"

۲۵۔ طلحہ بن عوف سے روایت ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اولاد ہاشم سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

۲۶۔ ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے اولاد عبدالمطلب میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ تین چیزیں (دین پر) تم کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تمہارے نادان کو علم عطا کرے۔ تمہیں سخی، رحم دل اور پاکیزہ بنائے۔ اگر کسی شخص نے رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ وہ میرے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا، تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔

۲۷۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے اہل بیت سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔"

۲۹۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حوض پر میرے اہل بیت وارد ہوں گے، میری امت کے جن لوگوں نے ان کو دوست رکھا ہوگا۔ ان دونوں سبابہ انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہوں گے۔

۳۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ملا اور مجھ سے کہا کہ میں ایک تحفہ تمہاری خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جس کو میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا۔ میں نے کہا ہاں وہ تحفہ عنایت کیجئے۔ کہا ہم لوگوں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ پر درود کس طرح بھیجنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اس طرح کہا کرو۔ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید

۳۱۔ جابر سے روایت ہے کہ اگر تم نے نماز ادا کی اور تم نے اس نماز میں محمد اور آل محمد پر درود نہ بھیجا۔ میں خیال نہیں کرتا کہ ایسی نماز مقبول بھی ہوگی۔

۳۲۔ انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اہل بیت کے ساتھ کسی شخص کا خیال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو جو کہ تمہارے کام آتے گی۔ اللہ کی دوستی کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو۔ اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

۳۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، اگر کسی فرد نے میرے اہل بیت کے کسی شخص سے کوئی نیکی کی تو میں قیامت کے روز اس کا بدلہ اس شخص کی طرف سے دوں گا۔

۳۵۔ ربیع بن منذر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جس آنکھ نے ہمارے بارے میں آنسو کا ایک قطرہ بہایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت عطا کرے گا۔

۳۶۔ عمران بن حصین رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت کا کوئی شخص آگ میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری درخواست کو قبول کر لیا۔

۳۷۔ حضرت علی رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا اے میرے اللہ یہ لوگ تیرے رسول کی اولاد ہیں۔ ان کے گنہگاروں کو ان کے نیکوں کے سپرد کر دے۔ اور پھر یہ سارے میرے حوالے کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا [illegible] کرنے والا ہے۔ میں نے خدمت میں عرض کیا اللہ نے کیا کر دیا ہے۔ فرمایا تمہارے ساتھ ایسا کر دیا ہے اور تم سے بعد میں آنے والوں کے ساتھ ایسا کرے گا۔"

۳۸۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

۳۹۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم لوگ اہل بیت ہیں۔ ہمارے لئے اللہ نے دنیا کے مقابل میں آخرت کو پسند کیا ہے۔ میرے بعد عنقریب میرے اہل بیت تکلیف اور مصائب میں گرفتار ہوں گے اور شہروں

...آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا جن کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ لوگوں سے اہل بیت کا حق طلب کریں گے۔ لیکن لوگ انہیں اہل بیت کا حق ادا نہیں کریں گے۔ دو یا تین مرتبہ ایسا کریں گے۔ پھر وہ لوگ لوگوں سے جہاد کریں گے۔ وہ جہاد میں ان لوگوں پر فتح پائیں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں گے یہ لوگ اہل بیت کے حق ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ یہ لوگ ان سے اہل بیت کا حق وصول نہیں کریں گے۔ یہ لوگ اس حق کو اہل بیت کے ایک ایسے آدمی کے سپرد کر دیں گے جس نے زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح معمور کر دیا ہوگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ جو شخص ایسے زمانے کو پائے تو ان لوگوں کے زمرہ میں شامل ہو جائے۔ اگرچہ برف پر چلنے کے بل کیوں نہ جانا پڑے۔

۴۰۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے رب نے میرے ساتھ میرے اہل بیت کے متعلق اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جس شخص نے توحید کا اقرار کیا اور تبلیغ کے امر کو سرانجام دیا اللہ اس کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔

۴۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جنت کو حرام کر دیا ہے جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا۔ ان سے لڑائی کی یا ان پر غارت گری کی۔ یا ان کو گالیاں دیں۔ اس حدیث کو امام علی رضا نے بیان کیا ہے۔

۴۲۔ انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ چھ ماہ تک جناب فاطمہ کے دروازے پر نماز صبح کی خاطر گزر فرماتے رہے اور فرماتے تھے اے اہل بیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نماز ادا کرو۔

۴۳۔ ابوالحمراء نے اس طرح حدیث کو بیان کیا۔ مگر اس نے چھ ماہ کی بجائے نو ماہ بیان کئے ہیں۔

۴۴۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم دیا کہ وہ ابوتراب کو گالیاں دے۔ سعد نے کہا جب تک میں تین باتوں کو یاد رکھوں گا جو رسول اللہ صلعم نے بیان فرمائی ہیں اس وقت تک ہرگز ہرگز آپ کو گالیاں نہیں دوں گا۔ ان میں سے ایک بات بھی میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ نے ایک موقع پر علی کو اپنا قائم مقام بنایا تو آپ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ مقرر کرتے ہیں تو رسول اللہ نے آپ سے فرمایا اے علی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میں نے خیبر کی لڑائی کے روز رسول اللہ کو فرماتے...

جب آپ نے ایک موقع پر علیؑ کو اپنا قائم مقام بنایا۔ تو آپ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ مقرر کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ نے آپ سے فرمایا (اے علی) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میں نے خیبر کی لڑائی کے روز رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا رسول نے علی کو علم عنایت کیا اور اللہ نے علی کو فتح مندی عطا کی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم تو رسول نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو بلایا۔ اور فرمایا اے میرے پالنے والے یہ میرے اہلبیت ہیں۔

۴۵۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے لیکن اس نے آیت تعالوا ندع ابناءنا کی بجائے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو بیان کیا ہے۔

۴۶۔ حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا "اے فاطمہ، میں تم، یہ دونوں یعنی حسن حسین اور یہ سونے والا (علی) قیامت کے روز ایک مکان میں ہونگے"۔

۴۷۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا، میری اس شخص کے ساتھ جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی اور (میری) اس شخص سے صلح ہے جس نے تم سے صلح کی۔

۴۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ جن کے ساتھ محبت رکھنا ہم پر فرض ہے۔ فرمایا علیؑ، فاطمہ اور اس کے دونوں فرزند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری مزدوری تم پر یہ مقرر کی ہے کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھو۔ کل روز قیامت میں تم سے ان کے بارے میں سوال کروں گا۔"

۴۹۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ! تم جانتی ہو کہ تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں فاطمہ رکھا گیا؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو قیامت کے روز آگ سے نجات دی ہے۔

۵۰۔ امام علی رضا علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی فاطمہ، اس کی اولاد اور اس کی اولاد کے دوستداروں کو آگ سے علیحدہ رکھا ہے۔ اس وجہ سے آپ کا نام فاطمہ رکھا ہے۔

۵۱۔ ... روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے ... تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو، آپ کی اولاد اور آپ کے دوستداروں کو آگ سے محفوظ رکھا ہے"

تشریح :۔ طمث اس حیض کو کہتے ہیں جو جماع کے معانی میں آتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے :۔ لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان

۵۲۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو وحی نے ڈھانپ لیا۔ جب آپ کو ہوش آگئی تو مجھ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جبرائیل کیا چیز لے کر آئے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں۔ جاؤ مہاجرین اور انصار کے سرداروں کو لے آؤ۔ وہ لوگ اکھٹے ہو گئے۔ پھر آپ نے علی کی فاطمہ سے تزویج کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اپنی صفت کے ساتھ محمود ہے۔ اپنی قدرت کے ساتھ عبادت کیا گیا ہے، اپنے غلبہ کی وجہ سے اطاعت کیا گیا ہے۔ اس کے دبدبہ اور عذاب سے ڈرا جاتا ہے۔ زمین اور آسمان میں اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے، اپنی قدرت سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے ان میں تمیز پیدا کی۔ اپنے دین سے ان کو عزت دی۔ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انہیں مکرم بنایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی عظمت بلند ہے نے دامادی کو ایک سبب لاحق اور امر فرض قرار دیا۔ اس کے ذریعہ رحموں کو جکڑا اور لوگوں کو ایک رشتہ میں پرو دیا، اس نے کہا جو رحم کٹنے والے پر غالب ہے اور وہ ذات ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو جد اور داماد قرار دیا۔ تیرا رب ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ اللہ کا حکم اس کی قضا کی طرف جاری ہوتا ہے اس کی قضا اس کی قدر کی طرف جاری ہوتی ہے، ہر قضا کی ایک قدر ہے، ہر قدر کے لئے ایک مدت ہے ہر مدت کا ایک نوشتہ ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی علی بن ابی طالب سے کر دوں۔ تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے علی کی تزویج چاندی کے چار سو مثقال کے عوض میں کر دی ہے۔ اگر علی اس بات پر راضی ہوئے تو علی رسول اللہ صلعم کے کسی کام کی وجہ سے غیر حاضر تھے۔ رسول اللہ نے ایک طبق تازہ کھجوروں کا منگوایا۔ آپ نے اسے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم لوگوں نے کھجوروں کو کھایا، اسی دوران میں حضرت علی تشریف لائے۔ آپ کے چہرے کی طرف رسول اللہ نے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں چار سو چاندی کے مثقال کے عوض میں (اس رقم سے مراد حق مہر ہے) تمہاری شادی فاطمہ سے کر دوں۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رشتے کو جوڑ دیا ہے اور تمہارے جد کو نیک بخت بنایا ہے، تم پر برکت اتاری ہے اور تم دونوں میں برکت کو ودیعت کیا ہے اور تم دونوں سے بہت

سی پاکیزہ چیزوں کو نکالے گا۔ انس نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت پاک چیزوں کو نکالا۔

توضیح :۔ اور شنج بہ الارحام کے معانی ہیں ایک فرد کو دوسرے فرد کے ساتھ منسلک کیا۔ اسعد جدکما کے معانی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لطف اور بخت کو نیک بخت بنایا۔

۵۳۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبرائیل نے نازل ہو کر کہا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں۔

۵۴۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو علی رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجنا چاہا تو شرم و حیا کی وجہ سے جناب فاطمہ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے تمہاری شادی علیؑ سے اپنی خواہش سے نہیں کی تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری شادی اس سے کر دوں۔"

۵۵۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اچانک علی سے فرمایا یہ جبرائیلؑ ہے جس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری بیٹی فاطمہ کی شادی تم سے کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کی شادی پہ اپنے چالیس ہزار مقرب فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ اور درخت طوبیٰ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ وہ حورالعین پہ موتیوں اور یاقوتوں کا نچھاور کرے۔ طوبیٰ نے حوروں پہ موتیوں اور یاقوتوں کا نچھاور کیا۔ حوریں ان موتیوں اور یاقوتوں کو دوڑ دوڑ کر چنتی تھیں۔ وہ ان چیزوں کو ایک دوسرے کو قیامت تک بطور تحفہ دیتی رہیں گی۔"

۵۶۔ امام علی رضا اپنے آبائے طاہرین کے سلسلہ روایات میں علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور آپ سے کہتا ہے کہ میں نے ملاء اعلیٰ میں تیری بیٹی فاطمہؑ کی شادی علیؑ بن ابی طالب سے کر دی ہے۔ (اور اب) تم فاطمہ کی شادی زمین پہ علی سے کر دو۔

۵۷۔ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جب حضرت علی جناب فاطمۃ الزہرا کے متعلق اپنی خواہش کا اظہار (رسول اللہ سے) کیا، رسول نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا۔ آپ خاموش رہیں۔ رسول اللہ نے آپ کی شادی علیؑ سے کر دی۔

۵۸۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیری شادی علیؑ سے کر دوں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ جنت میں ایک قطار میں بیٹھ جائیں۔ درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر پوشاکوں اور زیورات کو اٹھا لے۔ جبرائیل کو حکم دیا کہ وہ خطبہ پڑھے۔ جبرائیل نے جنت کے منبر پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا۔ جب جبرائیل خطبہ سے فارغ ہوئے تو درخت طوبیٰ نے حوروں پہ پوشاکوں اور زیورات کا نچھاور

کیا جس نے اپنے ساتھی سے ان چیزوں کو زیادہ اُٹھایا۔ اس نے اس بات پر فخر و مباہات کیا۔ اے میری بیٹی تمہیں (یہ اعزاز) کافی ہے۔"

۵۹۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا یا رسول اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ سے کہتا ہے کہ میں نے درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اوپر موتیوں، یاقوتوں اور مختلف قسم کے حلوں کو اپنے اُوپر اُٹھالے۔ جب آپ فاطمہ کا عقد اپنے بھائی علی سے کریں تو طوبیٰ ان چیزوں کو حور العین پر نچھاور کرے۔ اور اس بات سے آسمانوں کے رہنے والے خوش ہوتے ہیں۔ عنقریب ان دونوں سے دو فرزند پیدا ہوں گے وہ دونوں دنیا اور آخرت میں دلوگوں کے سردار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض کی خاطر جنت کو سجایا ہے۔ اے محمدؐ! اس بات سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونی چاہئیں۔ آپ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ امام علی رضا نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۶۰۔ انسؓ سے روایت ہے کہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ فاطمہؑ کی خواستگاری کے بعد حاضر ہوئے۔ علی نے مجھے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری شادی فاطمہ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ علی نے عرض کیا میرے پاس ایک گھوڑا موجود ہے۔ آپ نے فرمایا گھوڑا تمہارے لئے ضروری ہے۔ البتہ اپنی زرہ کو فروخت کر ڈالو۔ میں نے اس کو چار سو اسی درہموں کے عوض میں فروخت کر دیا۔ میں نے وہ رقم رسول اللہ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے کچھ رقم لے کر فرمایا اے بلال اس رقم سے ہمارے پاس خوشبو کو خرید کر لے آؤ، فاطمہؑ کے لئے ایک تخت تیار کر دا اور ایک چمڑے کا تکیہ بنا ؤ جس کے اندر کھجور کا گودا بھرا ہوا ہو۔ مجھ سے فرمایا جب تک میں تمہارے پاس نہ آؤں کوئی بات نہ کرنا۔ آپ ام ایمن کے ساتھ تشریف لائے۔ فرمایا یہ میرے بھائی علی ہیں۔ ام ایمن نے عرض کیا ہاں آپ کے بھائی علی ہیں۔ آپ نے اپنی دختر کا عقد اس سے کر دیا ہے، فرمایا ہاں! آپ گھر میں تشریف لے گئے۔ فاطمہ سے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ۔ آپ نے گھر سے پیالہ اُٹھایا اور پانی بھر کر لے آئیں۔ آپ نے پانی کو لے کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، فرمایا، اے فاطمہ آگے بڑھو، آپ آگے تشریف لائیں۔ آپ نے آپ کے ہاتھوں کے درمیان اور آپ کے سر پر پانی چھڑکا۔ فرمایا اے میرے پالنے والے میں مردود شیطان سے اس کے اور اس کی اولاد کے متعلق تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ پانی لاؤ۔ میں نے اُٹھ کر پانی کا پیالہ بھر آپ کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ نے لے کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ اور آپ نے اسے میرے ہاتھوں کے درمیان اور سر پر چھڑکا۔ فرمایا اے میرے اللہ! میں شیطان مردود سے اس کے اور اس کی اولاد کے متعلق تم سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرمایا اپنے

اپنے اہل کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ جاؤ۔ اس طرح امام احمد بن حنبل نے حدیث کو اپنی کتاب مناقب میں ابویزید مدنی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ عبارت زیادہ ہے۔ جتنا اللہ نے چاہا۔ آپ نے دعا فرمائی، پانی کو پہلے علی کے بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر اس پانی کو جس کو جناب فاطمہ للّٰی بھیں فاطمہ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان اور آپ کے سر پر چھڑک دیا۔ فاطمہؑ شرم کے مارے اپنے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھیں۔ آپ نے فاطمہ سے فرمایا۔ میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو میرے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ آپ نے دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔ اسی حالت میں اپنے کمرے میں تشریف لائے۔

۶۱۔ حضرت علی نے اپنی شادی کے سلسلہ میں فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے خطبہ کے بعد فرمایا۔ تم دونوں اس وقت تک کوئی بات نہ کرنا جب تک میں نہ آلوں۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم لوگوں پر بالوں والا کپڑا پڑا ہوا تھا۔ ہم کھڑے ہو گئے، فرمایا، تم دونوں اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ آپ نے پانی کا برتن طلب فرمایا جس میں پانی موجود تھا۔ برتن لے کر ہمارے پاس آئے۔ دعا فرمائی۔ اس کے بعد اس پانی کو ہم پر چھڑکا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کو زیادہ پیارا ہوں یا یہ (فاطمہ) فرمایا یہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہیں اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔"

۶۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جس رات، فاطمہؑ علی کے ہاں تشریف لائیں تو اس وقت حضرت رسول صلعم فاطمہ کے آگے آگے چل رہے تھے۔ جبرائیل فاطمہ کے دائیں، میکائیل بائیں چل رہے تھے۔ ستر ہزار فرشتے فاطمہ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، یہ سب فرشتے اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

۶۳۔ بریدہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ کو جناب فاطمہؑ سے شادی کر لینی چاہیے۔ حضرت علیؑ نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے فاطمہؑ کی خواستگاری کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (اے علی) تمہیں خوش آمدید ہو اور تمہارا ماتا مبارک ہو۔ حضرت انصار کے پاس تشریف لائے اور انصار آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت علی نے انصار کو اس بات سے آگاہ کیا جو آپ نے رسولؐ اللہ سے سماعت فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا تمہارے حق میں رسول کا فرمان مرحبًا اور اھلًا کافی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے علی کی شادی فاطمہؑ سے کر دی۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علی شادی کے لئے دعوت ولیمہ ضروری ہے۔ سعد بن عبادہ نے کہا میرے پاس ایک مینڈھا موجود ہے۔ انصار نے آپ کے لئے کچھ صاع جنس کو جمع کیا۔ جب شادی کی رات آگئی تو رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کوئی بات نہ کرنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس

آجاؤں ۔ رسول اللہ دونوں کے پاس تشریف لائے ، آپ نے پانی طلب کیا ۔ اس سے وضو کیا ۔ پھر
پانی کو علی پر چھڑکا ۔ فرمایا ؛ اے میرے اللہ ! ان دونوں میں برکت و دلعیت کر اور ان دونوں پر برکت
نازل فرما اور ان دونوں کے لئے برکت مقرر کر اور ان دونوں کے رشتہ میں برکت دے ۔
ابوالحسین نے کہا ہے بثمل کے معنی جماع کے ہیں ۔ امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ کے اس ار
کے تحت کہ شادی کے لئے دعوت ولیمہ ضروری ہے ۔ بیان کیا ہے کہ سعد نے کہا میرے ذمے ایک
مینڈھا ہے اور فلاں نے کہا میرے ذمہ یہ چیز ہے اور فلاں نے کہا میرے ذمے یہ چیز ہے ۔ اور فلاں
نے کہا میرے ذمے یہ چیز ہے ۔

۶۴ ۔ جابر سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہما کی دعوت ولیمہ میں شامل ہو
تھے اور میں نے اس سے زیادہ پاکیزہ ولیمہ کی دعوت کبھی نہیں دیکھی ۔ شبل شیر کے بچے کو کہتے ہیں
اللہ صلعم نے شبلین کا لفظ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں استعمال کیا ہے اور یہ دونوں
ایسے ہی تھے ۔

۶۵ ۔ بی بی عائشہ کا بیان ہے کہ آپ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ جب فاطمہ آ
تو آپ اپنی زبان فاطمہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاطمہ کو شہد چٹا
آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا جب میں (شب معراج) آسمان پر گیا تو جبرائیل مجھے جنت
لے گئے ۔ مجھے ایک سیب دیا ۔ میں نے اس کو تناول کیا ۔ وہ میری پشت میں نطفہ بن گیا ۔ جب آسمان
سے واپس آیا تو خدیجہ کے ساتھ رات بسر کی ۔ فاطمہ اسی نطفہ سے پیدا ہوئیں ۔ میں جنت کا جب مشتاق
ہوتا ہوں تو فاطمہ کو بوسے دیتا ہوں ۔

۶۶ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جناب فاطمہ کو بہت زیادہ بوسے دیتے تھے ۔ آپ سے
کہا گیا کہ آپ فاطمہ کو زیادہ بوسے دیتے ہیں ۔ فرمایا ، جبرائیل مجھے جس رات آسمان کی طرف لے
مجھے جنت میں لے گئے ۔ جبرائیل نے مجھے جنت کے تمام پھل کھلائے ۔ ان سے میری پشت میں
پیدا ہو گیا ۔ خدیجہ کے شکم میں فاطمہ کا حمل قرار پایا ۔ جب میں ان پھلوں کا مشتاق ہوتا ہوں تو میں فا
دینے سے ان پھلوں کی خوشبو حاصل کرتا ہوں جن کو میں نے (جنت میں) کھایا تھا ۔

۶۷ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لا
فاطمہ کو بوسے دیتے ۔

۶۸ ۔ جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ کی گردن چو

تھے ۔ ملانے سیرت میں یہ عبارت زیادہ کی ہے ۔ بی بی عائشہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
فعل ایسا کرتے ہیں کہ آپ اور کسی بچے کے ساتھ ایسا نہیں کرتے ۔ فرمایا کہ میں جب جنت کا مشتاق
ہوتا ہوں تو فاطمہ کی گردن چومتا ہوں ۔
ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی سفر کا عزم فرماتے تو جس انسان سے آخر میں
بات چیت فرماتے وہ جناب فاطمہ ہوتی تھیں اور سفر سے واپسی پر جس شخص کے پاس سب سے پہلے
تشریف لاتے وہ بھی جناب فاطمہ ہوتی تھیں ۔
ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ سفر سے واپس آتے تو اپنے آنے کی ابتدا مسجد سے کرتے
مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے ۔ اس کے بعد فاطمہ کے گھر میں تشریف لاتے پھر اپنی بیگمات کے ہاں تشریف
لے جاتے ۔
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تیرے غضب
سے غضبناک اور تیری رضامندی سے راضی ہوتا ہے ۔
حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ۔ اللہ اس کے رسول اور اس کے فرشتوں کا غضب
اس پر سخت ہو جاتا ہے ۔ جو کسی نبی کا خون بہاتا ہے یا کسی نبی کو اس کی اولاد کے بارے میں
اذیت دیتا ہے ۔ اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے ۔
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے بیٹی تمام کائنات کی عورتوں
میں کوئی عورت ایسی نہیں ہے جس کی اولاد تیری اولاد سے زیادہ ہو ۔ تم کم صبر کی مالک عورت نہ بننا ۔
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے چار خطوط کو زمین پر کھینچا ، فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا
ہے ۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ فرمایا جنت کی عورتوں کی سردار خدیجہ بنت
خویلد ، فاطمہ بنت محمد ، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں ۔
ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عمران کی بیٹی کے سوا فاطمہ جنت کی عورتوں کی
سردار ہیں ۔
عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فاطمہ بیمار ہو گئیں ۔ رسول اللہ نے آپ کی عیادت کی ، فرمایا ؛ اے
بیٹی تمہارا کیا حال ہے ۔ عرض کیا مجھے درد کی تکلیف ہے ۔ میرا درد میری بھوک کو بڑھاتا ہے اور میرے
کھانے کے لئے کھانا نہیں ہے ۔ فرمایا اے بیٹی تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام کائنات کی عورتوں
کی سردار ہو ۔ عرض کیا ، مریم بنت عمران کہاں گئیں ؟ فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانے

آ جاؤں۔ رسول اللہ دونوں کے پاس تشریف لائے، آپ نے پانی طلب کیا۔ اس سے وضو کیا [illegible]
پانی کو علی پر چھڑکا۔ فرمایا، اے میرے اللہ! ان دونوں میں برکت دولعیت کر اور ان دونوں پر [illegible]
نازل فرما اور ان دونوں کے لئے برکت مقرر کر اور ان دونوں کے رشتہ میں برکت دے [illegible]
ابوالحسین نے کہا ہے شبل کے معنی جماع کے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ کے [illegible]
کے تحت کہ شادی کے لئے دعوت ولیمہ ضروری ہے۔ بیان کیا ہے کہ سعد نے کہا میرے ذمے [illegible]
بینا چاہیے اور فلاں نے کہا میرے ذمہ یہ چیز ہے اور فلاں نے کہا میرے ذمے یہ چیز ہے اور [illegible]
نے کہا میرے ذمے یہ چیز ہے۔

۶۴۔ جابر سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعوت ولیمہ میں [illegible]
تھے اور میں نے اس سے زیادہ پاکیزہ ولیمہ کی دعوت کبھی نہیں دیکھی۔ شبل شیر کے بچے کو کہتے [illegible]
اللہ صلعم نے شبلین کا لفظ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں استعمال کیا ہے اور [illegible]
ایسے ہی تھے۔

۶۵۔ بی بی عائشہ کا بیان ہے کہ آپ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ جب [illegible]
تو آپ اپنی زبان فاطمہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاطمہ کو [illegible]
آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب میں (شب معراج) آسمان پر گیا تو جبرائیل مجھے [illegible]
لے گئے۔ مجھے ایک سیب دیا۔ میں نے اس کو تناول کیا۔ وہ میری پشت میں نطفہ بن گیا [illegible]
سے واپس آیا تو خدیجہ کے ساتھ رات بسر کی۔ فاطمہ اسی نطفہ سے پیدا ہوئیں۔ میں جنت [illegible]
ہوتا ہوں تو فاطمہ کو بوسے دیتا ہوں۔

۶۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جناب فاطمہ کو بہت زیادہ بوسے دیتے [illegible]
کہا گیا کہ آپ فاطمہ کو زیادہ بوسے دیتے ہیں۔ فرمایا، جبرائیل مجھے جس رات آسمان [illegible]
مجھے جنت میں لے گئے۔ جبرائیل نے مجھے جنت کے تمام پھل کھلائے۔ ان سے میری [illegible]
پیدا ہو گیا۔ خدیجہ کے شکم میں فاطمہ کا حمل قرار پایا۔ جب میں ان پھلوں کا مشتاق ہوتا ہوں [illegible]
دینے سے ان پھلوں کی خوشبو حاصل کرتا ہوں جن کو میں نے (جنت میں) کھایا تھا۔

۶۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف [illegible]
فاطمہ کو بوسے دیتے۔

۶۸۔ جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ کو [illegible]

[illegible] ملا نے سیرت میں یہ عبارت زیادہ کی ہے (بی بی عائشہؓ نے کہا) کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
[illegible] ایسا کرتے ہیں کہ آپ اور کسی بچے کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔ فرمایا کہ میں جب جنت کا مشتاق
[illegible] تو فاطمہ کی گردن چومتا ہوں۔

[illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی سفر کا عزم فرماتے تو جس انسان سے آخر میں
[illegible] رخصت فرماتے وہ جناب فاطمہ ہوتی تھیں اور سفر سے واپسی پر جس شخص کے پاس سب سے پہلے
[illegible] تشریف لاتے وہ بھی جناب فاطمہ ہوتی تھیں۔

[illegible] سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ سفر سے واپس آتے تو اپنے آنے کی ابتدا مسجد سے کرتے
[illegible] میں دو رکعت نماز پڑھتے۔ اس کے بعد فاطمہ کے گھر میں تشریف لاتے پھر اپنی بیگمات کے ہاں تشریف
[illegible]

[illegible] سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تیرے غضب
[illegible] غضبناک اور تیری رضامندی سے راضی ہوتا ہے۔

[illegible] علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ اس کے رسول اور اس کے فرشتوں کا غضب
[illegible] ہو جاتا ہے۔ جو کسی نبی کا خون بہاتا ہے یا کسی نبی کو اس کی اولاد کے بارے میں
[illegible] اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

[illegible] رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے بیٹی تمام کائنات کی عورتوں
[illegible] ایسی نہیں ہے جس کی اولاد تیری اولاد سے زیادہ ہو۔ تم کم صبر کی مالک عورت نہ بننا۔

[illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے چار خطوط کو زمین پر کھینچا، فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا
[illegible] نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جنت کی عورتوں کی سردار خدیجہ بنت
[illegible] بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

[illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عمران کی بیٹی کے سوا فاطمہ جنت کی عورتوں کی
[illegible]

[illegible] سے روایت ہے کہ فاطمہ بیمار ہو گئیں۔ رسول اللہ نے آپ کی عیادت کی، فرمایا، اے
[illegible] کیا حال ہے۔ عرض کیا مجھے درد کی تکلیف ہے۔ میرا درد میری بھوک کو بڑھاتا ہے اور میرے
[illegible] کے لئے کھانا نہیں ہے۔ فرمایا اے بیٹی تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام کائنات کی عورتوں
[illegible] کیا، مریم بنت عمران کہاں گئیں؟ فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانے

کی عورتوں کی سردار ہو۔ خدا کی قسم میں نے تیری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں سردار ہیں۔"

حافظ ابوالقاسم دمشقی نے حدیث کو مفصل بیان کیا ہے اور یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں۔ "رسول اللہ نے فرمایا علیؑ سے منافق بغض رکھے گا۔"

۷۷۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے شکم میں فاطمہؑ کا حمل قرار پایا تو یہ حمل مجھے ہلکا معلوم ہوتا تھا، فاطمہ میرے ساتھ میرے شکم میں باتیں کرتی تھیں۔ جب فاطمہ کی پیدائش کا وقت قریب آگیا تو میرے پاس چار عورتیں تشریف لائیں جن کے وجود سے خوبصورتی اور نور ضوفگن تھا۔ جس کی تعریف بیان سے باہر ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے مجھے کہا کہ میں تیری ماں حوا ہوں، دوسری نے کہا میں آسیہ بنت مزاحم ہوں۔ تیسری نے کہا میں موسیٰ کی بہن کلثوم ہوں اور چوتھی نے کہا میں مریم بنت عمران اور حضرت عیسیٰ کی ماں ہوں۔ ہم تیرے پاس اس لئے حاضر ہوئی ہیں کہ تیری ولادت کے امور کو سرانجام دیں۔ فاطمہ پیدا ہو گئیں اور پیدا ہوتے ہی سجدہ میں گر گئیں اور اپنی انگلی کو بلند کیا ہوا تھا۔

۷۸۔ ابوسعید کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے ایک روز جناب فاطمہ سے کہا کہ کوئی چیز کھانے کے لئے موجود ہے۔ عرض کیا نہیں دو روز سے کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا اے فاطمہ تو نے مجھے کیوں نہ بتایا تاکہ میں تمہارے پاس کوئی چیز لاکر دے دیتا اور میرے بچے تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم محسوس ہوتی تھی کہ میں آپ کو وہ تکلیف دوں جس کی آپ میں طاقت نہیں ہے۔ میں نے ایک دینار بطور قرض حاصل کیا تاکہ میں کوئی ایسی چیز خرید لوں جس سے بچوں کی حالت ٹھیک ہو جائے۔ اچانک مجھے مقداد پریشان اور غمگین حالت میں ملے۔ میں نے اس سے کہا آپ پریشان کیوں ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اپنے گھر والوں کو اس حالت میں چھوڑ آیا ہوں جو بھوک کے باعث رو رہے ہیں۔ میں اس کی پریشانی اور اندوہ کو دیکھ کر رو پڑا۔ میں نے قرض سے لیا ہوا دینار اس کے حوالے کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلعم کی اقتدا میں جمعہ، عصر اور عشا کی نماز کو ادا کیا۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا اے ابوالحسن تمہارے پاس ایسی کوئی چیز ہے جس کو میں تناول کر سکوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں وہ پورا قصہ بیان کیا جس کی وجہ سے میں گھر سے باہر نکلا تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے وحی کی گئی ہے کہ میں رات تیرے ہاں بسر کروں۔ آپ گھر میں داخل ہوئے آپ اچانک کیا ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایک پیالہ جوش کھا رہا ہے۔ فرمایا اے علی یہ پیالہ اللہ کی جانب سے آیا ہے، اپنے جس بندے کو چاہتا ہے بلاحساب رزق دیتا ہے، فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے ہم میں بھی وہی سسٹم جاری کر دیا جو مریم کے لئے جاری کر رہا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔

"کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انی لک ھذا۔"

حضرت علی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ خندق کھود رہے تھے۔ اچانک آپ کی خدمت میں جناب فاطمہ روٹی کا ایک ٹکڑا لائیں۔ عرض کیا میں نے اپنے بچے کے لئے روٹی تیار کی تھی اور اس سے ایک ٹکڑا آپ کی خدمت میں لائی ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی تین دن کے (فاقہ کے) بعد یہ روٹی کا پہلا ٹکڑا ہے جو تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔" امام علی رضا علیہ السلام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ابوایوب انصاری نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو ایک آواز دینے والا عرش کے درمیان سے آواز دے گا۔ اے اہل محشر اپنے سر نیچے کر لو اور اپنی آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائیں۔ جناب فاطمہ کے ساتھ ستر ہزار حورالعین و لونڈیاں ہوں گی۔ آپ چمکتی ہوئی بجلی کی طرح پل صراط عبور کر جائیں گی۔

تمام نے اپنی کتاب فائدہ میں مختصراً حضرت علی سے روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"رسول اللہ نے فرمایا، جب قیامت کا روز ہو گا تو پردوں کے پیچھے سے ایک آواز دینے والا آواز دیگا اے اہل محشر اپنی آنکھوں کو فاطمہ بنت محمد سے بند کر لو تاکہ آپ گزر جائیں۔

ابن بشران نے بی بی عائشہ سے مختصراً روایت کی ہے۔

تشریح:- (بطنان العرش کے معنی عرش کا درمیان مراد ہے)

حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری بیٹی میدان حشر میں اس صورت میں تشریف لائیں گی کہ آپ کے جسم مبارک پر کرامت کا جوڑا ہوگا۔ جس کو آب حیات سے گوندھا گیا ہوگا۔ مخلوقات آپ کی طرف دیکھ کر تعجب اور حیرانی میں پڑ جائے گی اس کے بعد آپ کو جنت کا لباس پہنایا جائیگا۔ جو ایک ہزار لباس پر مشتمل ہوگا۔ اس لباس پر سبز رنگ سے لکھا ہوا ہوگا، فاطمہ کو نہایت خوبصورت حالت، شاندار صورت، بالکل پورے احترام اور زیادہ شان و شوکت سے داخل کرو۔ آپ دلہن کی طرح شان و شوکت سے جنت کی طرف تشریف لے جائیں گی۔ اور آپ کے ارد گرد ستر ہزار لونڈیاں ہونگی۔

(شرح الحیوان سے مراد زندگی ہے)

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ فاطمہ نے اپنے نفس کو پاک و پاکیزہ رکھا۔ اللہ نے آپ کو اور آپ کی اولاد کو آگ پر حرام قرار دیا۔

اسماء بنت عمیس جناب فاطمہ سے روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا میرے دونوں بیٹے کہاں ہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم لوگوں نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ ہمارے پاس

کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ وہ دونوں کہیں چلے گئے ہیں۔ میرے والد اپنے چچا کے فرزند (علی) کے ساتھ دونوں شہزادوں کی تلاش میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے دونوں بچوں کو ایک باغ میں کھیلتے ہوئے پایا اور دونوں کے سامنے کھجوریں رکھی ہوئی تھیں۔ حضرت علیؑ ایک یہودی کی خاطر پانی کا ایک ڈول ایک کھجور کے عوض میں کھینچا۔ آپ نے اسی صورت سے کچھ کھجوروں کو جمع فرمایا۔ ایک بیٹے کو میرے باپ نے اٹھایا۔ دوسرے کو حضرت علی نے اٹھایا۔ دونوں حضرات دونوں بچوں اور کھجوروں کو ساتھ لے کر تشریف لاتے۔

۸۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ نے چکی پیسنے کی تکلیف کی رسول اللہ کی خدمت میں شکایت کی۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں۔ آپ نے رسول اللہ کو نہ پایا۔ لیکن واقعہ سے بی بی عائشہ کو آگاہ کیا۔ بی بی عائشہ نے جناب فاطمہ کے آنے کی خبر سے رسول اللہ کو آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم لوگ اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے اٹھنا چاہا۔ آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ رسول اللہ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ فرمایا تم دونوں نے جس چیز کا مجھ سے سوال کیا ہے۔ اس کے بدلے میں کیوں تم دونوں کو ایک بھلائی کی تعلیم کیوں نہ دوں۔ جب تم اپنی جگہوں پر لیٹ جاؤ تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر۔ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہا کرو۔ یہ چیز تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے جو تمہاری خدمت کرتا ہے۔

۸۵۔ ربجذت (؟) اسنا(د) انس سے روایت ہے کہ حضرت بلال صبح کی نماز سے لیٹ ہو گئے۔ آپ سے رسول اللہ نے دریافت کیا کہ کس چیز نے تمہیں روک لیا تھا۔ عرض کیا میں جناب فاطمہ کے ہاں سے گزرا۔ آپ چکی پیس رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا۔ میں خود چکی پیسنے میں مشغول ہو گیا۔ اسی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے فاطمہ پر رحم کیا۔ اللہ تم پر رحم کرے گا۔

۸۶۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد گھر سے باہر کا کام کیا کرتی تھی۔ اور جناب فاطمہ گھر کے اندر کا کام کرتی تھیں۔

۸۷۔ اسماء بنت عمیس کا بیان ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ کا باپ رسول اللہ صلعم تشریف لائے۔ فاطمہؑ کے گلے میں سونے کا ہار تھا جس کو مال غنیمت کے حصے میں حضرت علی لائے تھے۔ جناب فاطمہؑ سے رسول اللہ نے فرمایا لوگوں کے اس قول پر مغرور نہ کرنا۔ کہ فاطمہ ہمارے نبی کی بیٹی ہے اور تم نے ظالموں کا لباس پہنا ہوا ہے۔ آپ نے ہار کو فوراً توڑ کر اسی روز بیچ دیا۔ اس کی قیمت کے عوض میں آپ نے مومن غلام کو خرید کر آزاد کر دیا۔ رسول اللہ آپ کے اس عمل سے خوش ہوئے۔ اور آپ کے حق میں دعائے برکت کی۔ اس حدیث کو امام علی رضا نے بیان فرمایا ہے۔

۸۸۔ احمد اور ابوداؤد ثوبان سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلعم کسی سفر کے لئے عزم فرماتے تھے اپنے اہل میں سے جس انسان کے ساتھ آپ کی آخری بات چیت ہوتی تھی جناب فاطمہ ہوتی تھیں۔ جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے ہاں تشریف لاتے۔

آپ ایک جنگ سے واپس آئے۔ میں نے اپنے دروازے پر ٹاٹ کا پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ نیز حسن اور حسین کو کنگن پہنا دئے۔ رسول اللہ واپس آئے۔ لیکن میرے گھر میں داخل نہ ہوئے۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ کے آنے میں یہ چیزیں مانع ہوئی ہیں۔ میں نے پردہ پھاڑ دیا۔ اور دونوں بچوں کے کنگن توڑ دیئے دونوں بچے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ فرمایا اے ثوبان یہ (رقم) لیکر فلاں گھر والوں کے ہاں چلے جاؤ۔ اے ثوبان فاطمہ کے لئے عقیق پتھر کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لو۔ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں پاکیزہ چیزیں کھایا کریں۔

۸۹۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ فاطمہ نے درد کی شکایت کی۔ علی ضرورت کے تحت باہر تشریف لے گئے تھے۔ فاطمہ نے مجھے فرمایا۔ اے ماں مجھ پر پانی ڈالو۔ آپ نے اچھی طرح غسل کیا۔ پھر فرمایا اے اماں مجھے میرے نئے کپڑے لا دو۔ میں نے نئے کپڑے پیش کر دیئے۔ پھر فرمایا میرا بستر گھر کے درمیان لگا دو۔ آپ آرام فرما ہو گئیں۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی گردن کے نیچے رکھ دیا۔ قبلہ کی طرف منہ کر لیا۔ پھر فرمایا اے اماں میرا ابھی انتقال ہو جائے گا۔ نہ مجھے کوئی کھولے اور نہ مجھے کوئی غسل دے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپ صلوات اللہ وسلامہ علیہا اسی جگہ انتقال کر گئیں۔ حضرت علی تشریف لائے۔ میں نے آپ کو سارا قصہ بتایا۔ فرمایا خدا کی قسم انہیں کوئی شخص نہ کھولے۔ آپ کو آپ کے غسل کے ساتھ دفن کیا گیا۔ نہ کسی نے آپ کو کھولا اور نہ کسی نے آپ کو غسل دیا۔

آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھی، بعض نے کہا کہ آپ کی نماز عباس نے پڑھی۔ آپ کی قبر میں علیؑ اور فضل بن عباس داخل ہوئے۔ آپ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی کہ آپ کو رات کو دفن کیا جائے۔ ابوعمر بن عبدالبر نے ذکر کیا ہے کہ جب امام حسن کی وفات ہوئی تو آپ اپنی ماں فاطمہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ امام حسن کی قبر عباس کی قبر کے پہلو میں مشہور و معروف ہے۔ رضی اللہ عنہم۔

۹۰۔ شیخ محب ابن نجاری اپنی کتاب الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ میں اپنے سلسلہ سند میں عبداللہ بن جعفر سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ جناب فاطمہ کی قبر اپنے گھر میں ہے۔ اس گھر کو عمر بن العزیز نے مسجد میں شامل کر دیا تھا۔ جناب فاطمہؑ سے حسنؑ، حسینؑ، محسنؑ، زینبؑ اور رقیہ پیدا

پیدا ہوئیں۔ رقیہ ہی کو ام کلثوم کہتے ہیں اور محسنؑ بچپن کے عالم میں انتقال کر گئے[1]

فاطمہ کی زندگی میں علی نے کوئی اور شادی نہیں کی۔ اور رسول اللہ کا سلسلہ نسب آپ کی بیٹی فاطمہ سے چلا ہے۔

ابوطالب اور عبداللہ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ حضرت علی کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ یہ پہلی ہاشمی عورت ہیں جو پیدا ہوئیں۔ اور اسلام لائیں اور ہجرت کی اور آپ کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ آپ کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے۔ اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور رسول اللہ صلعم نے آپ کو اپنی قمیض (بطور کفن) پہنائی۔ اور رسولؐ اللہ آپ کی قبر میں لیٹے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے آپ کو دفن کیا۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ فاطمہ بنت اسد مجھے بہت پیار کرتی تھیں۔ اور حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد آپ میرے ساتھ بے حد اچھا سلوک فرماتی تھیں۔ آپ نے ابوطالب کے نکاح میں ہوتے ہوئے عقیل، جعفر اور حضرت علی کو جنا۔ حضرت علی جناب جعفر سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور جناب جعفر عقیل سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور آپ سے جناب ام ہانی پیدا ہوئیں۔ جن کا نام فاختہ یا جمانہ ہے۔

۹۱۔ معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو بصرہ میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ "صدیق اکبر میں ہوں"۔

۹۲۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ "اے علی تم صدیق اکبر ہو اور تم وہ فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرو گے اور تم مومنین کے سردار ہو"۔ رسول اللہ نے آپ کی کنیت ابوتراب رکھی تھی۔ اس بات کا پورا واقعہ کتاب بخاری، مسلم اور ترمذی میں مذکور ہے۔

۹۳۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب المناقب میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا صدیق تین شخص ہیں۔ حبیب نجار مومن آل یٰسین جس نے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو۔ حزقیل مومن آل فرعون جس نے کہا کیا تم لوگ اس شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور (تیسرے) علی بن ابی طالب ہیں جو ان سے افضل ہیں۔

۹۴۔ بخاری اور مسلم میں آپ کا یہ شعر درج ہے:۔

---

[1] حقیقت یہ ہے کہ جناب محسن ماں کے شکم سے ساقط ہو کر انتقال کر گئے تھے۔ آپ کا اسقاط باب فاطمہ کے سلسلہ میں ہوا تھا۔ مزید تفصیل علامہ شہرستانی کی کتاب ملل ونحل میں دیکھیں ۱۲ محمد شریف عفی عنہ

انا الذی سمتنی امی حیدرہ ۔۔۔ ضرغام آجام ولیث قسورہ

میں وہ شخص ہوں کہ جس کی ماں نے جس کا نام حیدر رکھا، میں کچھار کا شیر ببر ہوں اور شیر نیستان پھاڑنے والا شیر ہوں۔ حضرت علی کی ماں نے آپ کا نام اسد (شیر) اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا تھا۔ اسد اور حیدر کے معانی ایک ہیں۔ حضرت ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا تھا۔ جناب ابوطالب کا لقب بیضۃ البلد (امین شریف، مہتدی، اور ذی الاذن الواعیہ تھا (یاد رکھنے والا کان)

۹۵۔ مجاہد بن جبر بیان کرتے ہیں کہ قریش قحط سالی کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ جناب ابوطالب عیالدار آدمی تھے۔ رسول اللہ نے عباس سے فرمایا کہ ہمیں اپنے چچا (ابوطالب) کا ضرور ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ رسولؐ اللہ اور عباس نے آپ سے کہا کہ آپ کا ارادہ ہو تو ہم لوگ آپ کا ہاتھ بٹائیں۔ اور آپ کی تکلیف کو کم کر دیں۔ جناب ابوطالب نے کہا کہ تم عقیل کو میرے پاس رہنے دو۔ باقی جس طرح تمہاری مرضی ہو ویسا کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ اور عباس نے جناب جعفر کو لے لیا۔ علیؑ ہمیشہ رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لائے۔ آپ کی تصدیق کی اور آپ کی پیروی کی۔

۹۶۔ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں ابوبکر، ابوعبیدہ اور صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ اچانک رسول اللہ نے علی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے علی تم مومنین سے پہلے ایمان اور اسلام لائے اور آپ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسٰے سے حاصل تھی۔

۹۷۔ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی۔

۹۸۔ معاذہ عدویہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے علی کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ میں صدیق اکبر ہوں۔ میں ابوبکر سے پہلے ایمان لایا۔ اور میں ابوبکر سے پہلے اسلام لایا۔

۹۹۔ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی ہیں۔

۱۰۰۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا (ایمان و اسلام میں) سبقت اور پہل کرنے والے تین شخص ہیں۔ یوشع بن نون نے موسٰے کی طرف، صاحب یٰسین نے عیسٰے کی طرف اور علیؑ نے میری طرف سبقت کی تھی۔

اکثر احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر ہیں۔ لیکن ان احادیث کی تاویل یہ کی جائے گی کہ آپ نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا اور علی وہ ہیں جن کی ابتدا ہی اسلام پر ہوئی تھی۔ ہم اس بارے کافی گفتگو اپنی کتاب الریاض النضرہ

فی فضائل العشرۃ رضی اللہ عنہم میں کی ہے۔

۱۰۱۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار کے دن مبعوث بہ رسالت ہوئے اور علی منگل کے روز اسلام لائے۔

۱۰۲۔ رافع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار کے دن مبعوث بہ رسالت ہوئے۔ جناب خدیجہ نے سوموار کے آخری حصہ میں نماز ادا کی۔ اور علی نے منگل کی صبح کو نماز ادا کی۔ عفیف کندی کی حدیث خدیجہ اور علی کے سبقت اسلام کے بارے میں بہت طویل ہے۔ جس کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ میں نے اس امت کے لوگوں سے پانچ سال پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔

۱۰۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔

۱۰۵۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی کے چار خصوصیات ایسے ہیں جو کسی انسان کو حاصل نہیں ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز ادا کی۔

۱۰۶۔ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابو طالب نے حضرت علی سے فرمایا۔ اے میرے فرزند یہ کون سا دین ہے جس پر تم قائم ہو۔ عرض کیا اے میرے باپ یہ اللہ کا دین ہے۔ میں اللہ کے رسول پر ایمان لا چکا ہوں اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ ابو طالب نے آپ سے کہا اگر یہی بات ہے تو میں آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں۔ اور تم محمد کے ساتھ ڈٹے رہو۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مکہ میں تین دن قیام فرما رہے۔ علی نے وہ امانتیں واپس کیں جو لوگوں نے رسول اللہ کے پاس رکھی تھیں۔ اس کے بعد حضرت علی قبا کے مقام پر رسول اللہ سے جا کر مل گئے۔ علی قبا میں ایک رات یا دو راتیں قیام پذیر رہے۔

۱۰۷۔ عبداللہ بن حرث سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے اپنی اس جلیل القدر منزلت سے آگاہ فرمایئے جو آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حاصل تھی۔ فرمایا میں رسول اللہ کے پاس سویا ہوا تھا اور آپ نماز میں مشغول تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے علی جو بھلائی کی بات میں نے اپنی ذات کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے وہ تمہاری ذات کے لئے بھی مانگی ہے۔ اپنی ذات کے لئے جس شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی ہے اور وہی پناہ اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے مانگی ہے۔

۱۰۸۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا۔ کسی حاصل کرنے والے نے علی جیسی فضیلت حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے ماننے والے کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔

اس کو ہلاکت سے بچاتے تھے۔

۱۰۹۔ حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! تم سب سے پہلے میرے ساتھ جنت میں بلا حساب داخل ہو گے۔ اس حدیث کو امام علی بن موسیٰ رضا علیہم السلام نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس بھنا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا اے میرے اللہ میرے پاس اپنے محبوب ترین بندے کو بھیج جو میرے ساتھ اس پرندے کو تناول کرے۔ حضرت علی تشریف لائے اور آپ نے رسول اللہ کے ساتھ پرندے کو تناول فرمایا۔

انس سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ کی خدمت میں پرندہ پیش کیا۔ رسول اللہ نے پرندے کا لقمہ تناول کیا اور فرمایا اے میرے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ہو۔ علی تشریف لائے اور دق الباب کیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ کسی حاجت میں مشغول ہیں۔ رسول اللہ نے اور لقمہ تناول کیا وہی فقرہ دوہرایا، علی نے (پھر) دق الباب کیا میں نے کہا رسول اللہ کسی کام میں مصروف ہیں۔ (پھر) حضرت علی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اپنی آواز کو بلند کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے انس دروازے کو کھول دو۔ حضرت علی تشریف لائے اور علی سے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہیں بھیج دیا۔ میں نے ہر لقمہ کھاتے وقت دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس اپنے اس بندے کو بھیج جو اس کے نزدیک اور میرے نزدیک محبوب ترین انسان ہو۔ اے علی وہ تم ہو۔ حضرت علی نے عرض کیا میں نے تین مرتبہ دق الباب کیا۔ لیکن انس نے مجھے روک دیا تھا، فرمایا اے انس، تم نے اس کو کیوں روک دیا تھا؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا تھا کہ آپ کے ساتھ وہ انسان کھائے جو انصار سے تعلق رکھتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا آدمی کو اپنی قوم سے محبت رکھنے کے بارے میں ملامت نہیں کی جا سکتی۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ علی کی خاطر کھڑے ہو گئے اور آپ کو گلے لگا لیا۔ اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو دوست رکھتے ہیں؟ فرمایا اے چچا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس کو مجھ سے زیادہ دوست رکھتا ہے۔

... سے روایت ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کون آدمی رسول اللہ کو زیادہ پیارا تھا، فرمایا فاطمہ، دریافت کیا گیا کہ مردوں میں کون تھا؟ فرمایا فاطمہ کا شوہر۔

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ علی سے زیادہ کوئی شخص رسول اللہ کو پیارا نہیں تھا اور نہ فاطمہ سے

زیادہ پیاری کوئی عورت تھی۔

۱۱۵۔ معاذیہ غفاریہ کہتی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں بی بی عائشہ کے گھر میں حاضر ہوئی۔ اور علی رسول اللہ کے ہاں جا چکے تھے۔ فرمایا۔ اے عائشہ یہ شخص تمام مردوں سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اور زیادہ عزت والا ہے، تم اس کے حق کو جانو اور اس کی عزت کیا کرو۔"

۱۱۶۔ معاویہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوذر کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا۔ جب آپ مسجد مدینہ میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے اس آدمی کے متعلق مطلع فرمایئے جو آپ کے نزدیک زیادہ پیارا ہو۔ جو آپ کے نزدیک زیادہ پیارا ہوگا۔ وہ رسول اللہ کے نزدیک پیارا ہوگا۔ فرمایا کعبہ کے رب کی قسم وہ بزرگ ہیں۔ آپ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۱۷۔ براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔

۱۱۸۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم کو مجھ سے وہ منزلت اور مرتبہ حاصل ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسٰے سے حاصل تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۱۹۔ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دعا کرتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے اے میرے اللہ میں آپ سے وہ سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسٰے نے کیا تھا۔ میرے اہل میں میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعے میری کمزوری کو مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک فرما تاکہ ہم تیری تسبیح زیادہ کریں اور تجھیں بہت یاد کریں اور تو ہمارے حال سے آگاہ ہے۔"

۱۲۰۔ اسماء کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا اے محمد تیرا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور یہ کہا ہے کہ علیؑ کو تم سے وہ منزلت حاصل ہے جو جناب ہارونؑ کو حضرت موسٰےؑ سے حاصل تھی۔ لیکن تیرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس حدیث کو امام رضا علیہ السلام نے روایت کیا ہے۔"

۱۲۱۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے ثقیف کے وفد کو اس کی آمد کے موقعہ پر فرمایا۔ تمہیں اطاعت گزار بن جانا چاہیئے۔ ورنہ میں تمہارے پاس ایک ایسا انسان روانہ کروں گا جو مجھ سے ہوگا یا میری جان کی مانند ہوگا۔ وہ ضرور تمہاری گردنیں اُڑا دے گا۔ اور ضرور تمہاری اولاد کو قید کرے گا۔ اور ضرور تمہارا مال چھین لے گا۔

حضرت عمر بن خطاب کا کہنا ہے کہ صرف اس روز مجھے سرداری حاصل کرنے کی تمنا ہوئی تھی۔ رسول اللہ

نے علی کی طرف مُنہ موڑا اور فرمایا وہ شخص یہ ہیں۔

۱۲۲۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی کی اُمت میں ایک فرد اس نبی کی مانند ہوتا ہے۔ اور میری نظیر علی ہیں۔

۱۲۳۔ ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فرشتوں نے لوگوں سے پہلے سات سال علی پر درود بھیجا۔ کیونکہ ہم لوگ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب ہمارے ساتھ کوئی اور شخص نماز میں شریک نہیں ہوتا تھا۔

۱۲۴۔ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب (شب معراج) رات کے وقت آسمان پر گیا تو میرا گزر ایک ایسے فرشتے کے پاس سے ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی ایک ٹانگ مشرق میں اور دوسری ٹانگ مغرب میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس کے سامنے ایک تختی موجود تھی جس پر وہ دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا اے جبرائیل یہ کون ہیں۔ کہا یہ عزرائیل ہیں۔ جبرائیل اور میں نے اس پر سلام کیا۔ اس نے کہا اے احمد تم پر سلام ہو۔ تیرے چچا کے بھائی علیؑ اس وقت کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کیا تم اس کو جانتے ہو؟ کہا کہ میں اس کو کیونکر نہ جانوں۔ مجھے اللہ تعالٰی نے تیری اور تیرے چچا کے بھائی علی کی روح کے سوا باقی تمام مخلوقات کی روح کو قبض کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ تم دونوں کو اللہ تعالٰی اپنی مشیت سے موت دے گا۔

۱۲۵۔ عمرو بن شاش اسلمی جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر میں آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو میں نے آپ کی شکایت مسجد میں بیان کر دی۔ میں پھر صبح کو مسجد میں داخل ہوا۔ اور مسجد میں رسول اللہ اپنے اصحاب کے ساتھ قیام فرما تھے۔ فرمایا خدا کی قسم اے عمرو تم نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی اذیت سے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ فرمایا جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔"

۱۲۶۔ جابر رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے علی سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔ جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی۔

۱۲۷۔ ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں اس بات کی گواہ ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ جس نے علی سے کینہ رکھا اس نے مجھ سے کینہ رکھا۔ اور جس نے مجھ سے کینہ رکھا اس نے خدا سے کینہ رکھا۔

۱۲۸۔ مخلص ذہبی اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو عمار بن یاسر سے روایت کیا ہے اور یہ عبارت اضافہ کی ہے۔ جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ عزوجل

کو دوست رکھا۔

۱۲۹۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔ اور جس نے مجھے گالیاں دیں اس نے خدا کو گالیاں دیں۔ اور جس نے خدا کو گالیاں دیں اللہ اس کو نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالے گا۔"

۱۳۰۔ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔

۱۳۱۔ ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی جس نے تمہیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ جس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس نے خدا کو چھوڑ دیا۔

۱۳۲۔ ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی امام ابوبکر اسماعیل اور قبری نے یہ عبارت زیادہ کی ہے۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی

۱۳۳۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک دیوار کے نیچے سویا ہوا پایا اپنے قدم مبارک سے بیدار کرکے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس بات پر ضرور راضی ہوں کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے فرزندوں کے والد ہو۔ تم میری سنت پر جہاد کرو گے۔ جو شخص میرے عہد پر مر جائے گا وہ جنت کی میں ہوگا۔ اور جو شخص تیرے عہد پر انتقال کر جائے گا۔ اس نے اپنے انجام کو پورا کیا۔ جو شخص تیری موت کے بعد تیری محبت پر مر گیا۔ اللہ تبارک و تعالےٰ اس کا خاتمہ امن اور ایمان کے ساتھ کرے گا۔ خواہ آفتاب طلوع کرے۔ خواہ غروب کرے"

۱۳۴۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت کے دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے رسول کے بھائی ہیں۔ ایک روایت میں عبارت زائد ہے اور آسمانوں کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے یہ عبارت تحریر تھی۔"

امام احمد اور ترمذی نے دو حدیثیں نقل کی ہیں کہ علی نبی صلعم کے بھائی ہیں۔

۱۳۵۔ براء بن عازب سے حدیث غدیر خم مروی ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں موجود تھے۔ ہم لوگ غدیر خم کے مقام پر اترے گئے۔ نماز جامعہ کی آواز بلند کی گئی۔ ہم نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں نماز ظہر ادا کی۔ رسول اللہ نے علی کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جان سے ان سے افضل ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے۔ آپ نے علی کے ہاتھ کو بلند کرکے فرمایا جس کا میں مولا ہوں یہ علی اس کے مولا ہیں۔ اے میرے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست

اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ اس کے بعد حضرت علی سے عمر بن خطاب کی ملاقات ہو گئی۔ آپ نے کہا اے ابوطالب کے بیٹے آپ میرے اور ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کے سردار ہو گئے۔

امام احمد بن حنبل نے مناقب میں اس حدیث کو عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور یہ عبارت زیادہ بیان کی ہے (رسول اللہ نے فرمایا) اے اللہ تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔ شعیب نے کہا کہ یہ بھی فرمایا تو اس سے کینہ رکھ جو علی سے کینہ رکھے۔" زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے قسم طلب کی۔ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کس شخص نے رسول اللہ صلعم سے یہ بات سماعت کی تھی۔ اس وقت اس شخص کو کھڑا ہو جانا چاہیے سولہ آدمی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے غدیر خم کے روز رسول اللہ کو مذکورہ بالا حدیث فرماتے ہوئے سُنا

۱۳۶۔ زیاد بن ابی زیاد روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو (مسجد) کوفہ کے منبر پر بیان فرماتے ہوئے سنا آپ نے لوگوں کو قسم دی، فرمایا میں اس شخص سے اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ اس نے رسول اللہ صلعم سے غدیر خم کے مقام پر کیا سُنا۔ اس شخص کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ بدر کی جنگ میں جہاد کرنے والے بارہ صحابی کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

رسول اللہ صلعم کی اس حدیث کا بیان کہ علی ہر مومن کے سردار ہیں

۱۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں وہ میرے بعد ہر مومن کے سردار ہیں۔

۲۔ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا اے بریدہ علی سے کینہ نہ رکھنا۔ اگر تم علی سے محبت رکھتے ہو تو اپنی محبت کو اور زیادہ کرو۔ اُمت کا کوئی آدمی مجھے علی سے زیادہ پیارا نہیں ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا تم علی کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ وہ میرے بعد تم لوگوں کے سردار ہیں۔

۳۔ ترمذی نے عمران بن حصین سے ایک مفصل حدیث بیان کی ہے جس میں رسول اللہ نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد ہر مومن کے سردار ہیں۔

۴۔ ابو رافع سے روایت ہے کہ جب احد کی لڑائی کے روز علی نے مشرکین کو قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ اور جبرائیل نے کہا میں تم دونوں سے ہوں۔

۵۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کی رات ارشاد فرمایا کہ کون ایسا شخص ہے جو ہم لوگوں کو پانی پلائے گا۔ لوگ خاموش رہے حضرت علی کھڑے ہو گئے۔ آپ مشک کو بغل میں دبا کنواں کے پاس تشریف لائے۔ کنواں گہرا اور تاریک تھا۔ آپ اس کے اندر اتر گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل میکائیل اور اسرافیل کو وحی کی۔ کہ محمدؐ اور آپ کے گروہ کی مدد کے لئے تیار ہو جائیے۔ یہ فرشتے آسمان سے نیچے اُترے۔ جب کنواں کے محاذ میں پہنچے۔ حضرت علی پر بزرگی اور عزت کا سلام کیا۔

۶۔ ابوالحمرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب (شبِ معراج) رات کے وقت آسمان کی طرف گیا تو میں نے عرش کے دائیں جانب دیکھا۔ میں نے وہاں یہ لکھا ہوا دیکھا۔ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ

۷۔ ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حج کے لئے روانہ فرمایا جب ضجنان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے علی کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی۔ حضرت علی تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر نے کہا اب میری کیا پوزیشن ہے۔ فرمایا خیریت ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ برائت دے کر روانہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ واپس تشریف لائے۔ اور کہا میرے بارے میں کیا ارشاد ہے فرمایا تم بھلائی پر ہو اور تم میرے غار کے ساتھی ہو۔ لیکن اس پیغام کو میں خود پہنچا سکتا ہوں۔ یا وہ آدمی ہو جو مجھ سے ہو یعنی علی۔

امام احمد بن حنبل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر واپس لوٹ کر آئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور کہا اے محمد ان آیات کو، تم ادا کر سکتے ہو یا وہ آدمی جو تم سے ہو۔

تشریح :۔ ضجنان مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک پہاڑ ہے اور بغام اونٹنی کی آواز کو کہتے ہیں۔

۸۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا "میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ رسول اللہ نے کسی آدمی کو انصار کے پاس روانہ کیا۔ انصار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا اے گروہ انصار کیوں نہ میں تمہیں ایک ایسی بات سے آگاہ کروں اگر اس کو مضبوط پکڑو تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا اس علی کو دوست رکھو، اس کی عزت کرو اور اس کی پیروی کرو۔ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ علی تمہیں ہدایت کی طرف راہنمائی کریں گے۔ اور ہلاکت کی طرف تمہیں ہدایت نہ کریں گے۔ جو بات میں تم سے کہہ رہا ہوں اس کی خبر مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے لا کر دی ہے۔

۹۔ عبداللہ بن اسعد بن زرارہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں "آپ نے فرمایا میں جب رات کے وقت

آسمان کی طرف گیا جب میں اپنے رب کے قریب پہنچ گیا تو اللہ نے علی کے تین فضائل کے متعلق مجھے وحی کی۔ اور کہا کہ علی مسلمانوں کے سردار ہیں۔ پرہیزگاروں کے ولی ہیں اور سفید پیشانیوں والوں کے راہنما ہیں۔"

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے دادا حضرت علی علیہ السلام سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ایک فقرہ زیادہ کہا ہے کہ علی دین کے سردار ہیں۔

۱۰۔ جابر سے ایک طویل حدیث مناسک حج کے متعلق روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے ترسٹھ قربانی کے اُونٹوں کو ذبح کیا۔ پھر ذبح کرنے کا آلہ حضرت علی کو عطا کیا۔ آپ نے رسول اللہؐ کے ذبح کردہ اونٹوں کے علاوہ اور ایک سو اونٹ قربان کئے۔ رسول اللہ نے علی کو ان اونٹوں کے گوشت کی تقسیم میں بھی اپنا شریک کار بنایا۔ پھر علی کو حکم دیا کہ ہر ایک قربانی کے جانور کے گوشت میں سے تھوڑا تھوڑا گوشت لے کر ایک ہنڈیا میں ڈال دیا جائے۔ گوشت پکایا گیا۔ دونوں نے گوشت اور شوربا کو تناول فرمایا۔

۱۱۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور کہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہٗ علی الجواز۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے" کہ پل صراط پر کوئی شخص نہیں گزر سکے گا۔ جب تک اس کے پاس حضرت علی کی طرف سے عطا کردہ ٹکٹ نہیں ہوگا۔ اس حدیث کو ابن سمان نے کتاب الموافقہ میں روایت کیا ہے۔"

وصیّت کا ذکر

۱۲۔ بریدہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے۔ میرے وصی اور وارث علی ہیں۔

۱۳۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے وصی، میرے وارث، میرے قرض کو ادا کرنے والے اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔"

۱۴۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ میرے حبیب کو میرے پاس بلاؤ۔ حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان دونوں حضرات کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر فرمایا میرے حبیب کو میرے پاس بلاؤ۔ انہوں نے حضرت علی کو بلایا۔ آپ نے جب علی کو دیکھا تو آپ کو اپنے اس کپڑے کے اندر داخل فرما لیا جو آپ نے اوڑھا ہوا تھا۔ آپ اسی حالت میں حضرت علی کو اپنے ساتھ لگائے رہے حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔" اس حدیث کو امام فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے۔

جناب ام سلمہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں سے حضرت علی رسول اللہ کے زیادہ قریب تھے۔ اور آخری وقت میں آپ سے گفتگو فرما رہے تھے۔ ہم لوگ دروازے کے پاس موجود تھے۔ رسول اللہ حضرت علی سے راز و نیاز کی باتیں فرما رہے تھے۔ اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ قلعہ خیبر حضرت علی کے ہاتھ سے فتح ہوا تھا۔

۱۶- ابو سعید سے روایت ہے کہ خیبر کی لڑائی کے روز رسول اللہ صلعم نے علم کو اپنے ہاتھ مبارک میں لے کر تین مرتبہ حرکت دی۔ پھر فرمایا اس علم کو اس کے لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے کون لے گا۔ فلاں آدمی حاضر ہوئے اور عرض کیا میں ایسا کر سکتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کے چہرے کو مکرم بنایا۔ میں اس علم کو ایسے شخص کو ہرگز نہیں دوں گا جو وہاں سے بھاگ جائے اے علی اس علم کو تم لے کر چلے جاؤ۔ حضرت علی علم لے کر میدان کارزار میں تشریف لے گئے، حتیٰ کہ خیبر فتح ہو گیا۔

۱۷- رافع کا بیان ہے کہ حضرت علی نے دروازے کو اکھاڑ دیا۔ اور میرے ساتھ سات آدمی تھے۔ اور میں آٹھواں آدمی تھا۔ ہم نے دروازے کو اکھاڑنے کی پوری کوشش کی۔ لیکن ہم دروازے کو اکھاڑنے میں ناکام رہے۔

۱۸- حضرت علی سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تھا۔ اس کے بعد میری آنکھ کبھی تکلیف میں مبتلا نہ ہوئی۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلعم نے خیبر کی لڑائی کے روز مجھے علم عطا کرتے وقت میرے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اس کے بعد میری آنکھیں کبھی آشوب چشم کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوئیں۔

۱۹- عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی گرمیوں کا لباس سردیوں میں زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آپ سے میرے باپ نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خیبر کی جنگ کے روز اس حالت میں روانہ کیا کہ میری دونوں آنکھیں دکھتی تھیں۔ آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے میرے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور رکھ۔ اس دن کے بعد میں کبھی اپنے آپ میں گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کرتا۔"

۲۰- عمرو بن حبشی سے روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کی شہادت کے وقت ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ آج رات تم سے ایسا شخص جدا ہوا ہے جس کے حق میں میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو اس وقت تک واپس نہیں پلٹے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے

ہاتھ پر فتح دے گا۔ اس شخص نے سونا اور چاندی میں سات سو درہم کے سوا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی اور یہ رقم لوگوں میں بخشش کرنے سے بچ گئی تھی۔ اس سے اپنے گھر والوں کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے۔

۲۱- امام حسن سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "تم سے ایسا شخص جدا ہوا ہے جس کی خصوصیات کو پہلے لوگوں نے حاصل کیا ہے اور نہ آنے والے لوگ ان کو حاصل کر سکیں گے۔ میرے نانا صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم جس لڑائی میں آپ کو روانہ فرمایا تھا، آپ کے دائیں پہلو میں جبرائیل اور بائیں پہلو میں میکائیل موجود رہتے۔ اور آپ فتح کئے بغیر واپس تشریف نہ لاتے تھے۔

۲۲- ابو جعفر محمد بن علی الباقر سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی کے روز آسمان کی جانب سے ایک فرشتے نے آواز بلند کی جس کا نام رضوان تھا۔ لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی، حسن بن عرفہ عبدی نے بیان کیا ہے کہ تلوار کا نام ذوالفقار اس لئے تھا کہ اس میں چھوٹے چھوٹے دندانے پڑے ہوئے تھے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ علی نے بدر کی جنگ کے روز علم لیا تھا اور حکم نے کہا کہ علی نے بدر کی لڑائی اور دیگر تمام لڑائیوں میں علم لیا تھا۔

۲۳- حضرت علی سے روایت ہے کہ میں احد کی جنگ کے موقع پر اپنے ہاتھ سے وار کر رہا تھا کہ علم میرے ہاتھ سے گر گیا تو رسول اللہ نے فرمایا اس کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لو۔ آپ دنیا اور آخرت میں میرا علم اٹھانے والے ہیں۔ مالک بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر اور اس کے دیگر عالم بھائیوں سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اٹھانے والا کون ہوتا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ علم اٹھانے والے علی ہوتے تھے۔"

۲۴- مخدوج ذہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی سب سے پہلے مجھے اور آپ کو بلایا جائے گا ہم لوگ عرش کی دائیں جانب سے کھڑے ہو جائیں گے۔ ہمیں جنت کے سبز جوڑے پہنا دئیے جائیں گے، میں ایک بات سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں اس کا تمہیں یقین ہونا چاہیئے۔ تمام امتوں میں سے میری امت کا حساب قیامت کے روز پہلے ہو گا۔ تمہیں اس بات کی بشارت ہو کہ میری قرابت اور میرے نزدیک تیری منزلت کی وجہ سے تمہیں پہلے بلایا جائے گا۔ پھر تمہیں میرا علم دیا جائے گا۔ جس کا نام لواء الحمد ہے۔ تم صفوں کے درمیان چلو گے۔ حضرت آدم اور تمام مخلوقات قیامت کے روز میرے علم کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ تم علم کو لے کر اس شان سے چلو گے کہ تمہاری دائیں جانب حسن اور بائیں جانب حسین ہوں گے۔ حتیٰ کہ تم میرے اور حضرت ابراہیم کے درمیان عرش کے سائے کے نیچے رک جاؤ گے۔ پھر عرش کے نیچے سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے محمد اچھا باپ تیرا

باپ حضرت ابراہیم ہے اور اچھا بھائی تیرا بھائی علی ہے ۔ اے علی تمہیں اس بات کی خوشخبری حاصل ہو کہ جب مجھے لباس پہنایا جائے گا اس وقت تمہیں لباس پہنایا جائے گا۔ جب مجھے بلایا جائے گا اس وقت تمہیں بلایا جائے گا اور جب مجھے تحفے ملیں گے ۔ اس وقت تمہیں تحفے ملیں گے ،

تشریح ۱۔ سماطین کے معانی جانبین کے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں صفوں کے درمیان چلا۔

حدیث خاصف النعل اور حضرت علی

۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے آدمی ہمارے پاس آئے جن میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ اُنہوں نے کہا اے محمد ہمارے لڑکے ہمارے بھائی اور ہمارے غلام ہمارا مال لے کر آپ کے پاس آگئے ہیں ۔ انہیں ہمارے حوالے کر دیجئے ۔ آپ نے فرمایا اے گروہ قریش تمہیں اس کام سے باز آجانا چاہیئے اللہ میں تمہارے پاس ایک ایسا آدمی روانہ کر دوں گا جو دین کی خاطر تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ نے اس کے دل کا امتحان ایمان کے ساتھ لے لیا ہے ۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہیں ! فرمایا یہ وہ شخص ہے جو جوتے کو درست کر رہا ہے ۔ آپ نے علی کو اپنی جوتی درست کرنے کے لئے دی تھی !" پھر علی علیہ السلام اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو آپ کے پاس تھا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کی نسبت دے ۔ اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے ۔

۲۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر پر اس طرح جہاد کرے گا جس طرح میں نے قرآن کے نازل ہونے کے وقت کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں گا۔ فرمایا "نہیں" حضرت عمر نے کہا میں ہوں گا۔ فرمایا "نہیں" لیکن وہ شخص ہے جو جوتا ٹھیک کر رہا ہے ۔ آپ نے علی کو جوتا درست کرنے کے لئے دیا تھا۔

تشریح :۔ خصف کے معنی جوتا جوڑنے اور سلانے کے ہیں اور اسی سے ہے یخصفان من ورق

۳۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ اصحاب کی ایک جماعت کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کر دو۔ اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلعم منبر پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی ۔ پھر فرمایا مجھے علی کے دروازے کے سوا ان دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا تمہارے ایک کہنے والے نے اس بارے میں بات چیت کی تھی ۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی مرضی سے میں نے کسی چیز کو کھولا ہے اور نہ بند کیا ہے ۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے ۔ میں نے اس کی پیروی

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کے فرزند کو تین ایسے خصوصیات حاصل ہیں ۔ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی حاصل ہو جاتا تو وہ میرے لئے سُرخ اونٹوں کے حصول سے زیادہ پیارا ہوتا۔
۱۔ رسول اللہ صلعم نے علی سے اپنی بیٹی بیاہ دی۔ ۲۔ علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرا دیئے ۔ ۳۔ خیبر کی جنگ کے روز علم علی کو عطا کیا!"

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی اس مسجد میں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی شخص جنب نہیں کر سکتا۔

انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ رسول اللہ نے علی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا ۔ اے انس یہ آنے والے قیامت کے روز میری اُمت پر میری حجت ہوں گے ۔"

حضرت علیؑ کے زیادتی علم کا بیان

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں ۔ جو علم حاصل کرنا چاہے دروازے سے ہو کر آئے ۔

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ عاشور کے روزہ رکھنے کا کس نے فتوی دیا ہے ؟ لوگوں نے کہا حضرت علی نے ۔ بی بی صاحبہ نے فرمایا علی تمام لوگوں سے زیادہ سنت کے جاننے والے ہیں ۔

ابن عباس سے حضرت علی کے متعلق دریافت کیا گیا ۔ آپ نے کہا خدا کی قسم علی ہدایت کا علم کائنات کی کان ، عقل کا بلند پہاڑ ، دانائی کی قرارگاہ ، سخاوت کا چشمہ ، علم کا آخری مقام ، تاریکی میں روشن نور ، محبت عظمیٰ کی طرف بلانے والے ۔ مضبوط رسی کو پکڑنے والے ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شعور اور رازداری کے بعد موقع پر زیادہ عزت والے ۔ آپ نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی حسنؑ اور حسینؑ کے والد بزرگوار ، بہترین عورت سے آپ کی شادی ہوئی ۔ آپ سے کسی نے فضیلت حاصل نہیں کی ۔ میری دونوں آنکھوں نے آپ جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا ۔ اور میں نے آپ کی مانند کسی انسان کے متعلق نہیں سُنا جو آپ سے بغض رکھے ۔ اس پر اللہ اور بندوں کی قیامت تک لعنت ہو ۔

توضیح ۔ طود بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں ۔ نہی اور حجی کے معانی عقل کے ہیں ۔ نجوی کے معنی مشورہ کرنا یا رازداری کے ہیں ۔

۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی کو نو حصے علم کے عطا ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم آپ دسویں حصے میں بھی تمہارے شریک ہیں۔

۵۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تمہیں علم مبارک ہو۔ تمہاری گھٹی میں اچھی طرح علم ودیعت کیا گیا اور بار بار تمہیں علم سے سیراب کیا گیا۔ اس کو امام رازی نے بیان کیا ہے۔

۶۔ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ آپ کو جب کبھی مشکل پڑتی تھی تو آپ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے حل کیا کرتے تھے۔

۷۔ بی بی عائشہ سے جرابوں کے مسح کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا علی کے پاس جاکر دریافت کرو۔

۸۔ سعد بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہٗ اس مشکل سے پناہ مانگتے تھے جس کے حل کرنے کے لئے ابوالحسن موجود نہ ہوں۔

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے ایک ایسی عورت کے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا جس نے چھ ماہ میں بچہ پیدا کیا تھا۔ حضرت علی نے آپ سے فرمایا کہ کتاب (خدا) میں مدت حمل اور دودھ چھڑوانے کی مدت تیس ۳۰ ماہ بیان کی گئی ہے۔ دودھ چھڑوانے کی مدت دو سال ہے۔ اس صورت میں حمل کی مدت چھ ماہ ہوئی۔ حضرت عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے۔

۱۰۔ ابوظبیان سے روایت ہے کہ ایک پاگل عورت حضرت عمر کی خدمت میں پیش کی گئی جس نے زنا کیا تھا اور زنا کا اعتراف بھی کر لیا تھا۔ حضرت عمر نے اس کے رجم کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ سے حضرت علی نے فرمایا کہ تین افراد کو رسول اللہ صلعم نے سزا سے مستثنیٰ کیا ہے۔ سوئے ہوئے حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ بچہ حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور پاگل حتیٰ کہ عقلمند ہو جائے۔ حضرت عمر نے اس کا سنگسار کرنا چھوڑ دیا۔

۱۱۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ علی کے سوا صحابہ میں سے کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو۔

۱۲۔ ابوطفیل کا بیان ہے کہ میں حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ فرما رہے تھے جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو تم لوگ جو چیز بھی مجھ سے دریافت کرو گے میں اس کا تمہیں ضرور پتہ دوں گا۔ مجھ سے کتاب خدا کے

میں دریافت کرو۔ جو آیت بھی نازل ہوئی ہے میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن کو اُتری یا پہاڑ پر وارد ہوئی ہے

۱۳۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میری اُمت میں زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔

۱۴۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی سات باتوں میں تیرا قریشیوں مقابلہ نہیں کر سکتے تم ان سے پہلے اللہ کے ساتھ ایمان لائے۔ اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کیا۔ امر خدا پر زیادہ قائم رہتے ہو۔ ان سے زیادہ تقسیم کرتے ہو۔ ان سے رعیت میں زیادہ انصاف کرنے والے ہو۔ مقدمہ میں زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہو اور اللہ کے نزدیک ان سے تمہاری منزلت زیادہ ہے۔

۱۵۔ امام احمد بن حنبل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علی کو یمن کی طرف، قاضی بنا کر روانہ کیا اور آپ کے حق میں دعا کی اور نیز وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ حضرت علی نے کعبہ مکرمہ کی چھت سے بڑے بُت کو نیچے گرا دیا تھا۔

۱۶۔ حمید بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حضرت علی کے فیصلہ کا ذکر ہوا۔ رسول اللہ نے اس فیصلہ کو مستحسن قرار دیا اور فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اہلبیت میں فیصلہ کرنے والے شخص کو قرار دیا ہے۔

۱۷۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ایک ہی طہر میں ایک عورت سے جماع کیا تھا۔ اس عورت نے ایک بچہ جنا اور تینوں افراد نے بچے کے متعلق دعویٰ کر دیا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں بداخلاقی میں برابر کا شریک پاتا ہوں۔ میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس شخص کے حق میں قرعہ پڑ گیا۔ میں اس پر ثلث تاوان عائد کروں گا۔ اور لڑکے کو اسی کے سپرد کر دوں گا۔ انہوں نے اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا میں اس فیصلہ کو علی کے فیصلے کی طرح مناسب تصور کرتا ہوں۔

۱۸۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے علی! مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اپنا مددگار بناؤں۔

۱۹۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی کو پانچ ایسی فضیلتیں عطا کی گئی ہیں وہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ علی اللہ کے سامنے میرا تکیہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ دوسری یہ ہے کہ لواء الحمد علی کے ہاتھ ہو گا۔ حضرت آدم اور اس کی اولاد اس جھنڈے کے نیچے ہو گی۔ تیسری یہ ہے کہ آپ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہوں گے میری

امت کے اس شخص کو پانی پلائیں گے جس کو آپ جانتے ہوں گے۔ چوتھی بات یہ ہے۔ آپ میری شرمگاہ ڈھانپیں گے اور مجھے رب جل وعلا کے سپرد کریں گے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ مجھے اس بات کا ہرگز خوف نہیں ہے کہ آپ شادی کے بعد زانی ہو جائیں گے۔ اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں

توضیح: تکائی ہمزہ کے ساتھ جس چیز پہ سہارا لیا جائے۔ عنز الحروض کے معنی ہیں حوض کا کنارہ اور کاف ساکن ہے۔

۲۰۔ (بحذف اسناد) ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اف اند لقد ہو ان لوگوں کے بارے میں جو ایسے شخص کے دل سے ہو گئے ہیں جس کو دس فضیلتیں حاصل ہیں۔ یہ حدیث لمبی ہے۔ میں اس کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

ان آیات کا ذکر جو حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئیں

۱۔ الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ۔ ابن عباس نے کہا یہ آیت علی کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون۔ ابن عباس نے کہا یہ آیت علی کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ مومن ہیں اور ولید بن عقبہ فاسق ہیں۔

۳۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الآیۃ۔ علی کے حق میں نازل ہوئی اور واحدی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۴۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام۔ حضرت علی اور جناب حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی اور ابولہب نے اپنے دل کو سخت بنا لیا تھا۔

۵۔ سیجعل لھم الرحمن ودا۔ ابن حنیفہ سے روایت ہے۔ ہر ایک مومن کے دل میں علی کی محبت اور آپ کے اہل بیت کی محبت) موجود ہوگی۔

۶۔ افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ۔ مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور حمزہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اور جس شخص کو رزق دیا گیا ہے وہ ابوجہل ہے۔

۷۔ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ ابن عباس نے کہا ہے۔ یہ آیت علی اور ان دونوں کے فرزندوں (حسنین) اور ان دونوں کی لونڈی فضہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن کی ہر اس آیت میں جو یا ایھا الذین امنوا سے شروع ہوتی ہے اس آیت کا سرگروہ امیر اور شریف علی کی ذات ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرزنش کی ہے۔ لیکن علی کا ذکر بھلائی اور اچھائی کے ساتھ کیا ہے۔

احادیث کا بیان

۱۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی! تم میرے محل میں جنت میں میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اخوانا علی سرر متقابلین

۲۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب جنت کے سردار ہیں۔ ایک میں ہوں، حمزہ علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہیں۔

۳۔ ابن مسعود کا کہنا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! تم اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے۔ حسن، حسین ہماری اولادیں جو ہماری پشتوں میں موجود ہیں، ہماری بیویاں، ہماری اولاد کی اولادیں ہمارے ساتھ ہوں گی۔ اور ہمارے شیعہ دائیں بائیں ہوں گے۔

۴۔ علی علیہ السلام کا کہنا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی میں جا رہا تھا۔ ہم ایک باغ میں پہنچے حتیٰ کہ ہم لوگوں کا سات باغوں سے گزر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر خوبصورت باغات ہیں۔ فرمایا تمہارے لئے جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت باغات ہوں گے۔

۵۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم قیامت کے روز ایک جنت کی اونٹنی پہ سوار ہوگے، تیری رکاب میری رکاب کے ساتھ ہوگی، تیری ران میری ران کے ساتھ ہوگی۔ ہم لوگ اسی حالت میں جنت میں داخل ہوں گے۔

۶۔ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس رات مجھے آسمان پہ لے جایا گیا، جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کی ایک قالین پر بٹھا دیا اور مجھے ایک ناشپاتی دی۔ میں اس کو الٹتا پلٹتا تھا۔ اچانک وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔ اس کے بعد ایک حور برآمد ہوئی۔ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا اس نے کہا اے محمد! تم پر سلام ہو۔ میں نے کہا تم پر سلام ہو۔ تم کون ہو؟ اس نے کہا میرا نام راضیہ مرضیہ ہے۔ مجھے جبار (خدا) نے تین چیزوں سے خلق فرمایا ہے، میرا اوپر کا حصہ عنبر سے، درمیانہ حصہ کافور سے اور نچلا حصہ مشک سے اور مجھے آب حیات سے گوندھ کر فرمایا تو ہو جا تو میں ہو گئی۔ اللہ نے مجھے تیرے بھائی اور تیرے چچا کے فرزند علی بن ابی طالب کے لئے پیدا کیا ہے۔

۷۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھے دوست رکھا اور ان دونوں کو دوست رکھا

اور ان دونوں کے باپ اور ماں کو دوست رکھا وہ قیامت کے روز میرے درجے میں ہوگا۔

۸۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! میں تمہیں اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب سے محبت رکھنے کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ مومن اس کو دوست رکھیگا اور منافق اس سے کینہ رکھے گا۔

۹۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا اور روح کو پیدا کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مومن ہی دوست رکھیگا اور منافق ہی مجھ سے کینہ رکھے گا۔

۱۰۔ جابر سے روایت ہے کہ ہم لوگ منافقین کو پہچان حضرت علی سے بغض رکھنے کی وجہ سے لیتے تھے۔

۱۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑیوں کو

۱۲۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت علی نے بلال کو ایک درہم دے کر فرمایا۔ تربوز خرید کر لے آؤ۔ اس نے ایک تربوز خریدا لیکن وہ کڑوا تھا۔ آپ نے فرمایا اے بلال اس کو اس کے مالک کے پاس واپس کر دو کہ نبی صلعم نے مجھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری محبت کا پیمان آدمی، درخت، پھل، دانوں سے لیا ہے جس نے تیری محبت کو قبول کیا وہ میٹھا اور پاکیزہ ہے اور جس نے قبول نہیں کیا وہ کڑوا اور گندا ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ ان میں سے ہے جنہوں نے محبت کو قبول نہیں کیا۔

۱۳۔ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیک بخت پوری طرح نیک بخت اور کما حقہٗ نیک بخت وہ ہے جس نے علی کو آپ کی زندگی میں اور آپ کی موت کے بعد دوست رکھا۔

۱۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے آپ کو دوست رکھا اور تیری تصدیق کی۔ اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے تم سے کینہ رکھا۔ اور تیری تکذیب کی۔

۱۵۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم منبر پر تشریف لے گئے۔ آپ نے لمبی چوڑی گفتگو فرمائی۔ پھر فرمایا اے علی! علی آپ کی طرف لپکے، رسول اللہ صلعم نے آپ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا اے گروہ مسلمین یہ میرے بھائی ہیں، میرے چچا کے بیٹے ہیں۔ میرے داماد ہیں، یہ میرا گوشت ہیں، میرا خون ہیں اور میرے راز ہیں اور یہ سبطین حسن اور حسین کے باپ ہیں۔ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں۔ یہ میری تکلیف کو مجھ سے دور کرنے والے ہیں۔ یہ اللہ کے شیر ہیں۔ زمین پر اللہ کی تلوار، اللہ کے دشمنوں پر، آپ سے کینہ رکھنے والوں پر اللہ کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ اللہ ایسے آدمی سے بیزار ہے اور میں بھی اس سے بیزار ہوں جو شخص اللہ سے اور مجھ سے بیزاری حاصل کرنا چاہے اسے چاہئے وہ

علی سے بیزاری حاصل کرے۔ موجود آدمی غیر حاضر تک یہ بات پہنچا دے۔ پھر فرمایا اے علی بیٹھ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کے پہنچانے کا حکم دیا تھا سو میں نے پہنچا دیا ہے۔

۱۶۔ حضرت علی سے روایت ہے آپ نے فرمایا کچھ قومیں مجھے دوست رکھیں گی۔ حتیٰ کہ میری (ناجائز) محبت میں آگ میں داخل ہو جائیں گی۔ (نصیریوں کی طرح جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں یہ ناجائز محبت ہے) کچھ قومیں مجھ سے کینہ رکھیں گی وہ میرے کینہ کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گی۔

جس شخص نے حضرت علی کو خدا تصور کیا وہ بلاشبہ دوزخ میں ہوگا

۱۔ عبداللہ بن شریک عامری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ موجود ہیں۔ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ ان کے رب ہیں۔ حضرت نے ان کو بلالیا اور فرمایا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ ہمارے رب، ہمارے پیدا کرنے والے اور ہمیں روزی دینے والے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو۔ میں تمہاری مانند بندہ ہوں جس طرح تم کھاتے ہو میں اسی طرح کھاتا ہوں۔ جس طرح تم پیتے ہو اسی طرح میں پیتا ہوں۔ اگر میں نے اللہ کی فرمانبرداری کی تو مجھے عزت دے گا۔ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ اور مجھے عذاب دے گا۔ اللہ سے ڈرو اپنی جھوٹی بات اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بڑے شرک سے باز آجاؤ۔ جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ انہوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ آپ نے ان کو بھگا دیا (دوسری) صبح کو آپ کی خدمت میں قنبر نے حاضر ہو کر عرض کیا خدا کی قسم وہ اپنی بات سے باز نہیں آتے۔ آپ نے ان کو بلایا اور پہلے دن کی طرح ان سے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے قول سے باز رہنے میں انکار کر دیا (پھر) آپ نے ان کو بھگا دیا۔ جب تیسرا روز ہوا تو ان لوگوں نے آکر وہی بات دہرائی۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم اپنے جھوٹے قول اور اللہ کے ساتھ صریح شرک سے جو وہ ذات ہے جو نہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی نے اس کو جنا ہے باز نہ آئے تو میں تمہیں بری طرح قتل کروں گا۔ انہوں نے اپنی بات سے باز رہنے سے انکار کیا [illegible] آپ نے ان کے لئے مسجد اور قصر الامارہ کے درمیان گڑھا کھدوا۔ اور اس میں آگ جلائی پھر ان لوگوں سے فرمایا اگر تم اپنی بات سے باز نہ آئے تو میں تمہیں اس میں ڈال دوں گا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے ان کو اسی گڑھے میں ڈال دیا اور ہلاک ہو گئے۔

۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی تم میں عیسیٰ بن مریم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ سے اتنا کینہ رکھا کہ آپ کی ماں پر بہتان تراشا اور نصاریٰ نے آپ کو اتنا دوست رکھا کہ

کو اس مقام پر پہنچا دیا۔ جس کے آپ سزاوار نہیں تھے۔ اور آپ کے حواری آپ پر ایمان لے آئے۔ پھر حضرت علی نے فرمایا میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو جائیں گے۔ مجھے زیادہ دوست رکھنے والا مجھے اس مقام پر لے جائے گا جو مجھ میں موجود نہیں ہو گا۔ اور میرے ساتھ کینہ رکھنے والا میری دشمنی اس کو اس بات کی طرف لے جائے گی وہ میرے ساتھ بہتان باندھے گا۔

۳۔ ابو حمرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص آدم کا علم نوح کا عزم، ابراہیم کا حلم، موسیٰ کا رعب اور عیسیٰ کی پرہیزگاری دیکھنا چاہے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص نوح کا حکم ابراہیم کا علم، موسیٰ کا رعب اور عیسیٰ کا زہد دیکھنا چاہے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے اور آپ کا سر مبارک ایک خوبصورت آدمی کی جھولی میں تھا۔ میں نے مخلوق میں ایسا خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مجھے فرمایا اپنے چچا کے بیٹے کے قریب آجاؤ۔ تم اس شخص سے زیادہ حقدار ہو۔ وہ شخص کھڑا ہو کر غائب ہو گیا۔ میں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ جبرائیل مجھ سے باتیں کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ میرا درد کم ہو گیا۔ میں سو گیا۔ اور میرا سر اس کی جھولی میں تھا۔

۵۔ ابن عباس سے روایت ہے آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے در پے ہو گئے ہو جو اپنے گھر کے اوپر جبرائیل کے قدموں کی آہٹ سنتا تھا۔

رسول اللہ صلعم کی حضرت علی سے محبت

۱۔ ابو رافع سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ہم لوگوں نے رسول اللہ صلعم کو نہ پایا۔ اصحاب نے آپس میں آواز بلند کی۔ کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں۔ اصحاب رک گئے۔ رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی تھے اور فرمایا ابو الحسن کے پیٹ میں تکلیف ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے میں تم سے پیچھے رہ گیا تھا۔

۲۔ ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر روانہ کیا جس میں حضرت علی بھی شامل تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کئے ہوئے تھے۔ اے میرے اللہ مجھے موت نہ دینا اور مجھے علی کو دکھانا۔

۳۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتا تھا۔ آپ مجھے جواب دیتے تھے۔ اگر

میں خاموش رہتا تو میرے ساتھ گفتگو کی ابتدا فرماتے

۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھے ایک بیماری کی تکلیف تھی۔ میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا اور میں کہہ رہا تھا اے میرے اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے آرام دے۔ اگر موت میں دیر ہے تو مجھ سے تکلیف کو دور فرما۔ اگر یہ امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسول اللہ نے مجھے اپنا پاؤں مبارک لگا کر فرمایا اے میرے اللہ! اس کو خیر و عافیت عطا کر۔ اس کے بعد مجھے درد کی کبھی تکلیف نہ ہوئی۔

۵۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہیں مظلوم کی مدد کرنا چاہیئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ مظلوم کے حق کے متعلق سوال کرے گا۔ اور صاحب حق کو اس کے حق سے منع نہیں کرے گا۔

۶۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا النظر الی وجہ علی عبادۃ علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۷۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی عمران بن حصین کی عیادت کرو۔ وہ بیمار ہیں۔ آپ عمران کے پاس تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ اور ابو ہریرہ موجود تھے۔ عمران نے حضرت علی کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کیا۔ آپ سے معاذ بن جبل نے کہا کہ آپ علی کی طرف ٹکٹکی باندھ کر کیوں دیکھتے ہیں۔ اس نے کہا میں نے نبی صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے تو معاذ اور ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو رسول اللہ سے سنا ہے۔

۸۔ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں شب معراج جس آسمان سے گزرا تھا۔ وہاں کے رہنے والے علی بن ابی طالب کے مشتاق تھے۔ اور جنت میں رہنے والا ہر نبی علی کا مشتاق تھا۔

۹۔ عقبہ بن سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ جابر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بڑھاپے کی وجہ سے آپ کے دونوں ابرو آپ کی دونوں آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ ہم لوگوں نے آپ سے حضرت علی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے اپنے ابرو کو اٹھا کر فرمایا وہ بہترین انسان ہیں۔

۱۰۔ حضرت علی سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نبی نہیں ہوں جو میری طرف وحی آتی ہو لیکن اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلعم کی سنت پر جس قدر مجھ میں طاقت ہوتی ہے عمل کرتا ہوں۔ میں جو کچھ تمہیں حکم دیتا ہوں وہ اللہ کی فرمانبرداری کے متعلق ہوتا ہے۔ میری فرمانبرداری تم پر واجب ہے۔ جس کو تم قبول کرتے ہو یا اس کو مکروہ تصور کرتے ہو۔

حضرت علی کے کشف اور کرامات کا بیان

۱۔ اصبغ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ کربلا میں وارد ہوئے۔ آپ زمین کربلا پر اتر پڑے رونا شروع کر دیا۔ فرمایا۔ خدا کی قسم یہاں ان لوگوں کی سواریوں کے نشانات ہیں۔ یہ ان لوگوں کے اترنے کی یہاں اس کا خون بہایا جائے گا۔ اس مقام پر آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا جائے گا۔ ان لوگوں پر آ اور زمین روئے گی۔

۲۔ اصبغ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ایک حدیث بیان کی اور ایک شخص نے آپ کو جھٹلا دیا۔ حضرت فرمایا۔ میں تمہارے بارے میں بددعا کروں گا۔ اس نے کہا ہاں بددعا کرو۔ آپ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی۔ اپنی جگہ سے نہیں چلا تھا کہ اس کی آنکھ جاتی رہی۔

۳۔ ابوذر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے مجھے علی کے پاس روانہ کیا۔ میں نے جا کر آپ کو آواز دی۔ لیکن کسی نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ اور میں نے آپ کے گھر میں چکی کو دیکھا کہ خود بخود آٹا پیس رہی ہے۔ اور کے پاس کوئی آدمی چلانے والا موجود نہیں تھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے ابوذر اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے پھرتے ہیں۔ وہ اس بات پر متعین ہیں کہ کام کرنے میں آل محمد کا ہاتھ بٹائیں۔

۴۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! علی کی شکایت کرو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ سخت ہیں۔

۵۔ کعب بن عجرہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علی اللہ تعالیٰ کے حق میں زیادہ سخت ہیں۔

۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی افإن مات او قتل انقلبتم علی اعقا تو علی نے رسول اللہ کی زندگی میں فرمایا۔ خدا کی قسم جب اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے تو ہم ا بعد پیٹھ الٹے پاؤں نہیں پھریں گے۔ میں اس بات پر ضرور جہاد کروں گا حتیٰ کہ مر جاؤں گا، خدا کی قسم اللہ کا بھائی، ولی، ابن عم، اور وارث ہوں اور اس بات کا مجھ سے زیادہ حقدار کون ہے۔

۷۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر سات آسمانوں اور زمینوں کو ترازو کے ایک پ رکھ دیا جائے تو علی کا ایمان وزنی ہوگا۔

۸۔ ضرار صدائی سے روایت ہے کہ حضرت علی خواہشات سے دور رہتے تھے۔ مضبوط جسم والے تھے۔ بات فرماتے انصاف کے ساتھ فیصلہ فرماتے۔ آپ کے دونوں پہلوؤں سے علم کے چشمے پھوٹتے تھے۔ دونوں پہلو دانائی کے سمندر بہتے تھے۔ دنیا اور دنیا کی زیبائش سے آپ کو نفرت تھی۔ رات اور رات کی تنہائی آپ کو

تھی۔ خدا کے خوف میں زار و قطار رونے والے۔ بہت بڑے متفکر المزاج۔ آپ کو چھوٹا موٹا لباس بہت پسند تھا۔ بہت گھٹیا کھانا آپ کو بے حد مرغوب تھا۔ جب ہم آپ سے سوال کرتے تھے تو ہمارے ایک رد ہونے کی حیثیت سے ہمیں جواب دیتے۔ اگر ہم آپ سے کوئی خبر دریافت کرتے تو آپ آگاہ فرماتے خدا کی قسم باوجودیکہ ہم آپ سے قریب تھے اور آپ کا قرب ہمیں حاصل تھا۔ لیکن آپ کے رعب اور دبدبہ کی وجہ سے ہم آپ سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ آپ دینداروں کی عزت کرتے با کو اپنے قریب رکھتے۔ طاقتور آدمی جھوٹی بات کے منوانے میں آپ کے ہاں جسارت نہیں کر سکتا تھا۔ کمزور انسان آپ کے انصاف سے مایوس نہیں ہوتا تھا۔ میں خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں نے آپ کو بعض اوقات اس حالت میں دیکھا کہ رات نے اپنی تاریکی کے پردے ڈال دیئے تھے۔ اور اس کے ستارے بھی ڈوب گئے ہوئے تھے۔ آپ محراب عبادت میں اپنی ریش مبارک کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مارگزیدہ کی طرح تڑپ رہے تھے اور غم رسیدوں کی طرح رو رہے تھے اور فرماتے تھے۔ اے دنیا! دور ہو مجھ سے، دور ہو مجھ سے۔ کیا اپنے کو میرے سامنے لاتی ہے یا میری دلدادہ اور فریفتہ ہو کر آئی ہے؟ تیرا وہ وقت نہ آئے ں تو تجھے تین بار طلاق دے چکا ہوں جس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں، تیری عمر تھوڑی اور تیری زندگی ذلیل و پست، تیرا نقصان بہت بڑا، تیرا لطف بہت کم، تیرے چاہنے والے ذلیل و رسوا۔ افسوس! افسوس! زاد راہ تھوڑی ہے اور سفر لمبا اور پرخطر ہے۔

ضرار کا بیان ہے کہ حضرت کے اس فرمان سے مجھ پر پسر مردہ عورت کے غم کی طرح غم طاری ہو گیا۔ کی گود میں اس کا لڑکا ذبح کیا گیا ہو۔

ن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے۔ اس زینت سے اپنے کسی بندے کو مزین نہیں کیا۔ اور یہ بات اللہ کو پسند ہے۔ دنیا سے بے رغبتی، تجھے ایسا بنایا کہ تم دنیا سے کوئی چیز نہ لو گے، غربا تیرے ساتھ مطمئن رہیں ے اللہ نے تجھے ایسا بنایا کہ تم ان کی پیروی پر راضی رہو گے اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہوں گے

رت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی۔ جب لوگ ت کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں مشغول ہو جائیں گے۔ لوگوں کا مال خوب کھائیں گے اور مال کو بہت زیادہ ت رکھیں گے۔ اللہ کے دین کو بازیچہ اطفال قرار دیں گے اور اللہ کے مال کو اپنی دولت تصور کریں گے ے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان لوگوں کو اور ان کے افعال کو ترک کر دوں گا۔ میں اللہ اور اس کے رسول اور ت کے گھر کو اختیار کر دوں گا۔ میں دنیا کی تکالیف پر صبر کروں گا۔ آخرکار اللہ کی معیت کے ساتھ آپ

سے مل جاؤں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم نے سچ کہا (رسول اللہ نے فرمایا۔ اے میرے اللہ علی کے ساتھ ایسا سلوک کر۔

۱۱۔ علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن نباح حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین (مال) سے بیت المال پر ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر! آپ ابن نباح کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اور بیت المال کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ اور لوگوں میں منادی کرا دی اور جو کچھ مال موجود تھا سب لوگوں میں تقسیم کر دیا اور فرماتے تھے اے زرد (سونا) اے سفید (چاندی) مجھ سے دور ہو جا۔ مجھ سے دور ہو جا۔ پھر آپ نے بیت المال میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۱۲۔ عبداللہ بن ابی منذیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو موٹی قمیص پہنے ہوئے دیکھا جو آپ کی پنڈلی کے آدھے حصے تک تھی۔

۱۳۔ حسن بن جرموز اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ آپ پر دو چادریں تھیں۔ ایک چادر کو پہنے ہوئے اور دوسری کو کندھے پر رکھے ہوئے تھے۔ اور آپ کی قمیص نصف پنڈلی تک تھی۔ آپ بازاروں میں چل رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پرہیزگاری، صدق مقال، اچھی خرید و فروخت اور پورا ناپنے اور تولنے کا حکم دے رہے تھے۔"

توضیح: قطر اور نظریہ چادروں کی ایک قسم ہے۔

۱۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی نے خلیفہ ہوتے ہوئے تین درہم میں ایک قمیص خرید فرمائی تھی اور اس کی آستین کو ہتھیلی اور کلائی کے درمیان کاٹا اور فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے لباس فاخرہ پہنایا۔

توضیح:۔ رسغ ہتھیلی اور کلائی کی درمیانی جگہ کو کہتے ہیں۔ ریش اور ریاش عمدہ لباس کا نام ہے۔

۱۵۔ زید بن وہب سے روایت ہے کہ جعد بن نعجہ نے حضرت علی کے لباس پر اعتراض کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ یہ لباس تکبر سے دور رکھتا ہے اور مسلمان کے لئے پیروی کے لئے نہایت مناسب ہے

۱۶۔ عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا امیر المومنین آپ نے اپنی قمیص کو اونچا کیوں رکھا ہوا ہے۔ فرمایا اس سے دل میں فروتنی پیدا ہوتی ہے اور مومن اس کی پیروی کرے

۱۷۔ ضحاک بن عمیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی پر وہ قمیص دیکھی جس کو پہنے ہوئے آپ پر وار کیا گیا۔ وہ کھردرے سنبجانی کپڑے کی تھی اور میں نے اس قمیص میں خون کے نشانات کو دیکھا۔ جو گلابی شکل کے معلوم ہوتے تھے۔"

۱۸۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کی خدمت میں فالودہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا اس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ خوبصورت اور اس کا ذائقہ لذیذ ہے۔ لیکن میں اس بات کو مکروہ تصور کرتا ہوں کہ میں اپنے نفس کو اس بات کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں ہے۔

۱۹۔ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ بلال نے نماز ظہر کی اذان کہی۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ رکوع اور سجدے کے درمیان آپ سے ایک سائل نے سوال کیا۔ آپ نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگوٹھی عطا کر دی۔ سائل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر دی۔ رسول اللہ نے ہم پر یہ آیت تلاوت کی۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۰۔ حضرت علی نے کہا کہ لوگ ایک جنازے کو لے آئے۔ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے ساتھی پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں فرمایا کتنا قرضہ ہے؟ ان لوگوں نے کہا نو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا اس پر نماز پڑھو۔ اس کا قرض میرے ذمہ رہا۔ میں نے اس پر نماز پڑھی۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے قرض سے چھٹکارا عطا کرے۔ جس طرح تو نے اپنے بھائی کو قرض سے چھٹکارا دلایا ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر میت قرض میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔ جس شخص نے اس کو قرض سے چھٹکارا دلایا۔ قیامت کے روز اللہ اس کو اس کے قرض سے چھٹکارا دلائے گا۔

اسحاق سبیعی سے روایت ہے کہ میں نے چالیس سے زیادہ صحابہ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد پر لوگوں میں کون شخص زیادہ اچھے طریقے پر قائم رہا تھا۔ انہوں نے کہا حضرت علی پھر زبیر۔

حضرت علی نے فرمایا مجھے سخت بھوک لگی۔ میں کام کی تلاش میں مدینہ میں نکلا، اسی اثنا میں ایک عورت کے پاس سے گزرا جس نے ڈھیلوں کو پانی میں تر کرنے کے لئے جمع کر رکھا تھا۔ میں نے اس سے ایک ڈول کے عوض میں ایک کھجور پر معاملہ طے کر لیا۔ میں نے سولہ ڈول پانی کے کھینچے حتیٰ کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ میں واپس لوٹا اور میرے پاس سولہ کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ نے میرے ساتھ دو کھجوریں تناول فرمائیں اور میرے حق میں دعائے خیر کی۔

عبداللہ بن ادریس سے روایت ہے کہ میں عید قربان کے روز حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ہمارے آگے خزیرہ بڑھا دیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال سے صرف دو پیالے مال لینا حلال ہے۔ ایک پیالہ کو خود اور اپنے عیال کو کھلائے اور دوسرا پیالہ لوگوں کے آگے بڑھائے

توضیح۔ خزیرہ اس برتن کو کہتے ہیں جس میں گوشت کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ڈالا جاتا ہے۔

۲۴۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے ایک ثقیف کے آدمی نے بیان کیا کہ حضرت علی تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا ہوا تھا۔ آپ نے ایک تھیلی کو منگوایا جس پر مہر لگی ہوئی تھی۔ آپ نے مہر کو توڑ دیا اور اس میں سے مٹھی بھر کے ستو لئے۔ آپ نے ان پر پانی ڈال کر خود پیا اور مجھے پلایا۔ میں نے عرض کیا یا امیرالمومنین آپ ایسا کھانا سرزمین عراق میں رہ کر کھاتے ہیں۔ حالانکہ عراق میں کھانے کی چیزیں بہت زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تھیلی پر کسی بخل کی وجہ سے مہر نہیں لگائی تھی۔ لیکن مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ جو چیز اس میں میں نے رکھی ہے اس میں کوئی اور چیز نہ ڈال دی جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے شکم میں بغیر کسی ملاوٹ کے داخل ہو۔

۲۵۔ ابو حیان تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی منبر پر فرما رہے تھے کہ میری اس تلوار کو مجھ سے کون خریدتا ہے۔ اگر میرے پاس ایک چادر کی قیمت ہوتی تو اس کو بالکل نہ بیچتا۔ ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر کہا اے امیرالمومنین میں آپ کو چادر کی قیمت کا قرض بغیر نفع کے دوں گا۔ عبدالرزاق نے کہا یہ اس وقت کی بات ہے کہ شام کے سوا تمام سلطنت آپ کے قبضہ میں تھی۔

۲۶۔ ہارون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کی خدمت میں بمقام خورنق حاضر ہوا۔ آپ نے ایک پرانی چادر پہن رکھی تھی۔ میں نے عرض کیا اے امیرالمومنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کے کنبے اور آپ کے اہل بیت کے لئے اس مال سے حصہ مقرر کیا ہے۔ اور باوجود اس کے آپ اس خراب کپڑے کو زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہارے مال سے کچھ نہیں لیا۔ میں اپنی بوسیدہ چادر کو لے کر مدینہ سے چلا ہوں۔

توضیح:۔ سمل کے معنی پرانا۔ قطیفہ کے معنی وہ کپڑا جو کپڑے کے اوپر پہنا جاتا ہے" اور اسے اعضاء پر لپیٹا جاتا ہے۔

۲۷۔ ابو مطر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ اعرابی اور بدو معلوم ہوتے تھے، آپ کھردرے کپڑے پہنے ہوئے بازار میں تشریف لائے۔ بزاز سے کہا کیا تمہارے پاس قمیص موجود ہے۔ میں خریدنا چاہتا ہوں، بزاز نے عرض کیا اے امیرالمومنین میرے پاس قمیص موجود ہے۔ وہاں سے آپ چل دیئے۔ دوسرے دکاندار کے پاس تشریف لائے جب اس دکاندار نے آپ کو پہچان لیا۔ تو آپ ایک لڑکے کے پاس تشریف لائے جو آپ کو نہیں جانتا تھا۔ آپ نے اس سے تین درہم میں قمیص کا کپڑا خریدا۔ لڑکے کا باپ جب آیا۔ تو لڑکے نے اپنے باپ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ لڑکے کا والد ایک درہم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا اے امیرالمومنین! قمیص کی قیمت دو درہم

تھی۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لڑکے نے میرے پاس قمیص کو میری رضامندی سے فروخت کیا تھا۔" (ایک درہم واپس نہ لیا)

توضیح:۔ کرباس فارسی کا معرب ہے۔ کاف کے نیچے زیر ہے۔ اس کی جمع کرابیس آتی ہے۔ کھردرے کپڑے کو کہتے ہیں۔

۲۸۔ عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس اصفہان سے مال آیا۔ آپ نے اس کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ کو اس مال میں ایک روٹی ملی۔ آپ نے اس کے سات ٹکڑے کرکے ہر ایک حصہ پر رکھ دیئے اور قرعہ اندازی کی۔ کہ کس کو پہلے حصہ دیا جائے۔

۲۹۔ ابو صالح سے روایت ہے کہ میں جناب ام کلثوم بنت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کنگھی کر رہی تھیں۔ آپ کے درمیان اور میرے درمیان ایک پردہ حائل تھا۔ حسن اور حسین تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ ابو صالح کو کوئی چیز کیوں نہیں کھلاتے؟ میرے لئے ایک پیالہ نکالا جس میں دانوں کا پانی تھا۔ میں نے کہا آپ لوگ یہ کھانا کھاتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگ امراء ہیں۔ جناب ام کلثوم نے فرمایا اے ابو صالح میرے باپ امیرالمومنین کے پاس ترنج لائے گئے۔ میرے بھائی حسین نے ایک ترنج اٹھا لیا تھا۔ آپ نے وہ ترنج لے کر لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

۳۰۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ جب آپ یمن کے ابتدائی علاقہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو اس بات کی خبر ہو گئی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت علی نے ان لوگوں پر رسول اللہ صلعم کے خط کو پڑھا۔ ایک دن میں ہمدان کا تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس کے متعلق نبی صلعم کو خط تحریر کیا۔ جب رسول اللہ نے علی کا خط پڑھا تو آپ اللہ کے شکر کی خاطر سجدہ میں گر گئے۔ آپ نے فرمایا ہمدان پر سلام ہو، ہمدان پر سلام ہو (دو دفعہ فرمایا)

۳۱۔ عبیدہ سلیمانی نے کہا کہ حضرت علی نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ ناقص ہوگا۔ اگر تم لوگ اترانے نہ لگ جاتے تو میں تمہیں بتاتا جو شخص ان لوگوں کو قتل کرے گا۔ اللہ نے اپنے نبی صلعم کی زبان کے ذریعہ اس سے کیا وعدہ کیا ہے[1]۔ تم کو آگاہ کرتا۔

---

[1] اگر آپ ناقص الید شخص کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنا چاہیں کہ یہ کون شخص تھا اور حضرت علی نے اس کو کس مقام پر قتل کیا تو امام نسائی کی کتاب خصائص امیرالمومنین مطبوعہ مصر کا مطالعہ کریں۔ اس احقر نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کر دیا ہے جو شائع ہو چکا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ یہ (باقی اگلے صفحہ پر)

میں نے حضرت علی کی خدمت میں عرض کیا کیا آپ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ؟ فرمایا کعبہ کے رب کی قسم ہاں سنا ہے ۔ آپ نے رب کعبہ کی قسم کے فقرے کو تین مرتبہ

توضیح : لیطر کے معنی اکڑنا اور اترانے کے ہیں۔ اور مخدج الید کے معنی ناقص الید کے ہیں۔

۴۲۔ ابو رافع سے روایت ہے کہ جب حروریہ حضرت علی کی اطاعت سے نکل گئے ۔ وہ لوگ کہنے لگے لاحکم الا للہ ۔ حکم صرف اللہ کا ہے ۔ حضرت علی نے فرمایا ۔ یہ کلمہ تو حق ہے لیکن اس سے مراد باطل کی ترویج ہے ۔ نبی صلعم نے ہم لوگوں کو کچھ ایسے لوگوں کے صفات بتائے تھے جو حق بات زبان سے کہتے ہیں لیکن حق ان کی اس چیز سے نیچے نہیں اترا ہوگا ۔ آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا ۔ وہ لوگ اللہ کے نزدیک مبغوض ترین مخلوق ہوں گے ۔ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کے ہاتھ پر پستان نما گنڈی موجود ہوگی ۔ جب حضرت علی نے ان لوگوں کو قتل کیا تو فرمایا دیکھو ! دوبارہ دیکھو ۔ انہوں نے اس شخص کو نہ پایا ؛ فرمایا دوبارہ جاؤ (اور تلاش کرو) آپ نے دو دفعہ لوگوں کو تلاش کے لئے روانہ فرمایا لوگوں نے اس کو تلاش کر لیا (لاشوں کے اندر دبا ہوا پڑا تھا) حروریہ حرورا کی طرف منسوب ہے یہ خارجیوں کا شہر تھا۔

۴۳۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا " اے ام سلمہ یہ علی ہیں ، یہ ناکثین ، قاسطین اور مارقین سے میرے بعد جہاد کریں گے ۔

توضیح : ناکثون : بیعت توڑنے والے اصحاب جمل ہیں ۔ قاسطون : انصاف سے تجاوز کرنے والے قسوط کے معنی ظلم اور حق سے روگردانی کے ہیں ۔ یہ لوگ شام والے ہیں ۔ قسط زیر کے ساتھ انصاف کے معنی میں آتا ہے اور مارقون نکل جانے والے ، یہ لوگ خارجی ہیں ۔

۴۴۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں دمشق میں وارد ہوا عبدالملک بن مروان کے پاس حاضر ہوا ۔ اس نے کہا اے ابن شہاب کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ جس صبح کو علی بن ابی طالب قتل کئے گئے ۔ بیت المقدس میں کیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ۔ میں نے کہا ہاں مجھے علم ہے ۔ اس نے کہا کیا واقعہ ہوا تھا ۔ میں نے کہا کہ بیت المقدس کا جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے خون جاری ہوتا تھا ۔ اس نے کہا یہ بات تیرے اور میرے سوا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) شخص خوارج کے ساتھ مل کر نہروان کی جنگ میں حضرت علی سے لڑا تھا ۔ اس شخص کے ہاتھ پر بلی کے بالوں کی طرح بال تھے ۔ رسول اللہ نے حضرت علی کو اس شخص کے متعلق آگاہ کیا تھا ۔ ۱۲

(محمد شریف عفی عنہ)

کسی کو معلوم نہ ہو اور تم سے اس بات کو کوئی شخص نہ سنے ، ابن شہاب نے کہا کہ جب تک عبدالملک بن مروان نہ مرا میں نے اس واقعہ سے کسی کو آگاہ نہ کیا ۔

۴۵۔ علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی ! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں بدبخت ترین انسان کون تھا ؟ میں نے عرض کیا اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ۔ فرمایا آخری لوگوں میں بدبخت ترین آدمی کون ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ فرمایا ! یہ وہ شخص ہوگا جو تجھے اس جگہ پر ضرب لگائے گا ۔ آپ نے حضرت علی کے سر کی طرف اشارہ فرمایا اور اس سر سے یہ بھیگ جائے گی آپ نے علی کی ریش مبارک کو پکڑا ! "

ابن صہیب نے اسی طرح حدیث کو روایت کیا ہے ۔ ابو حاتم نے حدیث بیان کرنے کے بعد یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ حضرت علی فرمایا کرتے تھے ۔ خدا کی قسم میں اس بات کو درست رکھتا ہوں کہ مجھے بدبخت ترین انسان ضرب لگائے ۔

۴۶۔ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین کو اپنی گود میں بٹھایا اور آپ گریہ فرما رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کیوں رو رہے ہیں ۔ فرمایا اے اسماء میرے اس فرزند کو میری امت کا باغی گروہ قتل کرے گا ۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا ۔ اے اسماء اس واقعہ سے فاطمہ کو آگاہ نہ کرنا ۔

اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے روایت کیا ہے ۔

۴۷۔ علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے ان کا نام ہارون کے فرزندوں شبر ، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھا ہے ۔

۴۸۔ اسماء سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ نے جب امام حسن کو جنا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ۔ آپ نے امام حسن کو ایک زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رسول اللہ کے سپرد کر دیا ۔ رسول اللہ نے زرد کپڑا امام حسن سے الگ کر کے فرمایا اے فاطمہ اس کو سفید کپڑے میں لپیٹو ۔ میں نے آپ کو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا ۔ رسول اللہ نے آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل نازل ہوئے ہیں اور کہا کہ اے محمد تیرا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ علی کو تم سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسے سے حاصل تھی ۔ ہارون کے فرزند شبر کے نام کے ساتھ اس کا نام رکھو ، رسول اللہ نے آپ کا نام حسن رکھا ۔ جب امام حسین پیدا ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے آپ کے ساتھ وہی کچھ کیا جو امام حسن کے ساتھ کیا تھا ، فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے ہیں اور کہا ہے کہ تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور کہا ہے کہ اپنے اس فرزند کا نام ہارون کے بیٹے شبیر کے نام پر رکھو ۔ رسول اللہ نے آپ کا

نام حسین رکھا۔ اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام نے بیان کیا۔

۳۹۔ ابو رافع نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب جناب فاطمہ نے امام حسن کو جنا تھا امام حسن کے کان میں اذان کہی تھی۔

۴۰۔ ام الفضل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے اعضا میں سے ایک عضو میرے گھر میں موجود ہے۔ فرمایا آپ نے خیر و برکت کو دیکھا ہے۔ میری بیٹی فاطمہ ایک فرزند جنے گی۔ تم اس کو قثم کے دودھ کے ساتھ دودھ پلاؤ گی۔ جناب فاطمہ نے حسین کو جنا جس کو میں نے قثم کے دودھ کے ساتھ دودھ پلایا۔"

ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد یہ عبارت زیادہ کی ہے کہ ایک دن آپ (حسین) کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔ آپ نے پیشاب کر دیا میں نے آپ کے شانے پر مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے میرے فرزند کو تکلیف دی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔

۴۱۔ عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچے کا باپ ہوتا ہے ان کا عصبہ ان کے آباؤ اجداد ہوتے ہیں، سوائے اولاد فاطمہ کے میں ان کا باپ ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں۔

۴۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی جو شخص پہلے پہل جنت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں گا، تم ہوگے، فاطمہ ہوگی۔ اور حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب؟ فرمایا وہ تمہارے بعد داخل ہوں گے۔

۴۳۔ لیلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو لے کر اپنے سینے سے لگالیا۔ اور چومنا شروع کیا، فرمایا میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔ اے لوگو ان دونوں کو دوست رکھو۔ لڑکا باعث بخل اور باعث بزدلی ہوتا ہے۔

۴۴۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور حسن اور حسین آپ کی پشت مبارک پر سوار تھے، لوگوں نے دونوں کو آپ کی پشت سے ہٹا دیا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کو چھوڑ دو جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے وہ ان دونوں کو دوست رکھے۔

۴۵۔ ابو ہریرہ و ابن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اسے چاہیئے حسن کو دوست رکھے۔ حاضر آدمی غیر حاضر کو میرا پیغام پہنچا دے۔

۴۶۔ اسرائیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے حسن اور حسین کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے ان دونوں کے ساتھ کینہ رکھا اس نے میرے ساتھ کینہ رکھا۔"

۴۷۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یہ دونوں میرے فرزند ہیں جس نے ان دونوں کو دوست رکھا۔ یعنی حسن اور حسین کو" اس نے مجھے دوست رکھا۔

۴۸۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی صلعم کو دیکھا کہ آپ کبھی حسن کو اور کبھی حسین کو بوسہ دیتے تھے اس نے کہا میرے دس فرزند ہیں میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۴۹۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین کی خاطر اپنی زبان کو باہر نکالتے تھے۔ بچے نے جب آپ کی زبان کی سرخی دیکھی تو اس کی طرف خوشی سے دیکھتے تھے۔

عیینہ بن بدر نے کہا جب نے رسول اللہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا، خدا کی قسم میرا ایک لڑکا ہے لیکن میں نے اس کو کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۵۰۔ لیلی بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے امام حسین کو پکڑ لیا اپنا منہ حسین کے منہ پر رکھ دیا اور اسکو بوسہ دیا۔

۵۱۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری خالہ کے فرزند عیسیٰ بن مریمؑ اور یحییٰ بن ذکریا کے سوا حسن اور حسین جوانان بہشت کے سردار ہیں۔

۵۲۔ ترمذی، احمد، ابو حاتم نے حذیفہ کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ کبھی نازل نہیں ہوا اور یہ مجھے اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسنؑ اور حسینؑ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

۵۳۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی خوشی حاصل ہو کہ وہ جنت میں رہنے والے آدمی کی طرف دیکھے اسے حسینؑ کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

۵۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن کو اپنے شانے مبارک پر سوار کیے تھے (ایک) آدمی نے کہا اے لڑکے تم اچھی سواری پہ سوار ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا سوار بھی اچھا ہے۔

۵۵۔ بریدہ سے روایت ہے نبی صلعم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس اثنا میں حسن اور حسین تشریف لائے دونوں پر سرخ قمیصیں تھیں۔ آپ دونوں چلتے تھے اور الجھ کر گر پڑتے تھے۔ رسول اللہ منبر سے نیچے اترے دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔ بے شک تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے۔ میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے ہوئے دیکھا اور یہ الجھ کر گر پڑتے تھے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا میں نے اپنی بات کو ختم کر دیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔

۵۶۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ نے سجدہ

کیا تو حسنؑ اور حسینؑ آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب رسول اللہ نے سر کو اٹھایا تو دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیار سے اپنی پشت مبارک سے اٹھا کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب رسول اللہ نے دوبارہ سجدہ کیا تو دونوں پھر رسول اللہ کی پشت پر سوار ہو گئے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں رسول اللہ نے نماز کو تمام کیا پھر دونوں کو اپنے زانو مبارک پر بٹھا دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو ان کی ماں کے ہاں پہنچا دوں۔ آسمان میں روشنی کی چمک پیدا ہوئی۔ رسول اللہ نے دونوں سے فرمایا۔ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ۔ جب تک دونوں اپنی ماں کے پاس داخل نہ ہوئے آسمان میں روشنی برابر قائم رہی۔

۵۷۔ انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پاس خط تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ حسن اور حسین کبھی آپ کی گردن پر سوار ہو جاتے تھے کبھی آپ کے سامنے سے اور کبھی آپ کے پیچھے سے گزرتے تھے۔ رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے اس آدمی نے کہا کہ یہ دونوں نماز کو قطع کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم ناراض ہو گئے۔ رسول اللہ نے اس شخص سے کہا تم اپنا خط مجھے دے دو۔ آپ نے اس خط کو لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا اور فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم لوگ اس میں سے ہیں۔

۵۸۔ جابر سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ حسن اور حسین آپ کی پشت پر سوار تھے۔ میں نے کہا تم دونوں کا اونٹ کس قدر اچھا ہے۔ جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم دونوں اچھے سوار ہو۔

۵۹۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ سجدہ میں تشریف لے گئے حسنؑ اور حسینؑ آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ دونوں کو اس بات سے منع کریں تو رسول اللہ نے فرمایا ان دونوں کو چھوڑ دو۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھا دیا۔ فرمایا جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اسے چاہیے ان دونوں کو دوست رکھے

۶۰۔ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حسن بن علی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ آپ سجدہ میں تھے۔ امام حسن آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ آپ لگاتار اس حالت میں رہے حتیٰ کہ امام حسن خود بخود اتر گئے۔ امام حسن تشریف لاتے۔ رسول اللہ رکوع کی حالت میں تھے۔ آپ نے اس کی خاطر اپنے دونوں پاؤں کو کشادہ کر دیا تو آپ دوسری طرف سے نکل گئے۔

۶۱۔ ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ امام حسین لپک کر رسول اللہ صلعم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے اور پھر سینہ پر سوار ہو گئے

آپ نے رسول اللہ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ ہم امام حسین کی طرف لپکے۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے پانی طلب کیا۔ پانی کو آپ نے پیشاب پر ڈال دیا۔

۶۲۔ ابو لبابہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ آپ کے شہبار خچر کو کھینچا۔ حسنؑ اور حسینؑ اس پر سوار تھے حتیٰ کہ میں نے ان حضرات کو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حجرے میں داخل کیا۔ یہ اس کے آگے بیٹھا ہوا تھا اور یہ اس کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

۶۳۔ یعلی بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے۔ حسینؑ امتوں میں سے ایک امت ہیں۔

۶۴۔ یعلی بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک کھانے کی طرف روانہ ہوئے۔ لوگوں نے آپ کو کھانے پر بلایا تھا۔ اسی دوران میں ہم لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ امام حسین بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ رسول اللہ لوگوں کے آگے بڑھے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو بڑھانا شروع کیا۔ بچہ ادھر ادھر بھاگتا تھا۔ رسول اللہ صلعم ہنستے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کو پکڑ لیا۔ اپنا ایک ہاتھ بچے کی ٹھوڑی کے نیچے دوسرا ہاتھ بچے کی گدی کے اوپر رکھ کر اس کے سر کو بلند کیا۔ پھر اپنے منہ کو اس کے منہ میں رکھ کر فرمایا۔ حسین مجھ سے ہے۔ میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے۔ حسین امتوں میں سے ایک امت ہیں۔

توضیح: قنع راسہ: اپنے سر کو بلند کیا۔ سبط من الاسباط، امۃ من الامم، نسل اور اولاد میں برکت کے باعث حسین امتوں میں ایک امت ہیں۔

۶۵۔ حربی بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اس پر جو چیز حرام ہے وہ چیز مجھ پر حرام ہے۔

۶۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم حسن اور حسین کے لئے پناہ مانگتے تھے۔ میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان ہر مصیبت اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق کے لئے پناہ مانگتے تھے۔

۶۷۔ علی بن ہلال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آپ کی مرض کے وقت حاضر ہوا۔ جناب فاطمہ رو پڑیں۔ رسول اللہ نے پوچھا اے میری بیٹی کیوں روتی ہو؟ عرض کیا مجھے آپ کے بعد ہلاکت کا خوف ہے۔ فرمایا اے میری پیاری! اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ تمام روئے زمین پر نگاہ انتخاب ڈالی۔ اس سے تمہارے باپ کو منتخب کیا اور اس کو رسالت کے درجہ پر فائز کیا۔ دوسری مرتبہ نگاہ انتخاب ڈالی اس سے تمہارے شوہر کو چنا اور مجھے وحی کی کہ تمہارا نکاح اس سے کر دوں۔ اے فاطمہ!

ہم لوگ اہل بیت ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں سات فضیلتوں سے نوازا ہے۔ یہ فضیلتیں ہم سے پہلے آنے والوں کو عطا کی ہیں اور نہ ہم سے بعد میں آنے والوں کو عطا کرے گا۔ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ تمام انبیاء سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک تمہارا باپ ہے۔ میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے۔ تمام اوصیاء سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا شوہر زیادہ محبوب ہے۔ ہمارا شہید شہداء سے افضل ہے تمام شہداء سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیرے باپ کا چچا حمزہ اور تیرے شوہر کا چچا زیادہ محبوب ہے۔ ہم میں سے وہ شخص ہے جس کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ بہشت میں جہاں بھی چاہتا ہے اڑتا رہتا ہے وہ تیرے باپ کے چچا کے بیٹے اور تمہارے شوہر کے بھائی جعفر ہیں۔ ہم میں سے اس امت کے دو سبط ہیں وہ دونوں حسن اور حسین ہیں۔ جو جوانان بہشت کے سردار ہیں۔ یہ دونوں تیرے فرزند ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا مہدی (عجل اللہ فرجہ) تیرے فرزندوں میں سے ہوگا جس طرح زمین ظلم و ستم سے پر ہوگی اسی طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

۶۸۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کرے گا حتیٰ کہ اس میں ایک ایسے آدمی کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے کس فرزند سے ہوگا؟ فرمایا میرے اس فرزند سے ہوگا۔ آپ نے اپنا ہاتھ امام حسین رضی اللہ عنہ پر مارا۔

۶۹۔ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا امام حسن میرے بھائی ہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے گھر (بیت اللہ) کی طرف پیدل نہ جاؤں تو مجھے اپنے رب سے شرم آئے گی۔ امام حسن بیس مرتبہ مدینہ سے پیدل چل کر مکہ گئے تھے۔

۷۰۔ علی بن زید بن حسن سے روایت ہے کہ امام حسن نے پندرہ حج پا پیادہ کئے تھے۔ اللہ کی راہ میں تین مرتبہ اپنا تمام مال تقسیم کر دیا تھا حتیٰ کہ ایک جوتا رکھا تھا اور دوسرا دے دیا تھا۔

۷۱۔ مصعب بن زبیر سے روایت ہے کہ امام حسن نے پندرہ حج پا پیادہ کئے۔

۷۲۔ اسامہ کے غلام حرملہ سے روایت ہے کہ میں امام حسنؑ امام حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان حضرات نے میرے لئے سواری مہیا کر دی تھی۔

۷۳۔ سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حسن بن علی نے کسی شخص کو اپنے رب سے رزق کا سوال کرتے ہوئے سنا تو امام حسن نے اس کے پاس دس ہزار درہم بھیج دیئے۔"

۷۴۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حسنین نے آپس میں بات چیت کرنا ترک کر دی ہے

میں امام حسین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی آپ سے عمر میں بڑے ہیں۔ آپ ان کے پاس تشریف لے چلئے اور ان کی زیارت و ملاقات کیجئے۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ بات چیت کرنا چھوڑ دے۔ مصالحت میں پہل کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔ امام حسینؑ نے فرمایا مجھے یہ بات ناپسند معلوم ہوتی ہے کہ میں آپ (حسن) سے پہلے جنت میں داخل ہوں۔ میں امام حسن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو آپ کے بھائی حسین کی گفتگو سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا میرے بھائی نے سچ کہا۔ آپ اٹھے اور اپنے بھائی کے پاس تشریف لائے، معذرت کی۔ اور دونوں میں صلح ہوگئی۔[1]

۷۵۔ زید بن حسن مجتبیٰ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے لوگو آج رات اس شخص نے اس دنیا سے کوچ کیا ہے جس سے اولین نے سبقت کی تھی اور نہ آخرین اس سے سبقت حاصل کریں گے میرے نانا رسول اللہ صلعم نے آپ کو علم عطا کیا تھا جبرائیل آپ کی دائیں جانب اور میکائیل آپ کی بائیں جانب جہاد کر رہے تھے، اس وقت تک واپس نہیں لوٹتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کی تھی۔ سات سو درہم کے سوا اور چاندی میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ یہ سات سو بھی آپ سے بخشش کرنے سے رہ گئے تھے۔ اس سے اپنے گھر والوں کے لئے ایک نوکر خریدنا چاہتے تھے۔ پھر امام حسن نے فرمایا میں بشارت دینے والے کا فرزند ہوں۔ میں ڈرانے والے کا فرزند ہوں۔ اللہ کے اذن کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کا فرزند ہوں، میں سراج منیر کا فرزند ہوں، میں اہل بیت میں سے ہوں۔ جبرائیل ہم میں موجود ہوتا تھا اور ہمارے گھر سے آسمان کی طرف جاتا تھا۔ میں اس اہل بیت میں سے ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور رکھا ہے اور ان کو کما حقہٗ پاک و پاکیزہ کیا ہے۔ میں اس اہل بیت میں سے ہوں جن کی مودت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض قرار دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنًا۔ نیکیاں حاصل کرنے سے مراد ہماری محبت رکھنا مراد ہے۔

۷۶۔ ابو سعد نے اشرف النبوۃ میں روایت کیا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ میں اس کا بیٹا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام

[1] حسنین کی آپس میں شکر رنجی محل نظر ہے۔ تاریخ داں اچھی طرح جانتے ہیں کہ دونوں شہزادے دو باتیں الگ تصویر)

جنات اور النار(؟) کی طرف بھیجا۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کے ساتھ مل کر فرشتے جہاد کرتے تھے ۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی دعا قبول ہوتی تھی ۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کے لئے زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو آسمان کا برسنے والا بادل ہے ، میں اس کا بیٹا ہوں جو شفاعت کرنے والا اور بڑا اطاعت گزار ہے ۔ میں اس کا بیٹا ہوں جس کے لئے زمین سب سے پہلے شگافتہ کی جائے گی ۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا ۔ میں اس کا بیٹا ہوں جس کی رضامندی اللہ کی رضامندی ہے ۔ جس کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے ۔ اور میں اس کا بیٹا ہوں جس کا ہمسر مشرق اور مغرب میں کوئی نہیں ہے ۔

۷۷ ۔ امام علی رضا سے روایت ہے کہ امام حسن مجتبیٰ بیت الخلا میں تشریف لے گئے ۔ آپ نے وہاں روٹی کا ایک بچا ہوا لقمہ پایا ۔ آپ نے اس کو کلڑی سے صاف کر کے اپنے ایک غلام کو دے دیا ۔ جب آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ نے روٹی کے ٹکڑے کو غلام سے طلب کیا ۔ اس نے عرض کیا اے میرے آقا! میں اس کو کھا گیا ہوں ۔ آپ نے اس سے فرمایا تو اللہ کی راہ میں آزاد ہے ۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے روٹی کے پڑے ہوئے ٹکڑے کو پایا اس کو صاف کر کے یا دھو کر کھا گیا اس کو اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دیتا ہے ۔ میں ایسے آدمی کو غلام نہیں رکھ سکتا جس کو اللہ عز وجل نے آگ سے آزاد کیا ہو ۔

۷۸ ۔ ابن ابی زیاد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جناب عائشہ کے گھر سے نکل کر حضرت فاطمہ کے دروازے سے گزرے اور آپ نے حسینؑ کے رونے کی آواز سنی ۔ فرمایا اے میری بیٹی کیا تم اس بات کو نہیں جانتی کہ مجھے حسینؑ کے رونے سے تکلیف ہوتی ہے ۔

نبی صلعم کا حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

۱ ۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جناب حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی اور رو پڑے تھے فرمایا اے حمزہؓ! اے میرے چچا! اے اللہ اور اس کے رسول کے شیر! اے نیکیاں کرنے والے! اے تکالیف کو دور کرنے والے! رسول اللہ کا رونا طویل ہو گیا ، آپ نے ایک ایک جنازہ کو طلب کر کے ستر آدمیوں پر ستر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں کبھی کوئی شکر رنجی پیدا نہیں ہوئی ۔ دونوں شہزادے معصوم ہیں معصوم سے اس قسم کا ارتکاب ممکن نہیں ۔ یہ حدیث وضعی معلوم ہوتی ہے اور بنو امیہ کی ٹکسال سے ڈھالی گئی ہے ۔ اس حدیث کے وضعی ہونے میں حضرت ابوہریرہ کی روایت سے اور تقویت ملتی ہے ۱۲ ۔ (محمد شریف عفی عنہ)

نمازیں پڑھیں ۔ اور حضرت حمزہ کا جنازہ آپ کے سامنے پڑا رہا ۔

۲ ۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ احد کی جنگ کے روز مسلمانوں کے عقب میں عورتیں مردوں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں جو مشرکین سے مجروح ہو گئے تھے ۔ اگر میں اس روز اس بات کی قسم کھاتا کہ اس روز ہم میں سے کوئی شخص طمع دنیا میں مبتلا نہیں تھا تو میں اس قسم سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کر سکتا ۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ تم میں بعض آدمی دنیا چاہتے ہیں اور تم میں کچھ لوگ آخرت کو پسند کرتے ہیں ۔ جب اصحاب نبی صلعم نے اس بات کی مخالفت اور نافرمانی کی جس بات کا انہیں حکم دیا گیا تھا تو رسول اللہ صرف سات آدمی انصار کے اور دو آدمی قریش کے ساتھ اکیلے رہ گئے تھے اور دسویں آدمی خود رسول اللہ تھے ۔ مشرکین نے جب رسول اللہ پر حملہ کیا ، فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے مشرکین کو ہم سے روکا ۔ انصار کے ایک ایک آدمی کچھ دیر تک لڑتے رہے حتیٰ کہ قتل کر دیئے گئے ، اسی طرح آپ فرماتے رہے اور ساتوں کے ساتوں آدمی قتل کر دیئے گئے ۔ ابوسفیان نے آ کر کہا ہبل کی بلندی ہو ۔ رسول اللہ صلعم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہو اللہ بہت بلند اور بہت بزرگ ہے ، ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں ہے ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہو اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا مولا کوئی نہیں ہے ۔ ابوسفیان نے کہا بدلے کا بدلہ ایک دن ہمارے حق میں ہے اور ایک دن ہمارے خلاف تھا ۔ فلاں فلاں کے بدلے قتل ہوا ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسلمان کافروں کے برابر نہیں ہیں ۔ ہمارے مقتولین زندہ ہیں اللہ کے ہاں سے رزق حاصل کرتے ہیں ۔ اور ان کے مقتول آگ میں داخل ہیں جن کو عذاب دیا جا رہا ہے ۔ رسول اللہ نے نگاہ کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت حمزہ کا شکم شگافت کیا ہوا ہے ، ابوسفیان کی زوجہ ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر کھا لیا ہے ۔ ہندہ کو آپ کے جگر کو اپنے پیٹ میں رکھنے کی قدرت نہ ہوئی ۔ آخرکار اس کو تھوک کے ساتھ باہر پھینک دیا ۔ رسول اللہ صلعم نے دریافت کیا کہ آپ کے جگر میں سے کسی چیز کو کھا بھی لیا ہے ۔ انہوں نے کہا نہیں ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ حمزہ کی کوئی چیز جہنمیوں کے پیٹ میں داخل نہیں کرے گا ۔ حضرت حمزہ کی نعش آپ کے سامنے لا کر رکھی گئی ۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی ۔ انصاری کی میت اٹھا دی گئی ۔ اور جناب حمزہ کی میت رہنے دی گئی ۔ پھر دوسرے انصاری کی میت لائی گئی ۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور حضرت حمزہ کی نعش اپنی جگہ پر رہنے دی گئی ۔ اسی طرح ستر آدمیوں پر نمازیں پڑھی گئیں ۔ حتیٰ کہ آپ نے جناب حمزہ پر ستر نمازیں پڑھیں

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے حضرت حمزہ کی نعش پر ستر تکبیریں نماز جنازہ ادا فرمائی

پھر آپ کے پاس اور شہداء کی میتیں لائی گئیں ۔ آپ نے ان پر ستر نماز ادا فرمائیں.

عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بیان میں

۱۔ تاریخ جاننے والوں کا بیان ہے کہ عباس پہلے اسلام لا چکے تھے ۔ لیکن اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا ۔ جنگ بدر کی لڑائی کے روز عباس مشرکین کے ساتھ آئے تھے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی مڈبھیڑ عباس کے ساتھ ہو جائے وہ عباس کو قتل نہ کرے کیونکہ آپ مجبوری مشرکین کے ساتھ نکلے ہیں ۔ عباس مکہ کے مشرکین کی خبریں رسول اللہ صلعم کے پاس تحریر کیا کرتے ۔ مسلمان عباس کی وجہ سے امن میں تھے ۔ عباس رسول اللہ کی طرف مدینہ کی جانب ہجرت کرنا پسند کرتے تھے ۔ رسول اللہ نے عباس کو خط تحریر کیا کہ تم اپنی جگہ پر درست ہو اور یہ تمہارے لئے اچھا ہے ۔ جس وقت رسول اللہ کے غلام رافع نے رسول اللہ کو عباس کے اسلام لانے کی خوشخبری سنائی تھی تو رسول اللہ نے رافع کو آزاد کر دیا تھا۔

۲۔ سوید بن اسلم سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی کے روز عباس مشرکین کے ساتھ مجبوری کی وجہ سے نکلے تھے عباس کو گرفتار کیا گیا اور عباس کو ان لوگوں نے نہایت سختی کے ساتھ کس دیا تھا ۔ اپنے چچا عباس کے کراہنے کی وجہ سے اس رات رسول اللہ صلعم سو نہ سکے ۔ اصحاب میں سے ایک آدمی نے عباس کی بندشیں ڈھیلی کر دیں ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں عباس کے کراہنے کی آواز سن رہا ہوں ۔ اس آدمی نے عرض کیا میں نے اس کی بندشیں ڈھیلی کر دی ہیں ۔ فرمایا اسی طرح تمام قیدیوں کے ساتھ کر دو۔

۳۔ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے جعفر تم میری خلقت اور گفتار میں مشابہ ہو ، تم مجھ سے ہو اور میرے درخت سے ہو ۔ اے علی تم میرے داماد ہو ۔ میرے فرزندوں کے باپ ہو ، تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں ۔ اے زید تم میرے دوست ہو اور مجھ سے ہو اور تمام قوم سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔

۴۔ ابو سعید شرف النبوۃ میں اپنے سلسلہ روایات میں عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے ۔ اس دوران میں حسنؑ اور حسینؑ تشریف لائے ۔ آپ ان دونوں کی خاطر کھڑے ہو گئے ۔ اپنے کندھے پر دونوں کو سوار کر کے فرمایا ، تم دونوں کا اونٹ بہت اچھا ہے اور تم دونوں بہترین سوار ہو "

۵۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم ایک روز رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے ۔ اس اثنا میں جناب فاطمہ تشریف لائیں ۔ آپ رو رہی تھیں ۔ رسول اللہ نے فرمایا اے فاطمہ تیرا باپ تم پر قربان ہو تم کیوں روتی ہو ؟ عرض کیا حسن اور حسین کہیں چلے گئے ہیں ۔ معلوم انہوں نے کہاں بسیرا کیا ۔ فرمایا گریہ نہ کرو ۔ ان دونوں کا پیدا کرنے والا مجھ سے اور تم سے ان دونوں پر نہایت مہربان اور شفیق ہے ۔ پھر آپ نے اپنے دونوں

ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا ۔ اے میرے اللہ ان دونوں کی نگہبانی کر اور انہیں صحیح و سلامت رکھ ۔ جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول تم اور تمہاری بیٹی رنج و ملال نہ کرے ۔ وہ دونوں بنو نجار کے باغ میں سوئے ہوئے ہیں ۔ اللہ نے دو فرشتوں کو ان کی نگرانی کے لئے مقرر کیا ہے ۔ وہ دونوں ان کی حفاظت کر رہے ہیں ۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ کھڑے ہو کر روانہ ہوئے اور باغ میں پہنچے ۔ ناگاہ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حسن اور حسین آپس میں گلا ڈالے ہوئے سوئے ہوئے ہیں ۔ فرشتے نے اپنا ایک پر دونوں کے نیچے بچھایا ہوا ہے اور دوسرے پر سے دونوں پر سایہ کیا ہوا ہے ۔ رسول اللہ دونوں پر گر پڑے اور دونوں کو چومنے لگے حتی کہ دونوں نیند سے بیدار ہو گئے ۔ حسن کو اپنے دائیں کندھے پر اور حسین کو بائیں کندھے پر اٹھا لیا ۔ فرمایا تم دونوں کا اونٹ بہترین اونٹ ہے اور تم دونوں بہترین سوار ہو ۔ تم دونوں کا باپ تم دونوں سے افضل ہے ۔ دونوں کو لئے ہوئے آپ مسجد میں تشریف لائے ۔ اپنے دونوں قدموں پر کھڑے ہو گئے اور دونوں آپ کے شانہ مبارک پر سوار تھے ۔ فرمایا اے گروہ مسلمین کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق آگاہ کروں جو نانا اور نانی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہوں ، انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ، فرمایا حسن اور حسین ہیں اور ان دونوں کا نانا ہیں رسولوں کا سردار اور خاتم الانبیاء ہوں اور ان دونوں کی نانی خدیجہ بنت خویلد ہیں جو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں (فرمایا) کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق آگاہ کروں جو باپ اور ماں کی طرف سے تمام لوگوں سے افضل ہوں ۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا حسن اور حسین ہیں ۔ ان دونوں کا باپ حضرت علی ہیں جو سب سے پہلے محمد پر ایمان لائے ہیں ۔ آپ پہلے شخص ہوں گے جن کے ساتھ میں جنت میں داخل ہوں گا ۔ قیامت کے روز میرا جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے ۔ دونوں کی ماں فاطمہ ہیں جو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں ۔ فرمایا ، کیا میں تمہیں ایسے حضرات کے متعلق آگاہ کروں جو چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہوں ۔ کہا ہاں یا رسول اللہ ! فرمایا حسن اور حسین ہیں ۔ ان دونوں کا چچا حضرت جعفر بن ابی طالب ہیں جو اپنے دونوں پروں کے ساتھ جہاں چاہتے ہیں بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے رہتے ہیں ۔ ان دونوں کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہیں جن کے گھر میں مجھے آسمان پر لے جایا گیا تھا ۔ پھر میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی (فرمایا) کیا میں تمہیں ایسے نفوس کے متعلق آگاہ کروں جو ماموں اور ممانی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے برتر ہوں ۔ انہوں نے کہا ہاں ۔ فرمایا ، حسن اور حسین ہیں ۔ فرمایا ان دونوں کے ماموں ، قاسم ، عبد اللہ اور ابراہیم ہیں اور ان دونوں کی ممانیاں زینب ، رقیہ اور ام کلثوم ہیں ۔ پھر فرمایا اے میرے اللہ ! آپ جانتے ہیں کہ حسن اور حسین جوانان بہشت کے سردار ہیں اور ان دونوں کا باپ جنت کے رہنے والوں کا سردار ہے ۔ ان دونوں کی

ماں جنت والوں کی سردار ہے۔ ان دونوں کا چچا جنت والوں کا سردار ہے۔ ان دونوں کی پھوپھی ان
دونوں کے ماموں اور ان دونوں کی مانیاں اہل جنت میں سے ہیں۔ پھر فرمایا جس نے حسن اور حسین اور
ان دونوں کے باپ کے ساتھ کینہ رکھا وہ دوزخ میں ہوگا جس شخص نے ان دونوں کو دوست رکھا، وہ
ہمارے ساتھ بہشت میں ہوگا۔"

رسول اللہ کا پنجتن پاک پہ چادر ڈالنا اور ان کے حق میں دعا کرنا

۱۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کپڑا لیا، اس کو علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین پر ڈال
دیا۔ اور خود رسول اللہ ان حضرات کے ساتھ تھے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ میں آگے بڑھی تاکہ ان حضرات کے ساتھ
(چادر میں) داخل ہو جاؤں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اپنی جگہ پہ رکی رہو۔ تمہاری بازگشت بھلائی
پہ قائم ہے"

۲۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا میرے پاس اپنے شوہر اور
اپنے دونوں بیٹوں کو لاؤ۔ آپ ان حضرات کو لے کر تشریف لائیں۔ آپ نے فدک کی بنی ہوئی
چادر ان پہ ڈال دی۔ پھر اپنا ہاتھ مبارک ان پر رکھ کر فرمایا۔ اے میرے اللہ یہ لوگ، آل محمد ہیں۔ اپنی رحمت
اور برکات محمد اور آل محمد پہ نازل فرما۔ بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ ام سلمہ نے کہا کہ میں نے چادر
کو اٹھا کر اندر داخل ہونا چاہا۔ رسول اللہ صلعم نے چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا اپنی جگہ ٹھہری رہو۔ تمہاری
بازگشت خیریت و بھلائی پہ قائم ہے۔"

۳۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے
ایک لڑکی نے عرض کیا کہ علی اور فاطمہ دروازے پر موجود ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو اس بات کی
خبر کر دی۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور دروازہ کھول دو۔ میں نے دروازے کو کھول دیا۔ علی اور فاطمہ اندر داخل
ہوئے اور دونوں کے ساتھ حسنؑ اور حسینؑ تھے۔ آپ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا
اور ان دونوں کو بوسہ دیا۔ ایک ہاتھ سے علی کو اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ کو گلے لگایا۔ علیؑ اور
کو بوسہ دیا۔ آپ نے ان پہ ان کی سیاہ چادر کا ایک پلہ ڈال کر فرمایا اے میرے اللہ! یہ میرے اہل
ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوں، دوزخ کی طرف نہ جائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا تیری بازگشت بھلائی پر قائم ہے۔

توضیح :- سدہ : دروازہ۔ اعدف : ڈالا۔ خمیصہ : سیاہ اون کی چادر

۴۔ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ اپنے باپ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک پتھر کی ہنڈیا لائیں۔
جس میں آپ نے حریرہ بنایا ہوا تھا۔ اس ہنڈیا کو تھال میں رکھ کر رسول اللہ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ
نے آپ سے کہا تمہارے چچا زاد بھائی کہاں ہیں؟ عرض کیا وہ اپنے گھر میں ہیں۔ فرمایا اس کو بلاؤ اور
اپنے دونوں بیٹوں کو بھی لاؤ۔ یہ سب حضرات آ گئے رسول اللہ نے حسن اور حسین کو اپنی گود میں
بٹھا دیا، علی کو اپنی دائیں جانب اور فاطمہ کو اپنی بائیں جانب بٹھایا۔

جناب ام سلمہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ نے میرے نیچے سے خیبری چادر کو کھینچ لیا، آپ نے چادر
کو ان پہ ڈال دیا۔ چادر کے ایک کونے کو پکڑ کر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے رب کی طرف اشارہ کر کے
فرمایا " اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست کو دور رکھ اور ان کو کما حقہ پاک و پاکیزہ
فرما۔ رسول اللہ نے یہ فقرہ تین مرتبہ دہرایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان میں سے نہیں ہوں،
اپنے ابن عم (علی) اپنی بیٹی (فاطمہ) اپنے دونوں فرزندوں (حسنین) کے حق میں دعا ختم کرنے کے
بعد مجھے فرمایا، تم بھی چادر کے اندر داخل ہو جاؤ۔"

۵۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ جناب فاطمہ نے آپ کے
لئے حریرہ تیار کیا تھا، آپ حریرہ لائیں اور آپ کے ساتھ حسنؑ اور حسینؑ بھی تھے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ
اپنے شوہر کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ حضرت علیؑ کو لائیں۔ انہوں نے حریرہ کو تناول فرمایا، رسول اللہ صلعم
نے چادر کو لے کر ان پہ ڈال دیا اور چادر کے ایک کونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اپنے
دائیں ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا۔ اے میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، میرے خاص
قرابت دار اور میرے مخصوص افراد ہیں۔ ان سے نجاست کو دور رکھ اور انہیں کما حقہ پاک و پاکیزہ بنا
پھر فرمایا میری اس سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی۔ میری اس سے صلح ہے جس نے ان
سے صلح کی۔ اور میری اس شخص سے دشمنی ہے جس نے ان سے دشمنی رکھی۔

۶۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت و
یطھرکم تطھیرا۔ میرے گھر میں نازل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ فاطمہ، حسن اور
حسین کو بلا بھیجا، یہ حضرات تشریف لائے آپ نے ان پر چادر کو ڈال کر فرمایا۔ اے میرے اللہ! یہ
میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاکی کو دور رکھ اور انہیں پوری طرح پاک و پاکیزہ فرما، میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ میں اہل بیت میں نہیں ہوں۔ فرمایا ہاں انشاء اللہ!

۶۔ ابن عمرو نے کہا ہے۔ زینب بنت ابی سلمہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی فاطمہ، حسن اور حسین پر چادر کو ڈال کر فرمایا (اے) اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ میں اور ام سلمہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ ام سلمہ رو پڑیں اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول آپ نے ان حضرات کو مخصوص کر لیا ہے۔ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا تم اور تمہاری بیٹی اہل بیت میں سے ہو۔

۷۔ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جناب فاطمہ کے گھر میں تشریف لائے۔ آپ چٹائی پر بیٹھ گئے۔ جناب فاطمہ کو اپنی دائیں جانب اور علی کو اپنی بائیں طرف، حسن اور حسین کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ واثلہ کا کہنا ہے کہ میں نے کمرے کے ایک کونے سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میں بھی آپ کے اہل سے ہوں۔ فرمایا ہاں تم اہل میں سے ہو۔

۸۔ واثلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حسن کو دائیں ران پر بٹھا کر بوسہ دیا اور حسین کو بائیں ران پر بٹھا کر بوسہ دیا۔ فاطمہ کو سامنے بٹھایا۔ پھر علی کو بلایا۔ پھر ان حضرات پر خیبری چادر کا ایک کنارا ڈال کر فرمایا اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے نجاست کو دور رکھ اور انہیں کما حقہٗ پاک و پاکیزہ بنا۔ واثلہ سے دریافت کیا گیا کہ رجس (ناپاکی) کیا چیز ہے۔ کہا اللہ کی ذات میں شک کرنے کا نام رجس ہے۔

۹۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک صبح کو رسول اللہ صلعم اس شان سے باہر نکلے کہ آپ پر بالدار سیاہ چادر پڑی ہوئی تھی۔ امام حسنؑ آئے۔ آپ نے اس کو چادر کے اندر لے لیا۔ حسینؑ آئے اس کو چادر کے اندر لے لیا۔ فاطمہ تشریف لائیں ان کو چادر کے نیچے لے لیا اور حضرت علی تشریف لائے ان کو بھی چادر کے اندر داخل کر لیا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کیا۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو واثلہ بن الاسقع سے روایت کرنے کے بعد آخر میں یہ فقرات اضافہ کئے ہیں۔ اے میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اور میرے اہل بیت ہیں۔ میں اس بات کا حقدار ہوں۔

۱۰۔ عمر بن ابی سلمہ رسول اللہ صلعم کے پروردہ سے روایت ہے کہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ جناب ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلعم نے علیؑ، فاطمہ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلا کر ان پر چادر ڈال دی تھی۔ آپ سب کی پشت کے پیچھے تھے۔ ان حضرات پر چادر ڈال کر فرمایا۔ اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاک بات کو دور رکھ اور انہیں پوری طرح ستھرا

ام سلمہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ فرمایا تم اپنی جگہ قائم رہو اور تم بھلائی پر ہو۔

۱۱۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حسنؑ اور حسینؑ علیؑ اور فاطمہ پر چادر ڈال کر فرمایا۔ اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ یہ میرے خاص افراد ہیں۔ ان سے ناپاک بات کو دور رکھ ان کو ہر طریقے سے پاک و پاکیزہ فرما۔ ام سلمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ان میں شامل ہو جاؤں؟ فرمایا تمہاری بازگشت بھلائی کی طرف ہے۔

۱۲۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا۔ میری اس سے جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی۔ میری اس سے صلح ہے جس سے تم نے صلح کی۔

۱۳۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ پانچ اشخاص رسول اللہ صلعم۔ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔

اللہ کے حمد اور احسان کے ساتھ کتاب ذخائر العقبیٰ مؤلفہ امام اجل، امجد اوحد فاضل کامل محب الدین ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم طبری، آملی، شافعی، امام حرم مکہ شریفہ زاد باللہ شرفاً ختم ہوئی۔ تحریر کردہ احادیث کو میں نے اس کتاب سے نقل کیا ہے اور ان احادیث کو چھوڑ دیا ہے۔ جو صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ صحاح ستہ ہی سے میں نے احادیث کے اختصار کے طور پر نقل کیا ہے۔

فضائل اہل بیت میں ستر مناقب

حدیث ۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی کتاب کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ پانچ باتوں سے انسان کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ جہالت پر قانع رہنا، دنیا پر حریص ہونا، نیکی حاصل کرنے میں کنجوسی کرنا۔ ریا کاری سے عمل کرنا اور اپنی رائے کو مرجع جاننا۔"

---

(۱) اس مقام پر شیخ قندوزی بلخی شافعی مؤلف کتاب ینابیع المودۃ نے ایک رسالہ نقل کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے "المناقب السبعون فی فضائل اہل البیت" اس رسالہ کے شروع میں ایک (باقی اگلے صفحہ پر)

حدیث ۲ : جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عز وجل ہر دن علی بن ابی طالب کے ذریعہ مقرب فرشتوں سے فخر ومباہات کرتا ہے۔ حتیٰ کہ کہتا ہے۔ اے علی تمہیں مبارک ہو۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا تمام اعمال سے چار اعمال نہایت دشوار ہیں (۱) غصہ کے وقت معاف کرنا (۲) تنگی کے وقت سخاوت کرنا (۳) تنہائی میں پاک دامن رہنا (۴) حق بات اس شخص سے کہنا جس سے کسی قسم کا ڈر ہو۔ اس سے کوئی اُمید وابستہ ہو۔

حدیث ۳ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے سلمان سے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے دریافت کرو کہ آپ کے وصی کون ہیں۔ سلمان نے آپ سے دریافت کیا۔ فرمایا اے سلمان میرے وصی، میرے وارث، میرے قرض کو ادا کرنے والے اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہٗ ہیں۔

فرمان علی: اہل خیر سے مل جاؤ تاکہ تمہارا شمار انہیں لوگوں میں سے ہو۔ اہل شر سے جدا رہو۔ ان سے پوری طرح جدائی اختیار کرو۔"

حدیث ۴ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہٗ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کی لڑائی کے روز فرمایا۔ میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتا ہے وہ بغیر فتح کئے واپس نہ ہوگا۔

فرمان علی:۔ دنیا میں بہتری چیز صرف وہ ہے جو تمہارے لئے تمہارے ٹھکانے کی اصلاح کرے۔

حدیث ۵ : عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب میرے اہل بیت کے کسی آدمی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ خدا کی قسم آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو گا حتیٰ کہ ان کو اللہ تعالیٰ اور میری قرابت داری کی وجہ سے دوست رکھے۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ :۔ تیرا بھائی تیرے ساتھ برائی کرنے کی نسبت نیکی کرنے سے زیادہ مضبوط نہیں ہوگا وہ اپنے نقصان میں کوشش کرے گا اور تجھے فائدہ دے گا۔ اور اس شخص کا بدلہ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ جو تجھے خوش کرے تو اس کے ساتھ برائی کرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مختصر سا خطبہ بھی ہے۔ رسالہ کے مؤلف کا نام تحریر نہیں کیا کہ یہ ذخیرہ کس جلیل القدر عالم نے تحریر کیا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ اس رسالہ کے مؤلف کا نام معلوم ہو جائے۔ لیکن میری تمام کوششیں ساحل مراد تک نہ پہنچ سکیں۔ ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہٗ

حدیث ۶ : عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا۔ اے علی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ مخلوقات میں سے ایسی زینت کے ساتھ کسی کو مزین نہیں کیا۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ دنیا سے پرہیزگاری، تمہیں ایسا بنایا کہ تم دنیا سے کوئی چیز نہ لوگے اور نہ دنیا تم سے کوئی چیز لے گی۔ تمہیں غرباء کے ساتھ دوستی کرنا درلیعت کیا۔ وہ لوگ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں اور تم ان سے ماننے والوں کے طور پر راضی ہو۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : جس نے زمانہ پر بھروسہ کیا۔ زمانہ نے اس سے خیانت کی، جس نے اس کی عزت کی زمانہ نے اس کی توہین کی۔

حدیث ۷ : عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جناب فاطمہ سے فرمایا۔ اے فاطمہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ عز وجل نے اہل زمین پر نگاہ انتخاب ڈالی تو تیرے باپ اور تیرے شوہر کو منتخب کیا۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : کرامت پرہیزگاری میں، بلندی انکساری میں، سچائی مروت میں، فتح مندی صبر میں، تونگری قناعت میں، آرام پرہیزگاری میں، خیر وعافیت خاموشی میں ہے۔

حدیث ۸ : بریدہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے علی میرے وصی اور وارث ہیں۔"

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : عقلمند کا سینہ اس کے راز کا صندوق ہے۔ ہشاش بشاش رہنا محبت کی رسی ہے اور شک کرنا عیوب کی قبر ہے۔"

حدیث ۹ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : جو شخص اپنے نفس سے راضی ہو گیا۔ اس نے اپنے لئے ناراض ہونے والے بہت پیدا کر لئے۔

حدیث ۱۰ : عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا اے میرے اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : جب دنیا کسی شخص کے موافق ہوتی ہے تو اس شخص کو دوسروں کی خوبیاں عطا کر دیتی ہے اور جب دنیا کسی شخص سے منہ موڑ لیتی ہے تو اس شخص کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔"

حدیث ۱۱ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک روز فرمایا علی کے دروازے

کے سوا ان تمام دروازوں کو بند کر دو ، اس بارے میں ایک شخص نے بات کی تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہو گئے ۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے علی کے دروازے کے سوا ان دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ تمہارے کہنے والے نے اس بارے میں بات چیت کی ہے ۔ خدا کی قسم میں نے نہ کسی چیز کو بند کیا ہے اور نہ کسی چیز کو کھولا ہے ۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے

ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا) اللہ نے تمہارے دروازوں کو بند کر دیا ہے ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ ۔ لوگوں سے اس قدر گھل مل جاؤ کہ اگر تم مر جاؤ تو وہ تم پر گریہ کریں ۔ اگر تم غائب ہو جاؤ تو تم پر انگشت نمائی نہ کریں ۔

حدیث ۱۲ ۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عنقریب میرے بعد فتنہ رونما ہو گا ۔ اگر یہ بات واقع ہو جائے تو علی بن ابی طالب کو لازم پکڑنا ۔ آپ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ ۔ تمام لوگوں سے لاچار آدمی وہ ہے جو احباب بنانے سے قاصر رہا ہو اور اس سے عاجز وہ شخص ہے جس نے دوست کو پانے کے بعد کھو دیا ۔

حدیث ۱۳ ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دو لشکر روانہ کئے ایک لشکر پر علی کو سالار بنا کر بھیجا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو ۔ فرمایا ۔ اگر تمہاری آپس میں ملاقات ہو جاتے تو علی لوگوں کے امام ہیں ۔ اگر تم جدا ہو جاؤ تو ہر ایک اپنے لشکر کا سالار ہے ۔ ہماری ملاقات بنو زبیدہ کے ساتھ ہو گئی ہم نے آپس میں جنگ کی ہم ان پر کامیاب ہو گئے ۔ ہم نے ان کو قید کر لیا ۔ علی نے ایک قیدی کو اپنے لئے چن لیا ۔ خالد نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روانہ کیا تاکہ میں جا کر آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دوں ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں جس مقصد کی خاطر بھیجا گیا تھا میں نے اس کو انجام دے دیا ہے ۔ فرمایا تم لوگ علی کے در پے نہ ہو جاؤ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد میرے ولی اور میرے وصی ہیں ۔"

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : رعب و دبدبہ ناکامی کا باعث ہوتا ہے ، حیا محرومی کا سبب ہوتا ہے ۔ آرام و فرصت کے اوقات بادل کی طرح گزر جاتے ہیں ۔ اچھے آرام اور فرصت کے وقت بھی مستعد رہو ۔

حدیث ۱۴ : داؤد بن بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ صدیق تین آدمی ہیں ایک حبیب نجار جو مومن آل یسین ہیں (دوسرے) حزقیل جو مومن آل فرعون ہیں (تیسرے) علی بن ابی طالب ہیں جو ان سے افضل ہیں ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : بڑے گناہوں کا کفارہ یہ ہے ستم رسیدہ کی امداد کرنا اور مصیبت زدہ کی تکلیف

کو دور کرنا ہے ۔

حدیث ۱۵ : وہب بن صفی بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں قرآن کے نازل ہونے کے وقت جہاد کرتا ہوں اور علیؑ قرآن کی تفسیر کی خاطر جہاد کریں گے ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : جب تو دیکھے کہ تیرے رب کی نعمتوں کا تم پر پے در پے نزول ہو رہا ہے تو اپنے رب سے خوف رکھو ؟

حدیث ۱۶ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی کو پانچ ایسی فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ مجھے اللہ عز و جل کے سامنے سہارا دیں گے ۔ حتیٰ کہ اللہ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے گا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرا جھنڈا حمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا ۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ میرے حوض پر کھڑے ہوں گے ۔ میری امت کے جس آدمی کو پہچانیں گے اس کو پانی پلائیں گے ۔ چوتھی بات یہ ہے کہ میری شرمگاہ کو پوشیدہ کریں گے ۔ اور مجھے اللہ عز و جل کے سپرد کریں گے ۔ پانچویں بات یہ ہے کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی بات کا خوف نہیں ہے ۔ بیاہ ہونے کے بعد زانی ہو جائیں گے اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : ۔ جو بات آدمی اپنے دل میں پوشیدہ رکھتا ہے وہ اس کی زبان کے انداز اور اس کے چہرے کے آثار سے ظاہر ہو جاتی ہے ۔"

حدیث : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابوبکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ انصاف کرنے میں برابر ہیں ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : جس شخص نے بردباری کو اپنا شعار بنایا وہ لوگوں میں پسندیدہ زندگی بسر کرتا ہے ۔ جہالت کی وجہ سے جس کے جھگڑے زیادہ ہو جاتے ہیں وہ حق بات سے اندھا ہو جاتا ہے ۔

حدیث ۱۸ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ۔ وہ میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں ۔

فرمان علی کرم اللہ وجہہ : جو شخص بھٹک گیا اس کے نزدیک نیکی برائی بن جاتی ہے اور برائی نیکی ہو جاتی ہے ۔ وہ گمراہی کے نشے میں مدہوش ہو جاتا ہے ۔

حدیث ۱۹ : جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ، آسمانوں اور زمین کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ اور علی اس کے بھائی ہیں ۔"

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : نیکی کرنے والا نیکی سے افضل ہوتا ہے۔ برائی بجالانے والا برائی سے بُرا ہوتا ہے۔

حدیث ۲۰ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ عزوجل نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت میں قرار دی ہے۔ اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی پشت میں قرار دیا ہے۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : تمہیں بے وقوف کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ وہ تمہیں نفع پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن نقصان دیتا ہے۔ اور جھوٹے آدمی کی صحبت سے بچنا چاہیئے کیونکہ وہ سراب کی مانند ہے دُور والی چیز کو تمہارے قریب کرے اور قریب کو تم سے دور کرے گا۔

حدیث ۲۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے جنگ تبوک کی طرف جاتے وقت فرمایا۔ علی کے سوا آپ کے ساتھ لوگ جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت علی رو پڑے، رسول اللہ نے فرمایا اے علی، تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور میرے لئے جانا اس صورت میں ممکن ہے کہ تم میرے خلیفہ ہو۔"

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ :- احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ اور عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔

حدیث ۲۲ : جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علی کا بازو پکڑ کر فرمایا۔ یہ نیکو کاروں کے امام اور بدکاروں کے قاتل ہیں۔ اس کو چھوڑ دیا گیا ہے، جس نے اس کو چھوڑ دیا اس کی مدد کی گئی ہے، جس نے اس کی مدد کی پھر آپ نے آواز کو پھیلا کر فرمایا میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے دروازے کے پاس آئے۔"

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ :- وہ برائی جو تمہیں تکلیف دے وہ اللہ کے نزدیک اس نیکی سے اچھی ہے جو تجھے تکبر میں ڈال دے۔

حدیث ۲۳ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالبؑ کا حق اس اُمت پر اس قدر ہے جس قدر باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : شفاعت کرنے والا مقصد حاصل کرنے والے کا بازو ہوتا ہے۔ اور مال خواہشات کی بنیاد ہے۔

حدیث ۲۴ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس

قول کے بارے میں فرمایا فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون۔ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ آپ میرے بعد ناکثین، مارقین اور قاسطین سے انتقام لیں گے۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ : "ضرورت کا ختم کر دینا ضرورت کے پورا کرنے سے آسان ہے۔

حدیث ۲۵ : سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رازدار ہوتا ہے اور میرے رازدار علی بن ابی طالب ہیں۔

فرمان علی کرم اللہ وجہٗ۔ جب عقل مکمل ہو جاتی ہے تو گفتگو کم ہو جاتی ہے۔

حدیث ۲۶ : سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے بعد علی بن ابی طالب میری اُمت میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔ دوستوں کا نہ ہونا مسافرت ہے (عالم سفر میں آدمی تنہا ہوتا ہے دوستوں کے بغیر بھی یہی حالت ہوتی ہے)۔

حدیث ۲۷ : سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم سے پہلے پہل میرے پاس حوض پر آنے والے اور تم سے پہلے اسلام لانے والے علی بن ابی طالب ہیں۔

علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔ تھوڑی بخشش کرنے سے نہ شرماؤ۔ کیونکہ محروم کرنا اس سے زیادہ کم ہے۔"

حدیث ۲۸ : حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی بن ابی طالب لوگوں میں اس طرح ہیں جس طرح (سورہ) قل ہو اللہ قرآن میں موجود ہے۔

علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا :- آدمی کا نفس اپنی موت کی طرف چلتا ہے

حدیث ۲۹ : ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی میرے بعد جس چیز کو لے کر میں بھیجا گیا میرے علم کا دروازہ ہیں۔ میری امت سے صاف صاف بیان کرنے والے ہیں۔ اس کی محبت ایمان اس سے کینہ رکھنا نفاق، اس کی طرف دیکھنا مہربانی اور اس کی مودت عبادت ہے۔"

علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا گھٹیا علم وہ ہے جو زبان پر رک جائے اور بلند ترین علم وہ ہے جو اعضا و جوارح سے ظاہر ہو۔"

حدیث ۳۰ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔"

علی کرم اللہ وجہٗ نے۔ فرمایا (اللہ کے ساتھ) یقین کی نیند اس نماز سے بہتر ہے جو شک کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔

حدیث ۳۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو نبی گزرا ہوا ہے اس کی نظیر میری امت میں موجود ہے۔ ابوبکر ابراہیم کی نظیر ہیں۔ عثمان ہارون کی نظیر ہیں۔ اور علی بن ابی طالب میری نظیر ہیں۔

علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اپنے دین کی کوئی چیز اپنی دنیا کی اصلاح کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی چیز کا دروازہ کھول دے گا۔ جو دنیا سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔

حدیث ۳۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی بن ابی طالب جنت میں اس طرح ظاہر ہوں گے جس طرح صبح کا ستارہ دنیا والوں کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔

علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ بہت سے [illegible] عالم [illegible] کو [illegible] نے قتل کر دیا۔ اور اس کا علم اس [illegible]

حدیث ۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا ہونا نہ ہونا ہوگا۔ صحت مند ہونے کے باوجود بیمار رہے گا اور جس چیز سے منع کرے گا وہ چیز اس کو دی جائے گی۔

حدیث ۳۴: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے فرمایا اے علی اللہ عزوجل نے تیری شادی فاطمہ سے کر دی ہے اور اس کا حق مہر زمین کو مقرر کیا ہے۔ جو شخص تیرے ساتھ کینہ رکھ کر زمین پر چلے گا۔ اس کا چلنا حرام ہوگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ ان دونوں کاموں میں فرق ہے ایک کام ایسا ہوتا ہے کہ جس کی لذت چلی جاتی ہے لیکن اس کا ثواب باقی رہتا ہے۔

حدیث ۳۵۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جس شخص کو قیامت کے دن لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے جن کو ان کی خُلت کی وجہ سے لباس پہنایا جائے گا میں ہوں گا، مجھے میری صفوت کی وجہ سے لباس پہنایا جائے گا۔ پھر علی بن ابی طالب ہوں گے میرے اور ابراہیم کے درمیان شان و شوکت کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے کنجوس پر تعجب ہوتا ہے وہ غربت کے طلب کرنے میں جلدی کرتا ہے حالانکہ وہ غربت سے بھاگتا ہے۔ تونگری کو ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ تونگری کو تلاش کیا ہے۔ دنیا میں فقیر کی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں اسے امیروں کی طرح حساب دینا پڑے گا۔

حدیث ۳۶: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں علم کی ترازو ہوں۔ علی [illegible]

ہیں حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈوریاں ہیں۔ فاطمہ اس کی ڈنڈی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اپنے نزدیک اللہ تعالیٰ کو بڑا جان۔ مخلوق تیری نگاہ میں کم تر معلوم ہوگی۔"

حدیث ۳۷: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں اور علی ایک درخت سے پیدا کئے گئے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اگر تو اپنی خوراک سے زیادہ کمائے گا۔ تو تو اس بارے میں دوسرے آدمی کا خزانچی ہے۔

حدیث ۳۸۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بنو اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے طہارت کو اس لئے اٹھا لیا تھا کہ ان کی رائے انبیاء کے متعلق بُری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ان لوگوں سے طہارت کو منع کیا ہے جو علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سخاوت عزت کی محافظ ہے، بردباری بے وقوف کے لئے باعث ملامت ہے۔ استغنا فقر کی زینت ہے۔

حدیث ۳۹: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی کو مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ چار چیزیں اگر کم بھی ہوں تو بہت ہیں۔ فقیری۔ درد، دشمنی اور روگ۔

حدیث ۴۰: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی بن ابی طالب دین کا دروازہ ہیں جو اس کے اندر داخل ہوا وہ مومن تھا جو اس سے نکل گیا وہ کافر تھا۔

حضرت علی کرم وجہہ نے فرمایا۔ حالات بدلنے سے لوگوں کے جواہرات کھلتے ہیں۔

حدیث ۴۱: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر لوگ علی بن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا عقلوں کے پچھڑنے کی جگہ لالچ کے چمکنے کے نیچے کی جگہ ہے۔

حدیث ۴۲: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس شخص سے کہہ دو جس نے علی کو دوست رکھا وہ جنت کے داخل ہونے کے لئے تیار رہو جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ نیک انسان کا زیادہ فضیلت والا وہ عمل ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز عیب وغیرہ جانتا ہے تو اس سے چشم پوشی کرتا ہے۔

حدیث ۴۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ علی کو پیدا نہ کرتا تو فاطمہ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ زیادہ خاموشی سے رعب و دبدبہ ہوتا ہے۔ انصاف کرنے سے لوگ زیادہ آتے ہیں۔ بنیکی کرنے سے قوت بڑھتی ہے۔ انکساری کرنے سے نعمت مکمل ہوتی ہے۔

حدیث ۴۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ عورتوں کی اچھی عادتیں فخر کرنا، بزدلی اور کنجوسی ہے اور یہ عادتیں مردوں کے لئے بُری ہیں۔

حدیث ۴۵: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ علی اور اس کے شیعہ قیامت کے روز کامیاب اور کامران ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس شخص نے چغلخور کی بات مان لی اس نے دوست کو ضائع کر دیا۔

حدیث ۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی کا ذکر عبادت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ ڈر۔ اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے اور اللہ کے درمیان پردہ حائل کر۔ اگرچہ باریک ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث ۴۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ دانائی دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے علی کو نو حصے عطا کئے گئے ہیں اور لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب جواب کی بھیڑ ہو جاتی ہے تو ٹھیک بات کم ہوتی ہے۔

حدیث ۴۸: عمار بن یاسر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے اس بات کی وصیت کی گئی ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا اس نے علی بن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں میری تصدیق کی ہے۔ جس نے اس سے دوستی رکھی اس نے مجھ سے دوستی قائم کی اور جس نے مجھ سے دوستی قائم کی تو اس نے اللہ سے دوستی رکھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر چیز عام حاصل ہونے لگے تو اس کی خواہش کم ہونے لگتی ہے۔

حدیث ۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب معراج کی رات مجھے لے جایا گیا تو آسمان پر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے انبیاء کو جمع کر دیا تھا۔ اللہ نے مجھے وحی کی تھی کہ اے محمد ان سے سوال کرو کہ تم کس غرض کے لئے بھیجے گئے ہو انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کی گواہی کے لئے کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور وہ ایک اکیلا ہے۔ تیری نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت کے اقرار کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب تمہیں افلاس گھیرے تو اللہ تعالیٰ سے صدقہ دے کر تجارت کرو۔

حدیث ۵۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی یہ آیت نازل ہوئی انما انت منذر و لکل قوم ھاد، رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی ہدایت کرنے والے ہیں اے علی تیرے ذریعے ہدایت یافتہ ہدایت پائیں گے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ بادشاہ کا مصاحب شیر پر سواری کرنے والے کی مانند ہے۔

حدیث ۵۱: ابوسعید اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت وقفوھم انھم مسئولون کے متعلق فرمایا کہ لوگوں سے علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آج کے روز آنے والے دن کی فکر کو اپنے آپ میں جگہ نہ دیں۔ اگر تیری عمر باقی رہی اور وہ فکر تمہارے دامنگیر ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں تمہارے لئے رزق مہیا کریگا

حدیث ۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ محمد میرے بندے اور رسول ہیں میں نے علی بن ابی طالب کے ذریعہ اس کی تائید کی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ تمہارے دوست تین شخص ہیں۔ ایک تمہارا دوست، تمہارے دوست کا دوست اور تمہارے دشمن کا دشمن اور تمہارے دشمن بھی تین شخص ہیں۔ تمہارا دشمن، تمہارے دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست"

حدیث ۵۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کب کہا گیا تو اس کے فضائل کا ہرگز انکار نہ کرتے۔ آپ کا نام امیرالمومنین تب پڑا جب آدم روح اور جسم کے منازل طے کر رہے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو ارواح نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے کہا میں تمہارا رب ہوں۔ محمد تمہارے نبی ہیں۔ اور علی تمہارے امیر ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ مسکین رسول اللہ صلعم ہیں جو شخص آپ سے الگ رہا اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو الگ رکھا۔

حدیث ۵۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے پاس جبرائیل سبز کاغذ لائے جس پر سفیدی کے ساتھ یہ عبارت تحریر تھی۔ میں نے علی بن ابی طالب کی محبت اپنی مخلوق پر فرض قرار دی ہے۔ یہ بات لوگوں تک پہنچا دو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا لوگ دنیا کے بیٹے ہیں آدمی کو اپنی ماں سے محبت کرنے کے بارے

میں ملامت نہیں کی جاسکتی۔

حدیث ۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ان کلمات کے بارے میں جو آدم کو عطا کیے گئے اور جن کی بدولت آدم کی توبہ قبول کی گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا آدم نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا واسطہ دیکر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ دلوں کے لئے اچھے اور بُرے دونوں اوقات آتے ہیں۔ اگر اچھا وقت آجائے تو نماز نافلہ پڑھا کرو۔ اگر برا وقت آجائے تو فرائض کی ادائیگی سے اس پر قابو پاؤ۔

حدیث ۵۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک۔ براء نے کہا کہ غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ صلعم نے علی کے فضائل کی تبلیغ کی تھی۔ رسول اللہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور کہا جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں۔ عمر نے کہا اے علی تمہیں مبارک باد ہو۔ آپ میرے اور ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کے مولا ہو گئے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو نگروں کے مال میں غرباء کی روزی مقرر کی ہے۔ اگر کوئی غریب بھوکا رہ جاتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غنی نے اسے بھوکا رکھا ہے۔ اس بات کے متعلق اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرے گا۔"

حدیث ۵۷: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو علی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا میں اور یہ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ آپ کے چہرے کا پانی جامد ہے۔ سائل اس کو ٹپکاتا ہے۔ دیکھو کون شخص اس کو ٹپکاتا ہے۔

حدیث ۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ میں قریش کے جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں رسول اللہ صلعم بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران میں (آسمان سے) ایک ستارہ ٹوٹا۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے گھر میں یہ ستارہ اُترا ہے۔ وہ میرے بعد میرے وصی ہیں۔ لوگ اُٹھے اور اُنہوں نے جاکر دیکھا کہ ستارہ علی کے گھر میں اُتر چکا تھا۔ ان لوگوں نے کہا (یا رسول اللہ) آپ علی کے بارے میں (معاذ اللہ) گمراہ ہو گئے ہیں۔ یہ آیت نازل ہوئی والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی قسم ہے اس ستارے کی جو ٹوٹا تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بھٹکا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا دین چار اشخاص سے قوام پذیر ہوتا ہے۔ عالم جو اپنے علم کو استعمال کرتا ہو، جاہل جو برابر علم کی تحصیل میں مصروف ہو۔ سخی جو اپنی سخاوت کو کافی نہ سمجھتا ہو اور فقیر جو دنیا کے عوض میں اپنی آخرت

کو نہ بیچتا ہو۔"

حدیث ۵۹۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی بن ابی طالب سے محبت رکھنا ایک نیکی ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور آپ سے بغض رکھنا ایک برائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا بخل ایک ایسی مہار ہے جس سے ہر برائی کھینچی جاتی ہے۔

حدیث ۶۰۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت ومن عندہ علم الکتاب کے بارے میں روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے علی بن ابی طالب مراد ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جب تک تم بات نہ کرو بات تیری رسی میں بندھی ہے۔ جب تم بات کرو گے تو اب تم بات کی رسی میں جکڑ جاؤ گے۔ اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کر جس طرح اپنے سونے کی حفاظت کرتا ہے۔

حدیث ۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول آپ ہمارے لئے خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر میں اپنے بعد تم پر خلیفہ مقرر کروں تم میرے خلیفہ کی نافرمانی کرو گے تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔ پھر فرمایا اگر تم خلافت کا اہل ابوبکر کو بناؤ گے تو اس کو دین کے بارے میں مضبوط اور جسم کے بارے میں کمزور پاؤ گے۔ اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو دین کے بارے میں مضبوط پاؤ گے اور جسم کے بارے میں بھی۔ اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے، حالانکہ تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے تو اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی ذلت اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا میں رہ کر اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور دنیا کو چھوڑ کر ہی نعمات الہی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

حدیث ۶۲: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے دوستوں کو آگ سے آزاد کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ لوگوں کے عادات اختیار کرنے سے ان کے شر سے امن مل جاتا ہے۔

حدیث ۶۳: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری مثال اور میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جس طرح کھجور کا درخت ٹیلہ پر پیدا ہو گیا ہو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جس شخص نے چھوٹی مصیبتوں کو بڑا جانا اللہ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر

دیتا ہے۔

حدیث ۶۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آل محمد سے ایک دن محبت رکھنا سال کی عبادت کرنے سے افضل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ وہ چیز جو تمہیں حاصل ہو رہی ہو اس سے روگردانی کرنا تمہارے حصہ کا نقصان ہے اور اس چیز کی رغبت کرنا جو تجھ سے منہ موڑ رہی ہو تیرے نفس کی ذلت کا باعث ہے۔

حدیث ۶۵: ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہم لوگ اہل بیت ہیں۔ ہمارے لئے اللہ تعالے نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا وہ چیز جو تمہارے ہاتھ میں موجود ہے، دنیا میں تجھ سے پہلے بھی اس کے اہل موجود تھے اور تیرے بعد اور لوگوں کے پاس چلی جائے گی۔ تم دو آدمیوں کے لئے مال جمع کرتے ہو۔ ایک وہ آدمی جس کے لئے تم مال جمع کرتے ہو اس مال کو اللہ کی اطاعت میں خرچ کیا۔ جس بات نے تو نے اس کو بدبخت بنایا تھا وہ اسی میں نیک بخت ہو گیا یا ایک اور آدمی ہے اس نے اس مال کو اللہ کی نافرمانی میں صرف کیا۔ جو چیز تم نے اس کے لئے جمع کی تھی وہ اسی میں بدبخت ہو گیا۔ یہ دونوں آدمی اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ ان کو اپنی ذات پر ترجیح دے اور اپنی پشت پر سوار کرے۔ یہی خیال کرو کہ جو شخص چلا گیا اس پر اللہ کی رحمت ہو اور جو زندہ رہ گیا ہے اس کو اللہ رزق دے گا۔

حدیث ۶۶: ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال تم میں باب حطہ کی مانند ہے جو اس سے داخل ہوا تھا اس کو بخش دیا گیا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا زمانہ صرف دو دن ہے۔ ایک دن تیرے حق میں ہوتا ہے اس دن جو چیز تمہیں ملنی ہوتی ہے وہ تمہاری کمزوری کے باوجود تم کو مل کر رہے گی اور وہ دن جو تمہارے خلاف ہوگا اس کے نقصان کو تم اپنی قوت کے باوجود دفع نہیں کر سکو گے۔"

حدیث ۶۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے اپنے اہل بیت کے بارے میں اپنے رب سے سوال کیا کہ ان میں سے کوئی فرد آگ میں داخل نہ ہو۔ اللہ نے میرے سوال کو قبول کر لیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تم غیر کے غلام نہ بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے۔ کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے مگر شر اور مصیبت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور کوئی ایسی کشائش نہیں ہے مگر تکلیف کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

حدیث ۶۸: ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے لوگو! میں نے تم میں

دو گرانقدر چیزیں بطور خلیفہ کے چھوڑی ہیں۔ اگر تم ان کو پکڑو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے وہ کتاب خدا ہے جو رسی کی طرح آسمان سے لے کر زمین تک کھنچی ہوئی ہے اور دوسری میری اولاد ہے وہ میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تیرے خاموش رہنے سے جو نقصان ہو گا اس کی تلافی بہت آسان ہے بہ نسبت اس تلافی کے جو تیرے بولنے سے لاحق ہوتی ہو تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ وہ تھوڑی سی چیز جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مل جائے وہ اس زیادہ چیز سے زیادہ مکرم اور معظم ہے جو مخلوق سے ملے۔

حدیث ۶۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا معرفة آل محمد براۃ من النار آل محمد کی معرفت آگ سے برات کا باعث ہے۔ وحب آل محمد جواز علی الصراط اور آل محمد کی محبت پل صراط سے گزرنے کا ٹکٹ ہے۔ والولایۃ لآل محمد امان من العذاب آل محمد کی ولایت عذاب سے امان کا باعث ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر تم اس چیز کے لئے واویلا کرتے ہو جو تجھ سے ضائع ہو گئی ہے تو ان تمام چیزوں کے لئے جزع و فزع کر جو تجھے حاصل نہیں ہوئی اور یہی خیال کر کہ جو چیز تھی وہ نہ تھی، اور ایک جیسے ہوتے ہیں۔

حدیث ۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تمام باغات قلم ہو جائیں اور تمام سمندر سیاہی ہو جائیں اور تمام جنات حساب کرنے بیٹھ جائیں اور تمام انسان لکھنے لگ جائیں یہ سب لوگ فضائل علی کا شمار نہیں کر سکیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا، تم اس شخص کی مانند نہ ہو جاؤ جو عمل کے بغیر آخرت کا طلبگار رہو۔ بڑی بڑی امیدیں وابستہ کئے ہوئے توبہ کی خواہش رکھتا ہو۔ دنیا کے متعلق دنیا سے نفرت کرنے والوں کی طرح بات چیت کرے اور اس کا عمل دنیا کے چاہنے والوں کی طرح ہو۔ اگر اس کو دنیا کی کوئی چیز مل جائے تو اس سے سیر نہ ہو۔ اگر دنیا کی کوئی چیز نہ ملے تو اس پر قناعت نہ کرے۔ جو چیز اس کو مل جائے اس کے شکر کرنے سے درماندہ ہو اور زیادہ لینے کا خواہش مند ہو۔ جس چیز کو خود چاہتا ہو اس سے منع کرے اور خود باز نہ آئے۔ اس کام کا حکم دے جس کو خود بجا نہ لائے۔ نیک لوگوں کی دوستی کا دم بھرے۔ اور ان کے عمل کے موافق عمل نہ کرے۔ گنہگاروں سے بغض رکھے۔ حالانکہ خود انہیں میں سے ایک ہو۔ موت کو مکروہ تصور کرے۔ اگر بیمار پڑ جائے تو ندامت شروع کر دے۔ اگر ٹھیک ہو جائے تو لہو و لعب میں مصروف

ہو جائے۔ اگر خیر و عافیت سے ہو تو اپنے کو برا تصور کرے۔ اگر کسی امتحان میں پھنس جائے تو مایوس ہو جائے۔ ا[گر]
کے گمان پر اس کا نفس غالب آ جائے اور نفس جس عادت پر قائم ہے۔ اس پر غلبہ حاصل نہ کرے۔ اپنے
گناہ سے اپنے غیر سے خوف کھائے۔ اپنے کام سے زیادہ کا طلبگار ہو۔ اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچ جا[ئے]
تو بیقرار ہو کر دعا طلب کرے۔ اگر اس کو خوش حالی لاحق ہو جائے تو اکڑتا پھرے۔ اگر غنی ہو جائے تو اپنے
باہر اور دیوانہ ہو جائے۔ اگر محتاج ہو جائے تو مایوس ہو جائے اور کمزور ہو جائے۔ عمل میں کوتاہی کر[ے]
سوال میں زیادتی کرے۔ عبرتناک باتیں بیان کرے۔ اور خود عبرت حاصل نہ کرے۔ نصیحت کر[نے]
میں زیادتی کرے۔ لیکن نصیحت حاصل نہ کرے۔ بات کا دھنی ہو اور عمل کا لنگڑا ہو، جو چیز فنا
ہو اس پر سخت حساب لے اور جو باقی ہو اس سے درگزر کرے۔ ایک بکری (زکوٰۃ کی) کو تاوان تصو[ر]
اور تاوان کو مال غنیمت خیال کرے۔ موت سے ڈرے اور مرے ہوئے کے پاس نہ جائے۔ غیر کے
کو بڑا سمجھے۔ اس سے جو زیادہ صادر ہو اس کو کم خیال کرے۔ اپنی اس اطاعت کو زیادہ تصور کرے
وہ غیر کی جانب سے ہو تو اس کو حقیر سمجھے۔ لوگوں کو طعنہ دے اور اپنے نفس سے غافل ہو۔
ساتھ ذکر میں مشغول ہونے سے اس کے نزدیک غنی لوگوں کے ساتھ بیہودہ باتوں میں مصروف ہونا
ہو۔ اپنے نفس کے لئے غیر سے بات منوا لے اور اپنے نفس سے غیر کے لئے بات نہ منوا سکے اور
کو ہدایت کرے اور خود گمراہ ہو، دوسرے وعدہ وفائی کا مطالبہ کرے۔ اور خود وعدہ وفا نہ کرے۔ لوگ[وں]
رب سے ڈرائے اور لوگوں کو اذیت دینے میں اپنے رب سے نہ ڈرے۔

کتاب مودة القربیٰ

مؤلفہ قدوۃ العارفین مولانا و مقتدانا امیر سید علی بن شہاب ہمدانی قدس اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بہترین نعمات کا الہام کیا اور مجھے جامع فضائل اور
اور کرم اپنے حبیب کے ساتھ مودت رکھنے کا الہام کیا۔ یہ وہ ذات ہے جس کو تمام امتوں پر
رسول بنا کر بھیجا۔ یہ ذات گرامی عربی کی ہے صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ

فی القربیٰ (اے محمد) ان سے کہہ دو میں تم سے اجر رسالت کا کوئی سوال نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ میرے
قرابتداروں سے محبت کرو۔ اور مجھے اللہ کی محبت کی وجہ سے دوست رکھو اور میری محبت کی
وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ جب آل نبی صلعم کی مودت و محبت کے بارے میں قیامت
کے روز سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ آپ اپنی قوم سے اپنے
قرابتداروں کی محبت کے سوا اور کسی چیز کا سوال نہ کریں۔ اور یہ بات محبت رکھنے والوں کی
نجات کا سبب ہو گی۔ اور یہ امر محمد صلعم اور آپ کی آل علیہم السلام تک پہنچنے کا موجب ہو گا۔
چنانچہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جس قوم کو محبوب رکھا اس کا حشر اس قوم کے زمرہ
میں ہو گا۔ نیز فرمایا آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس کو اس نے دوست رکھا۔ طریق وصل اور منہج
قبول کے طالب پر واجب ہے کہ وہ محبت رسول اور مودت اہل بیت بتول کو طلب کرے اور یہ باتیں
فضائل آل محمد علیہم السلام کی معرفت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ ان چیزوں کا انحصار آنحضرت علیہ السلام
کی ان احادیث پر ہے جو ان حضرات کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ علماء اور فقہاء نے فضائل میں کافی
تعداد میں احادیث جمع کر دی گئی ہیں۔ لیکن اہل بیت علیہم السلام کے فضائل بہت کم جمع کیے گئے
ہیں۔ اسی بنا پر میں گنہگار فقیر علی بن شہاب ہمدانی نے (اللہ نے اس کے اعمال کو درست کیا۔ اور
اس کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے قرب اور رضامندی کا موجب ہو گی) اہل بیت کے فضائل
میں جو کچھ وارد ہوا تھا ایک مختصر کتاب تحریر کی۔ جس کا نام مودۃ القربیٰ اور اہل العبا ہے۔ اللہ کی ذات
سے امید ہے کہ اس کو ان حضرات تک پہنچنے کا میرا وسیلہ قرار دے اور ان حضرات کے سبب سے
میری نجات ہو جائے۔ میں نے اس کتاب کو چودہ مودت پر تقسیم کیا ہے۔ محمدؐ اور اصحاب رسول
کے وسیلے سے جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ مجھے بیان کرنے میں ٹھوکر اور خطا سے بچائے۔

مودت اول

(سیدنا و صفینا مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کے فضائل کے بیان میں)

مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بیان فرمایا "میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ مجھے ان میں سے بہترین مخلوق میں قرار دیا۔ پھر ان لوگوں کو قبائل میں تقسیم
کیا مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں قرار دیا۔ پھر ان لوگوں کو گھروں میں تقسیم کیا مجھے ان میں سے بہترین گھر میں قرار

دیا۔ میں تم لوگوں میں خلقت کے لحاظ سے، قبیلے کے لحاظ سے، گھر کے لحاظ سے اور نفس کے اعتبار سے افضل ہوں

۲۔ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں احمد ہوں۔ میں محمد ہوں۔ میں جمع کرنے والا ہوں۔ میں بعد میں آنے والا ہوں۔ میں آخر میں آنے والا ہوں۔ میں نبی رحمت ہوں اور میں وہ نبی ہوں جس کے زمانہ میں فتنے ہوں گے۔

۳۔ ابو طفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں فاتح ہوں میں خاتم ہوں، میں ابوالقاسم ہوں، میں حاشر ہوں (جمع کرنے والا) میں عاقب ہوں (بعد میں آنے والا) میں طٰہٰ (طاہر) اور میں لیٰسین (رسول) ہوں اور میں ماحی ہوں (باطل کو مٹانے والا)

۴۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم نے فرمایا "میں نبی ہوں میں جھوٹ نہیں کہتا۔ میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ میں عرب میں سب سے زیادہ عرب ہوں، مجھے قریش نے جنا۔ اور میں نے بنو سعد میں پرورش پائی۔

۵۔ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اولاد اسماعیل سے اللہ نے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا۔ اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور مجھے قریش سے منتخب کیا۔ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل کو برگزیدہ کیا۔ اولاد اسمٰعیل سے کنانہ کو برگزیدہ کیا۔ (الحدیث)

۶۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شگافتہ کی جائے گی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

۷۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہم دنیا والوں میں سب سے آخری لوگ ہوں گے۔ قیامت میں پہلے لوگ ہوں گے۔ (ہم لوگوں کا) تمام مخلوق سے پہلے فیصلہ ہو گا۔

۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز میری اتباع کرنے والے اور انبیاء کے مقابلہ میں زیادہ ہوں گے (جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ خازن جنت کہے گا، تم کون ہو؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں، وہ کہے گا مجھے آپ کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے کسی کے لئے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں۔

۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس بات پر فخر نہیں ہے۔"

۱۰۔ عرنجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ "میں سابق الاسلام ہوں"

۱۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں جوامع الکلم لے کر مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور میں رعب کی وجہ سے کامیاب ہوا ہوں۔

۱۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء دو گنے امتحان میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے لئے ثواب بھی دوگنا ہوتا ہے۔ اگر کسی نبی کا امتحان قتل کے ساتھ لیا جانا مقصود ہوتا ہے تو وہ قتل کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جس طرح خوشی اور راحت کے وقت خوش ہوتے ہیں، اسی طرح امتحان اور مصیبت کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

۱۳۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سے زیادہ سخت اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۱۴۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا میرے لئے نبوت اس وقت واجب ہوئی۔ جب آدم روح اور جسم کے منازل طے کر رہے تھے۔

۱۵۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمام محاسن اخلاق اور کمال محاسن افعال کے ساتھ مبعوث کیا!

۱۶۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے انبیاء کو دیکھا تھا اور میں ابراہیم کی شبیہ ہوں۔

۱۷۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے ابراہیم کو خلیل ہونے کو نجی اور مجھے حبیب بنایا۔ اللہ عز و جل نے کہا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ترجیح دوں گا۔

۱۸۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور سفاح (زنا) جاہلیت سے پیدا نہیں ہوا ہوں۔ آدم سے لے کر اس وقت تک حتی کہ میرے باپ اور میری ماں نے مجھے جنا اور مجھے سفاح جاہلیت کی کسی چیز نے مس تک نہیں کیا۔

۱۹۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم دیا گیا۔ رعب اور دبدبہ کے باعث میں فتحیاب ہوا میرے لئے اموال غنیمت حلال قرار دیا گیا۔ زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی۔ میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ساتھ نبوت ختم ہو گئی۔

۲۰۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے لوگوں پر چار چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے سخاوت، شجاعت، کثرت جماع اور شدت سے پکڑنا

ابن عباس سے روایت ہے۔ اصحاب رسول صلعم میں سے کچھ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے ان میں سے ایک

آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے گفتگو کی۔ ایک اور نے کہا عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک دوسرے نے کہا اللہ نے آدم کو برگزیدہ کیا۔ نبی علیہ السلام باہر نکلے اور فرمایا میں نے تم لوگوں کی گفتگو اور تمہارے تعجب کو سنا ہے یہ بات درست ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اللہ کے خلیل (دوست) تھے اور یہ درست ہے کہ موسیٰ اللہ کے نجی تھے۔ اور یہ درست ہے کہ عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ ہیں اور میں اللہ کا حبیب ہوں لیکن اس بات پر فخر بھی نہیں کرتا، میں قیامت کے روز اس جھنڈے کا مالک ہوں جس کا نام حمد ہوگا۔ اس جھنڈے کے نیچے آدم اور اس کے سوا لوگ ہوں گے۔ لیکن میں اس بات پر فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ لیکن اس بات پر فخر نہیں ہے میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کو ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیگا میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور میرے ساتھ غربار مومنین ہوں گے اور اس بات پر کوئی فخر نہیں ہے اور میں اللہ کے نزدیک اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں اور اس بات پر فخر نہیں ہے۔

۲۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اہل جنت لوگ ہم اہل بیت ہیں۔ ہم سے اللہ نے ظاہری اور باطنی فواحش کو دور رکھا ہے۔

۲۳۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہمارے جسم جنت کے ارواح سے بنائے گئے ہیں۔ اور زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جو چیز ہم سے نکلے اس کو نگل لے۔

مودّت ۲

تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کے بیان میں

۱۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب آیت قل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے حضرت علی، جناب فاطمہ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں

۲۔ سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سعد اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر نگاہ انتخاب کی اس سے مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا اور میں اس امت کا نذیر و ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس امت کے ہادی ہیں۔ رسول اللہ نے یہ بات خندق سے واپسی کے بعد ارشاد فرمائی تھی؟

۳۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت سے وسیلہ حاصل کرو اور وہ ہماری وجہ سے تمہیں عزت دے گا۔ اور ہماری وجہ سے تمہیں دوست رکھے گا اور ہماری وجہ سے تمہیں روزی دیتا ہے۔ ہمارے تمام دوست کل جنت میں ہماری مانند ہوں گے۔

۴۔ جناب ام سلمہ کے غلام ابو ریاح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہوتا کہ روئے زمین پر علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے کوئی زیادہ عزت والے بندے۔۔۔ موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور حکم دیتا کہ میں ان کو لے جا کر مباہلہ کروں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان حضرات (علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ) کے ساتھ جا کر مباہلہ کا حکم دیا تھا اور یہ لوگ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور انہیں حضرات کے ساتھ میں نصاریٰ پر غالب تھا"

۵۔ محمد بن حنفیہ اپنے باپ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بستر میں سویا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم تشریف لائے۔ میری طرف سے دیکھا اور مجھے اپنے قدم مبارک سے حرکت دی۔ فرمایا، اٹھو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جبرائیل نے آکر مجھے آگاہ کیا کہ اس کو اس بات سے مطلع کردو کہ اللہ تعالیٰ نے آئمہ کو اس کی صلب سے قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو، اس کی اولاد کو، اس کے شیعوں کو اور اس کے دوستوں کو بخش دے گا۔ اور جس شخص نے آپ کے بارے میں زبان درازی کی اور آپ کے حق کو کم کیا وہ آگ میں داخل ہوگا۔

۶۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تمام لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگا۔ پھر میری اولاد پھر ہمارے دوست جنت میں بلاحساب داخل ہوں گے۔ معرفت اور محبت کے بعد ان کے گناہوں کے متعلق ان سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

۷۔ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ صبح اور شام اللہ کی رحمت میں بسر کرے تو اس کے دل میں اس بات کا ہرگز شک نہیں ہونا چاہیئے کہ میری اولاد تمام اولاد سے اور میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے

۸۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے روز عرش کے گرد میرے شیعوں اور میرے اہلبیت کے مخلص شیعوں کی خاطر منبر رکھ دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کہے گا اے میرے بندو آگے بڑھو! میں اپنی کرامت تم پر نثار کرونگا تم لوگوں نے دنیا میں تکلیف اٹھائی ہے۔

۹۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی! میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم بھی اسی سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی جڑ ہوں اور تم اس کی شاخ ہو۔ حسنؑ اور حسینؑ اس کی ٹہنیاں ہیں۔ اور

ہمارے دوست ہیں درخت کے پتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی چیز کے ساتھ چمٹ جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۰۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ مضبوط رسی کو پکڑے تو اسے چاہیے کہ علی اور میرے اہل بیت کی محبت کو پکڑے۔

۱۱۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں علم کی ترازو ہوں اور علی اس کے دونوں پلڑے ہیں۔ حسنؑ اور حسینؑ اس ترازو کے تاگے ہیں۔ فاطمہؑ اس ترازو کا جوڑ ہیں اور میرے بعد ہونے والے ائمہ اس کا عمود ہیں۔ اس ترازو میں ہمارے دوستوں اور ہم سے تعلق رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

۱۲۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب جنت کے رہنے والوں کے سردار ہیں۔ میں، علیؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، حسنؑ، حسینؑ اور مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہوں گے۔

۱۳۔ ابو رافع نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا آل محمد کے لئے صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۱۴۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا دنیا کی عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ قیامت کے روز سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو ان کے قریب ہوگا (پھر) جو ان کے قریب ہوگا پھر انصار پھر اس شخص کی شفاعت کروں گا جو مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کیا پھر اہل یمن پھر تمام عرب پھر عجم اور جس شخص کی میں پہلے شفاعت کروں گا۔ وہ افضل ہوگا۔

۱۵۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ کتاب خدا جو رسی کی مانند آسمان سے لے کر زمین تک کھچی ہوئی ہے اور میری اولاد جو میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ہرگز اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔

۱۶۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی مانند ہے جس نے اس کشتی کو پکڑا وہ نجات پا گیا تھا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا تھا وہ آگ میں داخل ہوا تھا

۱۷۔ ابن مسعود نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا آل محمد سے ایک دن محبت رکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور جو شخص نے ان کو دوست رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۸۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں قیامت کے روز چار اشخاص کی شفاعت کروں گا۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا، ان کی ضروریات کو پورا کرنے والا، اگر مجبوری کے عالم میں اس کے پاس جائیں تو ان کے لئے کوشش کرنے والا اور دل سے زبان اور دل سے محبت کرنے والا۔

حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے روز چار شخصوں کے سوا اور کوئی شخص سوار نہ ہوگا۔ انصار کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ایک آپ ہوں گے باقی کون ہوں گے۔ فرمایا میں اللہ کی اونٹنی براق پر سوار ہوں گا۔ میرے بھائی صالح اس اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کے پاؤں کاٹ دئے گئے تھے۔ میرے چچا حمزہ عضباء اونٹنی پر سوار ہوں گے اور میرے بھائی علی جنت کی ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوگا۔ جس کا نام حمد ہوگا آپ میرے اور رب العالمین کے عرش کے سامنے کھڑے ہو کر کہیں گے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا کوئی نبی مرسل ہے یا رب العالمین کا عرش اٹھانے والا ہے۔ فرمایا: عرش کے درمیان سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے آدمیوں کا گروہ! نہ تو یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ وہ نبی ہے جو رسالت کے درجے پر فائز ہوا ہے اور نہ رب العالمین کا عرش اٹھانے والا ہے۔ بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں۔ فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (فرمایا) خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون جنت کی عورتوں سے افضل ہیں۔

احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے احمد تم محمد بن ادریس شافعی کی بات میں جو میری حدیث کے بارے میں بیان کی ہے کہتے ہو کہ میری امت کے جس شخص نے سنت کی چالیس احادیث یاد کر لیں تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ تم نہیں جانتے کہ میرے اہل بیت کے فضائل سنت میں سے ہیں۔

زینب بنت عبداللہ بن عباس ہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے مدینہ میں رہتی تھی آپ نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے وائل سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ وائل نافع سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قوم جمع ہو کر فضائل محمد اور آل محمد بیان کرتی ہے آسمان سے فرشتے اتر کر اس قوم کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ جب یہ لوگ چلے جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے کہتے ہیں کہ ہم لوگ تم سے ایسی خوشبو سونگھ رہے ہیں ہم نے اس جیسی پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہے کہتے ہیں کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں جو کہتی ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فضائل کا تذکرہ کر رہے تھے۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں لے کر ان لوگوں کے پاس اُترو۔۔۔ چلو۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ وہ لوگ تو متفرق ہو کر چلے گئے ہیں۔ یہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں اس جگہ لے چلو جہاں وہ لوگ جمع تھے

۲۳۔ امام جعفر صادق اپنے آباء علیہم السلام سے یہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہم اہل بیت کو دوست رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ کی بہترین نعمتوں پر اللہ کا شکریہ ادا کرے۔ عرض کیا گیا کہ بہترین نعمتیں کیا چیزیں ہیں۔ فرمایا پاکیزہ ولادت۔ ہمیں صرف وہ شخص دوست رکھے گا جس کی ولادت پاکیزہ ہو گی۔

۲۴۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ ہمیں دوست رکھتا ہے وہ ہمارے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کسی آدمی کو ہماری محبت کے بغیر کوئی عمل فائدہ نہ دے گا۔

۲۵۔ جبیر بن مطعم نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا مولا نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا قریب ہے کہ مجھے بلاوا آجائے اور میں اس کو قبول کر لوں اور میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک اپنے رب کی کتاب اور اپنی اولاد جو میرے اہل بیت ہیں۔ دیکھو! ان دونوں میں میرا کیا خیال رکھتے ہو!

مودت ۱۱

اجمالاً امیر المومنین علی علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۔ عطا کا کہنا ہے کہ میں نے بی بی عائشہ کی خدمت میں حضرت علی کے بارے میں عرض کیا آپ نے فرمایا علیؑ بہترین انسان ہیں جو شخص اس بات میں شک کرے وہ کافر ہے۔

۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ! تم بہترین انسان ہو تیرے بارے میں کافر ہی شک کرے گا۔

۳۔ حذیفہ نے کہا علی بہترین انسان ہیں جس شخص نے اس بات کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

۴۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ سے کینہ رکھنا کفر ہے اور بنو ہاشم سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔"

۵۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا مومن علی سے محبت کرے گا اور کافر علی سے کینہ رکھے گا"۔

(۶)۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا جس شخص نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔ اور جس نے مجھے گالیاں دیں اس نے اللہ کو گالیاں دیں۔

۷۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی! اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نگاہ دوڑائی۔ مجھے تمام کائنات کے مردوں سے چن لیا۔ پھر دوسری دفعہ نگاہ دوڑائی اور تجھے کائنات کے مردوں میں سے منتخب کر لیا پھر تیسری مرتبہ نگاہ دوڑائی تو تمام کائنات کے مردوں میں سے تیرے فرزند سے پیدا ہونے والے ائمہؑ کو چن لیا۔ پھر چوتھی دفعہ نگاہ دوڑائی۔ کائنات کی عورتوں میں سے فاطمہ کو چن لیا"

۸۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی بہترین انسان ہیں جس شخص نے اس بات میں شک کیا وہ کافر ہے۔

۹۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ باب حطہ ہیں جو اس میں سے داخل ہوا وہ مومن تھا اور جو اس میں سے نکل گیا تھا وہ کافر تھا۔

۱۰۔ امام محمد باقر بن علی اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے بہترین انسان کے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا سب سے اچھا، سب سے پرہیز گار، سب سے افضل، سب سے زیادہ جنت کے قریب اور میرے قریب اور میرے نزدیک زیادہ قریب اور زیادہ پرہیز گار علی بن ابی طالب کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۱۱۔ جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے بی بی عائشہ کی خدمت میں عرض کیا کہ علی کا مرتبہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک کیا تھا آپ نے کہا ہمارے مردوں میں رسول اللہ صلعم کے نزدیک آپ زیادہ عزت والے تھے۔

۱۲۔ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارے مردوں میں بہترین شخص علیؑ ہیں۔ اور تمہارے جوانوں میں بہترین جوان حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہترین عورت فاطمہ بنت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

۱۳۔ بی بی عائشہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص نے علی کے خلاف خروج کیا وہ کافر ہے اور دوزخ میں ہوگا۔ - - - - - - - -

۔۔۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے کیوں خروج کیا۔ کہا اس حدیث کو میں جمل کی لڑائی کے روز بھول گئی تھی بصرہ میں مجھے یہ حدیث یاد آئی اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں۔

۱۴۔ سالم بن ابی جعد نے کہا کہ میں نے جابر کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے حضرت علیؑ کی کوئی حدیث بیان فرمایئے آپ نے کہا آپ جنت کے سرداروں میں سے ہیں۔ میں نے کہا اے جابر اس شخص کا کیا حال ہوگا۔ جو علی سے کینہ رکھتا ہے۔ کہا آپ سے کینہ صرف کافر رکھے گا۔

۱۵۔ ہاشم بن برید سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ میں نے ستر سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پر پڑھا اور میں نے بقیہ سورتوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے بعد اس امت کے سب سے زیا
عالم علی بن ابی طالب پر پڑھا۔

۱۶۔ محمد بن سالم بزار سے روایت ہے کہ میں جمعہ کے روز سعید بن مسیب کے ساتھ روضہ رسول میں موجود تھا
بنو امیہ کا ایک خطیب آیا، اس پر لعنت ہو منبر پر چڑھ گیا۔ اس نے امیرالمومنین علی کا ذکر کیا اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے اس کو محبت کی وجہ سے اپنے قریب نہیں کیا تھا۔ بلکہ آپ نے
اس کو اس کے سر سے محفوظ رہنے کی خاطر ایسا کیا تھا اس سے سعید نے کہا تو نے اس ذات کا کفر کیا
جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تمہیں انسان کی شکل میں بنایا۔ پھر آپ نے اس شخص کے کپڑوں کو پکڑ لیا
لوگوں نے کہا اے ابو محمد تجھے کیا ہو گیا ہے؟ امام بنو امیہ میں سے ہو گا۔ آپ نے کہا خدا کی قسم میں
نے غلطی کی ہے۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں نے کیا کہا ہے۔ لیکن میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ (وآلہ) وسلم سے سنی ہے جو آپ قبر میں سے فرما رہے ہیں۔ اور میں نے صرف وہی بات بیان
کی ہے جو آپ نے کہی تھی۔

۱۷۔ ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سے
شخص افضل ہے جو قبر میں سویا ہوا ہے۔ اور اس نے علیؑ اور اولاد علیؑ کے بارے میں کہ وہ تمام مخلوق
سے اچھے ہیں شک نہ کیا۔

۱۸۔ جابر سے روایت ہے کہ علیؑ کے بارے میں صرف کافر نے شک کیا ہے اور کہا خدا کی قسم ہم لوگ رسول اللہ
صلعم کے زمانہ میں منافقین کو علیؑ کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۱۹۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس کی آنکھوں کی جب بینائی جاتی رہی تو میں آپ کو چلا کر لا
آتا تھا۔ آپ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو علیؑ کو گالیاں دے رہی تھی۔ آپ نے کہا مجھے ان
کے پاس لے چلئے، میں آپ کو وہاں لے گیا۔ آپ نے کہا تم لوگوں میں کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا تھا
انہوں نے کہا سبحان اللہ جو شخص اللہ کو گالیاں دے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ آپ نے کہا علیؑ کو کون گالیاں
دے رہا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بات ہو رہی تھی۔ آپ نے کہا میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ خدا کی قسم
میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے علی کو گالیاں دیں اس شخص نے مجھے گالیاں دیں اور
جو شخص نے مجھے گالیاں دیں اس نے خدا . . . . کو گالیاں دیں۔ عنقریب اس شخص سے مواخذہ
کیا جائے گا۔ پھر ابن عباس واپس چلے گئے۔

مودت ۴

علی امیرالمومنین، سیدالوصیین اور حجۃ اللہ علی العالمین ہیں!

۱۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عرش کے نیچے لوح محفوظ کے اندر یہ عبارت
تحریر ہے علی بن ابی طالب امیرالمومنین ہیں۔

۲۔ انس سے روایت ہے کہ میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھا حضرت علی تشریف لائے۔ رسول اللہ نے فرمایا
یہ اللہ کے نزدیک قیامت کے روز میری امت پر حجت خدا ہیں۔

۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر فرمایا آپ دنیا میں بھی
سردار ہیں اور آپ آخرت میں بھی سردار ہیں۔ جس نے تجھے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا تیرا
دوست میرا اور خدا کا دوست ہے، تیرا دشمن میرا دشمن اور خدا کا دشمن ہے اور میرے بعد جس نے تم سے بغض
رکھا اس کے لئے ہلاکت ہے۔

۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلعم نے بلایا اور مجھ سے فرمایا میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
نے میری تائید سیدالاولین والآخرین اور سردار اوصیاء کے سردار علی سے کی ہے اور اس کو میری بیٹی کا کفو بنایا ہے
اگر تیرا ارادہ ہو کہ تو فائدے میں رہے تو اس کی اتباع کرو۔

۵۔ بریدہ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے۔ علی میرے وصی اور وارث ہیں۔

۶۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کب کہا گیا تو
لوگ آپ کی فضیلت کا انکار نہ کرتے۔ آپ کو امیرالمومنین اس وقت کہا گیا جب حضرت آدم ابھی روح اور
جسم کے منازل طے کر رہے تھے۔

۷۔ ابوہریرہ نے کہا کہ دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی۔ فرمایا آدم
کی پیدائش سے پہلے اور اس میں روح ڈالنے سے پہلے، فرمایا میرے لئے نبوت اس وقت واجب ہوئی،
جب تیرے رب نے اولاد آدم سے ان کی پشتوں سے، ان کی اولاد سے عہد لیا تھا۔ اور ان کو ان کے
نفسوں پر گواہ بنا کر کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو ارواح نے کہا ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارا
رب ہوں، محمد تمہارے نبی ہیں اور علی تمہارے امیر ہیں۔

۸۔ عقبہ بن عامر جہنی نے کہا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلعم کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ اللہ کے نبی ہیں اور علی آپ کے وصی ہیں۔ ہم ان تینوں باتوں میں جس کو چھوڑ دیں گے کافر ہو جائیں گے۔ رسول اللہ نے ہم سے فرمایا اس کو دوست رکھو یعنی حضرت علیؑ کو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس سے حیا کرو۔ کیونکہ اللہ اس سے حیا کرتا ہے۔

۹۔ حضرت علی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کا ایک وصی مقرر کیا ہے۔ آدم کا وصی شیث کو قرار دیا۔ موسیٰ کا وصی یوشع کو، عیسیٰ کا وصی شمعون کو قرار دیا۔ اور علیؑ میرے وصی ہیں۔ میرے وصی تمام اوصیاء سے خلقت میں افضل ہیں۔ میں داعی ہوں اور وہ نفاذ کرنے والے ہیں۔

۱۰۔ حضرت علیؑ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تو میری ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوگا اور تم میری اُمت پر خلیفہ ہو۔

۱۱۔ انس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے انس جاؤ میرے پاس عرب کے سردار کو بلا کر لاؤ یعنی علی کو لاؤ۔ بی بی عائشہ نے کہا کیا تم عرب کے سردار نہیں ہو؟ فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ لیکن یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔ علی عرب کے سردار ہیں۔ جب حضرت علی تشریف لائے تو نبی صلعم نے مجھے انصار کے پاس بھیجا۔ جب انصار آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان سے فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہیں ایک ایسی ذات کے متعلق آگاہ نہ کروں اگر تم اس کا دامن پکڑو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اُنہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا یہ علیؑ ہیں۔ اس سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو، میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ جو بات میں نے تم سے بیان کی ہے اس بات کا جبرائیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم دیا ہے۔

مودّت ۵

علیؑ اس کے مولا ہیں جس کے رسول اللہ مولا ہیں

۱۔ ابو عبداللہ شیبانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں زید بن ارقم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران میں ایک آدمی آیا اور کہا تم میں زید بن ارقم کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ زید ہیں۔ اس نے کہا میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ میں جس کا مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ اے میرے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے تو اس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ اس نے کہا ہاں میں نے یہ حدیث سنی تھی۔

۲۔ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ جس شخص نے اٹھارہ ذوالحجہ کو روزہ رکھا گویا کہ اس نے چھ ماہ کے روزے رکھے۔

وہ دن ہے جس روز رسول اللہ صلعم نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علی کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا تھا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے میرے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔ اور تو اس کو چھوڑ دے جو اس کو چھوڑ دے۔

۴۔ عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو بطور نشان کے بلند کیا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے میرے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کو چھوڑ دے جو اس کو چھوڑ دے تو اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔ اے میرے اللہ تو ان لوگوں پر میرا گواہ ہے۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پہلو میں ایک خوبصورت نوجوان پاکیزہ خوشبو والا موجود تھا۔ اس نے مجھے کہا اے عمرؓ رسول اللہ صلعم نے ایک ایسی گرہ لگائی جس کو منافق کے سوا اور کوئی شخص نہیں کھولے گا۔ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے عمرؓ وہ شخص اولاد آدم میں سے کوئی نہیں تھا۔ بلکہ وہ جبرائیل تھے جو بات میں نے علیؑ کے بارے میں تم سے بیان کی ہے وہ اس بات کو تم پر پکا کر رہے تھے۔

۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ آخری حج کے موقع پر واپس آ رہا تھا جب غدیر خم کا مقام آگیا تو نماز جامعہ کی منادی کرا دی گئی۔ رسول اللہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور حضرت علیؑ کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنین کی جان سے افضل نہیں ہوں۔ اُنہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ پھر فرمایا اے میرے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ نے ملاقات کی اور کہا اے علی بن ابی طالب میں آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولا ہو گئے ہیں۔ اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایۃ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر سمندر سیاہی بن جاتے اور باغات قلمیں بن جائیں۔ تمام انسان لکھنے بیٹھ جائیں اور تمام جنات حساب کرنے لگ جائیں اے ابو الحسن! یہ لوگ تمہارے فضائل کو شمار نہیں کر سکیں گے۔ آنحضرت نے یہ بات علی سے فرمائی۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد میری اُمت میں سب سے زیادہ علم والے علی ابن ابی طالب ہیں۔

۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو صلح حدیبیہ کے موقعہ پر فرماتے ہوئے سنا اور آپ علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ یہ نیکو کاروں کے امام الکفار کے قاتل جو اس کی مدد کرے گا اس کی مدد کی جائے گی جس نے اس کو چھوڑ دیا اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنی آواز کھینچا تھا ہاتھ کو بلند کیا۔

۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تم لوگ حضرت علی کے ساتھ دوستی کرتے رہے تو تم ہرگز ہرگز نہ گمراہ ہو گے۔ اور نہ ہلاک ہو گے۔ اگر تم نے علی کی مخالفت کی تو تم گمراہ راستوں پر چل پڑو گے اور گمراہ کن خواہشات میں پھنس جاؤ گے۔ اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری علی بن ابی طالب ہیں۔

۱۰۔ فاطمہ علیہا الصلاۃ والسلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کے علی ولی ہیں۔ اور جس کا میں امام ہوں اس کے علی امام ہیں۔

۱۱۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے تو فاطمہ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا۔

۱۲۔ علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ہم دونوں ابو ایوب انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا اے ابو ایوب! اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے نبی کی وجہ سے عزت والا بنایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی اونٹنی کو وحی کی کہ وہ تیرے دروازے پر بیٹھ جائے۔ رسول اللہ صلعم تمہارے لیے فضیلت کا باعث ہوگئے تھے۔ ہم لوگوں کو اپنے اس خروج کے متعلق آگاہ کیجئے جو آپ نے علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ تم لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے جہاد کرتے تھے۔ ابو ایوب نے کہا میں تم دونوں سے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں میرے پاس اس گھر میں جس میں تم دونوں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلعم تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلعم کے سوا اس گھر میں اور کوئی شخص موجود نہ تھا۔ رسول اللہ کی دائیں جانب علیؑ بیٹھے ہوئے تھے اور انس آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ ناگاہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا دروازے پر جا کر دیکھو دروازے پر کون موجود ہے۔ انس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عمار ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمار طیب مطیب کے لیے دروازہ کھول دو۔ حضرت عمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے عمار! عنقریب میری امت میں ناگفتہ بہ باتیں پیدا ہوں گی۔ حتیٰ کہ تلوار چلنے لگے گی۔ ان میں تحکیم کی نوبت آئے گی۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ جب تم اس بات کو دیکھو تو اس اصلع جو میری دائیں جانب یعنی علی ابن ابی طالب بیٹھا ہے۔ اس کو لازم پکڑو۔ اگر تمام لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور صرف علی ایک وادی میں چل رہا ہو تو تم اس وادی میں چلنا جس میں علی چل رہے ہوں اور لوگوں کو چھوڑ دینا اے عمار علی تم کو ہدایت سے الگ نہیں کریں گے اور تمہاری ہلاکت کی طرف رہنمائی نہیں کریں گے۔ اے عمار! علی کی اطاعت میری اطاعت

اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے!

۱۳۔ ابو جعفر باقر علیہما السلام کا اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق فرمان ہے یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ یعنی علی علیہ السلام اور آپ کے بعد آنے والے اوصیاء کی ولایت میں داخل ہو جاؤ۔

مودّت ۶

علی علیہ السلام رسول اللہ صلعم کے بھائی اور وزیر ہیں آپ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے!

۱۔ حضرت جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ واخو رسول اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے علی اللہ کے ولی ہیں۔ اور اللہ کے رسول کے بھائی ہیں۔

۲۔ انس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیاء سے برگزیدہ کیا اور مجھے منتخب کر لیا اور میرے لیے وصی کو چنا اور میں نے اپنے ابن عم کو اپنا وصی چن لیا تاکہ میرا بازو اس طرح مضبوط ہو جس طرح موسیٰ کا بازو اس کے بھائی ہارون کے ذریعہ مضبوط ہوا۔ وہ میرے خلیفہ اور میرے وزیر ہیں۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور علی نبی ہوتے۔ لیکن میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں ہے!

۳۔ ابو موسیٰ حمیری نے کہا میں ابو بکر، عثمان اور علی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ نے ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے ابو بکر یہ وہ شخص ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ آسمان میں بھی میرا وزیر ہے اور زمین میں بھی میرے وزیر ہیں یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔ اگر تم کو یہ بات پسند ہو کہ تیری اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو تم علی کو راضی رکھو کیونکہ اس کی رضا اللہ کی رضا ہے اور اس کا غضب اللہ کا غضب ہے۔

۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جب اپنے اصحاب میں بھائی چارہ قائم کیا: تو فرمایا یہ علی میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہیں۔ میرے اہل میں میرے خلیفہ ہیں۔ میری امت میں میرے وصی ہیں۔ میرے علم کے وارث ہیں۔ میرے قرض کو ادا کرنے والے ہیں۔ اس کا مال مجھ سے ہے اور میرا مال اس سے ہے اس کا نفع میرا نفع ہے۔ اس کا نقصان میرا نقصان ہے جس نے اس کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا

۵۔ ابو لیلیٰ غفاری نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عنقریب میرے بعد فتنہ برپا ہوگا۔ اگر یہ بات واقع ہو جائے تو علی کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ آپ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میرے اہل بیت کی اطاعت لوگوں پر خاص طور پہ اور تمام مخلوق پہ فرض قرار دی ہے۔

۷۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ! میں جو چیز اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہوں وہی چیز تیرے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور جو چیز اپنی ذات کے لئے مکروہ تصور کرتا ہوں وہی چیز تمہارے لئے مکروہ تصور کرتا ہوں۔"

۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھے رات کے وقت آسمان پہ لے جایا گیا تو ہر آسمان میں مجھے فرشتے بشارت لے کر ملے حتیٰ کہ جبرائیل مجھے فرشتوں کی ایک محفل میں ملے اور کہا اے محمدؐ! اگر تیری اُمت علی ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

۹۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر لوگ علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت رکھنے میں جمع ہو جاتے تو اللہ دوزخ پیدا نہ کرتا۔

۱۰۔ زہری نے کہا کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سُنا کہ قسم ہے اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مومن کی کتاب کا عنوان علی ابن ابی طالب سے محبت رکھنا ہے۔

۱۱۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے چار شخصوں کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ دریافت کیا گیا کہ ہمیں ان کے ناموں سے آگاہ فرمایئے تین دفعہ فرمایا علی ان میں سے ایک ہیں، سلمان ہیں، ابوذر ہیں اور مقداد ہیں۔"

۱۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموات والارض یعنی تمام آسمانوں اور زمین کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ علی رسول اللہ کے بھائی ہیں۔

۱۳۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ احد کی جنگ کے روز ایک ندا کرنے والے نے یہ ندا کی تلوار صرف ذوالفقار ہے جوان صرف علی ہیں۔

۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اسی طرح علیؑ سے محبت رکھنا گناہوں کو کھا جاتا ہے۔

۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا علی سے محبت رکھنا دوزخ سے نجات کا باعث ہے۔

۱۶۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ جس شخص نے تم سے محبت کی وہ قیامت کے روز انبیاء کے ساتھ ان کے درجے میں ہوگا۔ جو شخص تم سے بغض رکھ کر مر گیا۔ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے اگر

یہودی ہو کر مر گیا یا نصرانی ہو کر مرا۔

۱۷۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت سے قرار دی ہے اور میری اولاد کو علیؑ کی پشت میں قرار دیا ہے۔

۱۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔

۱۹۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ گننے میں برابر ہیں۔" ایک روایت ہے کہ انصاف کرنے میں برابر ہیں۔"

۲۰۔ معاذ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ سے محبت رکھنا ایک نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور علیؑ سے بغض رکھنا ایک ایسی برائی ہے جس کی موجودگی میں کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے ایک ضرورت کے لئے روانہ کیا اور فرمایا اگر تمہارا ارادہ ہو کہ تمہاری حاجت پوری ہو تو علی اور اس کی اولاد کو دوست رکھو۔ ان حضرات سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں پہ فرض کیا گیا ہے۔

۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر لوگ علی کی محبت پہ جمع ہو جاتے تو اللہ آگ کو پیدا نہ کرتا۔

۲۳۔ محمد بن حنفیہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علی کو جنت کے لئے مسلمانوں کا قائد مقرر کیا ہے، علی کے ذریعے جنت میں داخل ہوں گے اور علی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات کیسے ہو گی فرمایا آپ سے محبت رکھنے کی وجہ سے جنت میں اور بغض رکھنے کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہونگے۔

۲۴۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر کوئی بندہ اتنی عبادت کرے جس قدر حضرت نوح اپنی قوم میں قیام (ساڑھے نو سو سال) فرما رہے اور اس کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دے اور اللہ اس کی عمر کو اتنا لمبا کرے کہ وہ پا پیادہ ہزار حج ادا کرے۔ پھر وہ مظلوم ہو کر صفا اور مروہ کے درمیان قتل کر دیا جائے۔ اے علی اگر وہ تجھے دوست نہ رکھے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی بو تک سونگھے گا۔

۲۵۔ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے لواء الحمد کے متعلق آگاہ فرمایئے۔ اس کی کیا تعریف ہے۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اس کی لمبائی ایک ہزار سال راہ چلنے کے برابر ہے۔ اس کی سنام سرخ یاقوت کی ہے۔ اس کا قبضہ سفید موتیوں کا ہے۔ اس کا درمیان والا حصہ سبز زمرد کا ہے۔ اس کے تین پھریرے ہیں ایک پھریرا مشرق تک دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ تیسرا پھریرا درمیان میں واقع ہے

جس پر تین سطریں تحریر ہیں۔ پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، دوسری سطر میں الحمد للہ رب العالمین، تیسری سطر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ تحریر ہے۔ ہر سطر کی لمبائی ہزار دن راہ چلنے کے برابر ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا اس کو اٹھانے والا کون ہوگا۔ فرمایا اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے۔ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی خلقت سے پہلے آپ کا نام و علم پرچم پر لکھ دیا تھا۔ راوی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا، آپ کے علم کے سائے میں کون ہوگا۔ فرمایا، مومنین، اولیاء اللہ، شیعہ الحق، میرے شیعہ اور محب، علی کے شیعہ، اس کے محب اور اس کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے اور ان کی بازگشت اچھی ہے۔ جس شخص نے علی کے بارے میں میری تکذیب کی یا علیؑ کی تکذیب کی یا جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے علی کو قائم کیا ہے اس میں آپ سے جھگڑا کیا۔ ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے۔

۲۶۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ پل صراط پر جا کر ٹھہر جائیں اور پل صراط سے صرف وہی شخص گزر سکے گا جس کے پاس علی کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔ جس شخص کے پاس یہ چیز نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

۲۷۔ ابو رافع رسول اللہ صلعم کے غلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص علی کا حق نہیں جانتا وہ تین آدمیوں میں ایک ضرور ہے۔ اس کی ماں زانیہ عورت ہے یا اس کا حمل غیر طہر میں قرار پایا، یا وہ منافق ہے۔

مودّت ۷

حضرت علی علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کیا

آپ کا ایمان تمام خلائق کے ایمان سے راجح ہے۔

نبی کے بعد آپ تمام لوگوں سے افضل ہیں

۱۔ علی بن حسین علیہما السلام ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ سلمان فارسی کا ایک آدمی کی عیادت کو گزر ہوا۔ ہم لوگ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اگر میں چاہوں تو تمہیں آگاہ کر دوں کہ اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد ان دونوں آدمیوں ابو بکرؓ اور عمرؓ سے اس امت میں افضل کون ہے۔ سلمانؓ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے کہا اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو ضرور تمہیں آگاہ کروں

ہوں کہ نبی علیہ السلام کے بعد ان دونوں ابوبکر اور عمر سے اس امت میں افضل آدمی کون ہے۔ یہ کہکر سلمانؓ چلے گئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا اے ابو عبداللہ آپ نے کیا فرمایا۔ کہا میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں مرض الموت کے وقت حاضر ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے وصیت فرمائی ہے؟ فرمایا اے سلمان تم جانتے ہو کہ اوصیاء کون لوگ ہیں، میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا آدم کا وصی شیث تھا وہ آپ کی اولاد میں ان لوگوں سے افضل تھا جن کو وہ چھوڑ گیا تھا۔ حضرت نوح کا وصی سام تھا۔ نوح نے جن لوگوں کو چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھا۔ حضرت موسیٰ کے وصی یوشع تھے۔ جن لوگوں کو موسیٰ نے چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھے۔ عیسیٰ کا وصی شمعون بن برخیا تھا۔ جن لوگوں کو عیسیٰؑ نے چھوڑا تھا یہ ان سے افضل تھا۔ میں علی کے حق میں وصیت کرتا ہوں جن لوگوں کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا یہ ان سے افضل ہیں۔

۲۔ ابو وائل ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جب اصحاب نبی صلعم کو گنتے تھے تو ہم کہتے تھے ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ۔ ایک آدمی نے کہا اے ابو عبداللہ علی کہاں گئے۔ کہا علیؑ اہل بیت (نبی) میں شامل ہیں آپ کا قیاس کسی کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ (قیامت کے روز) آپ کے رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپ کے درجہ میں موجود ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے الذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم۔ فاطمہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپ کے درجہ میں موجود ہوں گی اور علی ان دونوں کے ساتھ ہوں گے۔

۳۔ احمد بن محمد کرزی بغدادی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے باپ سے (اصحاب رسول کی) افضلیت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے کہا ابوبکر، عمر، اور عثمان۔ پھر آپ چپ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا اے میرے باپ علیؑ بن ابی طالب کہاں گئے۔ فرمایا ان کا شمار اہلبیت میں ہے۔ ان لوگوں میں سے کسی شخص کا آپ سے قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے زمانے کے تمام مردوں سے یہ علیؑ افضل ہیں گذشتہ اور آیندہ تمام کائنات کی عورتوں سے فاطمہ افضل ہیں۔

۵۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے اس روز فرمایا جس روز مہاجر اور انصار حاضر تھے فرمایا اے علیؑ اگر کوئی شخص اللہ کی پوری طرح عبادت کرے اور پھر اس بارے میں شک کرے کہ تم اور تیرے اہلبیت لوگوں سے افضل ہیں تو ایسا شخص دوزخ میں ہوگا۔

۶۔ سلمان نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم سے پہلے حوض پر وارد ہونے والے اور تم سے اول اسلام لانے والے علی بن ابی طالب ہیں۔

۷۔ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرا بھائی، میرا وزیر، میرے اہل میں میرا خلیفہ، جن کو میں اپنے بعد چھوڑ جاؤں گا ان سے افضل، میرا قرض ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی بن ابی طالب ہیں۔

۸۔ ابو صالح ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں دونوں حضرات کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابو بکر کو سورہ برأت دے کر فرمایا۔ آپ جب مقام ضجنان میں پہنچے تو آپ نے حضرت علیؑ کی اونٹنی کی بلبلانے کی آواز کو سنا اور کہا کہ میری کیا پوزیشن ہے؟ حضرت علی نے کہا خیریت ہے، نبی صلعم نے مجھے سورت برأت دے کر روانہ کیا ہے۔ جب حضرت علی سورہ برأت کی حج کے موقع پر تبلیغ کر کے واپس لوٹے تو حضرت ابو بکر بھی آپ کے ساتھ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا خیریت ہے تم میرے غار کے ساتھی ہو لیکن میری طرف سے یا میں خود تبلیغ کر سکتا ہوں یا وہ آدمی تبلیغ کرے جو مجھ سے ہو یعنی علیؑ ہو۔

۹۔ عبد اللہ حوشیفہ بن مرہ عیری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس دو آدمی آئے انہوں نے آپ سے لونڈی کی طلاق کے بارے میں دریافت کیا، آپ ایک ایسے حلقہ میں چلے گئے جس میں اصلع آدمی موجود تھا۔ آپ نے کہا اے اصلع آپ کی لونڈی کی طلاق کے بارے میں کیا رائے ہے۔ آپ نے انگشت سبابہ اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی سے اشارہ فرمایا، ابن خطاب نے دونوں آدمیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا دو طلاق ہیں۔ عمر نے ان دونوں سے کہا یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر آسمان اور زمین والوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو علی بن ابی طالب کا ایمان وزنی ہوگا۔

۱۰۔ سلمان نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میری اُمت میں سب سے زیادہ علم والے علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

۱۱۔ ابو ذر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ میرے علم کا دروازہ ہیں جن اشیاء کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد میری امت میں ان کے صاف صاف بیان کرنے والے ہیں۔ علیؑ کی محبت ایمان، علیؑ سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ آپ کی طرف دیکھنا رافت اور عبادت ہے۔

۱۲۔ سفیان ثوری ابراہیم نخعی وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن مسعود کے پاس موجود تھا۔ آپ سے حضرت علی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دانائی دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ علیؑ کو نو حصے عطا کئے گئے ہیں اور باقی تمام لوگوں کو ایک حصہ ملا ہے۔

۱۳۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علم دس حصوں میں تقسیم ہوا۔ نو حصے حضرت علیؑ کو عطا ہوئے ہیں اور آپ

دسویں حصہ میں بھی لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۱۴۔ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے اہل بیت میں فضل، شرف، سخاوت، بہادری، علم اور حلم کو جمع کر دیا ہے۔ ہمارے لئے آخرت ہے اور تمہارے لئے دنیا ہے۔

۱۵۔ جابر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔

۱۶۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تم کو مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۷۔ امام جعفر صادق اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے دس مقامات پر فرمایا اے علی، تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔

۱۸۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا علی کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے

۱۹۔ جابر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اس اُمت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی علی کا فرزند نہ ہو، جو ان کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

۲۰۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اس امت کا نذیر، ڈرانے والا اور علی اس کے ہادی ہیں۔

مودت ۸

رسول اللہ اور علیؑ ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں!

علی کو وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو عالمین میں سے کسی فرد کو نہیں ملیں"

۱۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا کہ بتوں کو توڑنے کی خاطر میرے ساتھ چلو۔ مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں کعبہ کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلعم میرے کندھے پر چڑھ گئے۔ فرمایا مجھے اُٹھاؤ، میں نے آپ کو اُٹھایا۔ آپ نے جب میری کمزوری کو محسوس فرمایا تو کہا بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ آپ اُتر پڑے فرمایا اے علیؑ! تم میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ۔ میں آپ کے کندھے پر سوار ہو گیا۔ آپ مجھے لے کر کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اگر چاہوں تو آسمان کو چھو لوں۔ میں کعبہ کے اوپر چڑھ گیا۔ میں نے بڑے بت کو پکڑ لیا وہ تانبے کا بنا ہوا تھا جو لوہے کی میخوں سے گڑا ہوا تھا۔ فرمایا اس کو اکھاڑو۔ میں برابر اس کو اکھاڑتا رہا، رسول اللہ صلعم فرماتے رہے خوب، خوب، آخر کار میں نے اس بت کو اکھاڑ لیا۔ فرمایا اس کو ریزہ ریزہ کرو۔ میں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور اس کو توڑ کر نیچے اُتر آیا۔

۲. اللہ تعالیٰ نے عرش سے زمین پر بلا کیف اور بلا زوال نگاہ دوڑائی مجھے چن لیا اور علی کو میرا داماد چن لیا۔ اس نے علی کے حوالے فاطمہ علیہا السلام عذرا اور بتول کو کیا اور انبیاء میں سے کسی کو کوئی چیز نہ دی۔ اور علی (حسن اور حسین عطا کیا اور کسی کو ان دونوں کی مانند (فرزند) عطا نہ کئے۔ علی کو مجھ جیسا خسر عطا کیا۔ علی کو حوض (کوثر) عطا کیا علی کے ذمے جنت اور جہنم کی تقسیم سپرد کی۔ اور یہ تقسیم فرشتوں کے ذمے نہ لگائی۔ علی کے شیعوں کو جنت میں ... دیا۔ علی کو مجھ جیسا بھائی عطا کیا۔ مجھ جیسا کسی کا بھائی نہیں ہے۔ اے لوگو! جو شخص اس بات کا ارادہ کرے کہ وہ اللہ کے غضب کو فرو کرے اور اللہ اس کے عمل کو قبول کرے تو اسے علی بن ابی طالب سے محبت کرنا چاہیئے۔ علی کی محبت ایمان کو زیادہ کرتی ہے۔ اور علی کی محبت برائیوں کو اس طرح پگھلاتی ہے جس طرح آگ سکے کو پگھلاتی ہے۔

۳. عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد نے علی کو جنا تو آپ نے آپ کا نام اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا، ابوطالب اس نام پر راضی نہ ہوئے۔ فرمایا آؤ ہم رات ابوقبیس (پہاڑ) پر بسر کریں اور خالق آسمان سے دعا کریں تاکہ وہ ہمیں اس (مولود) کے نام سے آگاہ کرے اور (میاں بیوی) سر شام باہر نکل کر ابوقبیس پر چڑھ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ ابوطالب نے یہ اشعار بیان فرمائے۔ ؎

یا رب ہذا الغسق الدجی ٭ والفلق المنبلج المضی

بین لنا عن امرک المقضی ٭ ابما نسمی ذلک الصبی

اے اس تاریکی اور چمکتی ہوئی روشنی کے رب اپنے فیصلہ شدہ حکم سے ہمیں آگاہ کر ہم اس بچے کا نام کیا رکھیں۔

ناگاہ آسمان سے جھنکارنے کی آواز پیدا ہوئی۔ ابوطالب نے اپنی نگاہ کو اس کی طرف بلند کیا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سبز زبرجد کی تختی موجود ہے جس پر چار سطریں تحریر ہیں۔ ابوطالب نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور اس کو مضبوطی سے اپنے سینے سے لگا لیا اور اس پر یہ عبارت تحریر تھی

؎ خصصتما بالولد الزکی ٭ والطاہر المنتجب الرضی

واسمہ من قاہر العلی ٭ علی اشتق من العلی

میں نے تم دونوں کو زکی، طاہر، برگزیدہ اور رضی فرزند سے مخصوص کیا ہے، اس کا نام قاہر علا نے علی رکھا ہے جو علی سے مشتق ہے۔

ابوطالب بہت ہی مسرور ہوئے اللہ تعالیٰ کے سجدے میں شکر کی خاطر گر گئے۔ (علی کا) دس اونٹوں

کا عقیقہ کیا۔ اور وہ تختی بیت اللہ الحرام میں لٹکی رہی جس کے ذریعے بنو ہاشم قریش پر فخر و مباہات کیا کرتے تھے حتیٰ کہ حجاج ابن زبیر پر غالب آیا و حجاج نے خانہ کعبہ کو مسمار کر دیا۔ اور وہ تختی بھی مسمار ہو گئی۔

۴. جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اسرافیل کی ہیبت، میکائیل کا مرتبہ، جبرائیل کی جلالت، آدم کا علم، نوح کی خاشیت، ابراہیم کی خلت، یعقوب کا حزن، یوسف کا جمال، موسیٰ کی مناجات، ایوب کا صبر، یحییٰ کا زہد، عیسیٰ کی عبادت، یونس کا ورع اور محمد کا حسب اور خلق دیکھنا چاہتے تو اس کو علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے علی میں انبیاء کی نوے خوبیاں جمع کر دی ہیں۔ اور ان خوبیوں کو علی کے سوا اور کسی میں جمع نہیں کیا اور ان تمام خوبیوں کو مؤلف کتاب جواہر الاخبار نے شمار کیا ہے۔

۵. عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے مجھے اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ اللہ نے جب آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب میں سپرد کر دیا۔ لگاتار یہ نور ایک شکل میں موجود رہا حتیٰ کہ ہم لوگ صلب عبد المطلب میں جدا ہو گئے۔ مجھ میں نبوت ہے اور علی میں وصیت ہے۔

۶. ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے اور لوگ مختلف درختوں سے پیدا ہوئے۔ ابن عباس سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، انبیاء مختلف درختوں سے پیدا ہوئے۔ اللہ نے مجھے اور علی کو ایک درخت سے پیدا کیا۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علی اس کی فرع ہیں۔ حسن اور حسین اس درخت کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں جس شخص نے ان میں سے کسی کو پکڑ لیا نجات پا گیا۔ اور جو شخص ان سے چوک گیا، ہلاک ہو گیا۔

۷. ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دین کی تائید علی کے ذریعہ کی ہے۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ الایۃ

۸. علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں اور علی ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

۹. علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا، اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے۔ جب آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کے صلب میں ودیعت کیا، میں اور تم لگاتار ایک صورت میں باقی رہے۔ آخر کار ہم صلب عبد المطلب میں جدا ہو گئے، مجھ سے نبوت اور

رسالت ظاہر ہوئی۔ اور تم سے وصایت اور امامت نمودار ہوئی۔

۱۰۔ علی علیہ السلام سے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی! میں نے تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ چار مقامات پر لکھا ہوا دیکھا ہے، جب میں اپنے معراج کے موقعہ پر آسمان پر گیا تھا تو میں نے بیت المقدس کے ایک پتھر پر یہ عبارت لکھی تھی۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی۔ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے محمد کی تائید علی کے ذریعہ کی۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی وزیرہ ونصرتہ بہ۔ کوئی معبود نہیں مگر صرف میں ہی ہوں، محمد میری مخلوق سے میرے چنے ہوئے ہیں۔ میں نے اس کی تائید اس کے وزیر علی کے ذریعے کی اور اس کی ذات کے ذریعے میں نے آپ کی مدد کی۔ جب میں رب العالمین کے عرش کے پاس پہنچا تو وہاں میں نے عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا پایا انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد حبیبی من خلقی ایدتہ بعلی وزیرہ ونصرتہ بہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ مخلوق میں سے محمد میرے حبیب ہیں۔ میں نے اس کی تائید اس کے وزیر علی کے ذریعہ کی ہے۔ اور میں نے علی کے ذریعہ اس کی مدد کی ہے۔ چوتھے مقام کی اس حدیث میں نشان دہی نہیں کی گئی۔

۱۱۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ فرشتے علی کے لئے اور آپ کے شیعوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور آپ پر مہربان ہیں اور ان کے شیعوں پر والد کی بیٹے سے مہربانی سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔

۱۲۔ انس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ جتنا علیؑ کو دوست رکھتا ہے اتنا فرشتوں کو دوست نہیں رکھتا جو بھی تسبیح اللہ کی خاطر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک علی کے محب اور شیعہ کے حق میں استغفار کرتا رہتا ہے۔

مودت ۹

علی علیہ السلام کے ہاتھ میں جنت اور دوزخ کی کنجیاں ہیں

۱۔ زید بن اسلم نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی! (تمہیں) مبارک ہو۔ تیری مانند کون ہو سکتا ہے فرشتے تیرے مشتاق ہیں، جنت تیری ہے۔ جب قیامت کا روز ہو گا تو میرے لئے نور کا ایک منبر نصب ہو گا اور تمہارے لئے بھی نور کا ایک منبر قائم کیا جائے گا۔ حضرت ابراہیم کے لئے بھی نور کا ایک منبر ہو گا اور تمہارے لئے بھی نور کا ایک منبر نصب ہو گا۔ ہم لوگ اس پر بیٹھ جائیں گے آواز دینے والا آواز دے گا۔ وصی کو مبارکباد ہو جو حبیب اور خلیل کے درمیان موجود ہیں۔ پھر مجھے جنت اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی۔ میں وہ تمہارے سپرد کر دوں گا۔

۲۔ ابوسعید خدری نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے مجھے جنت اور دوزخ کی کنجیاں عطا کی ہیں۔ فرمایا اے سلمانؓ علیؑ سے کہہ دو جس کو چاہو گے نکالو گے اور جس کو چاہو گے داخل کرو گے۔

۳۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اے ابن عباس تجھے علی کی پیروی کرنی چاہیئے، حق علی کی زبان اور دل پر موجود ہے۔ علیؑ جنت کا قفل اور کنجی ہیں اور علیؑ دوزخ کا قفل اور کنجی ہیں۔ لوگ علی کے ذریعے جنت میں داخل ہونگے اور آپ ہی کی وجہ سے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے

۴۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو میرے پاس جبرائیل اور میکائیل کنجیوں کے دو گچھے لائیں گے۔ ایک گچھا جنت کی کنجیوں کا ہو گا اور ایک گچھا دوزخ کی کنجیوں کا ہو گا اور جنت کی کنجیوں پر شیعیان محمد اور شیعیان علیؑ کے نام تحریر ہوں گے اور دوزخ کی کنجیوں پر آپ سے بغض رکھنے والوں اور آپ کے دشمنوں کے نام ہوں گے۔ وہ دونوں مجھے کہیں گے اے محمدؐ یہ آپ سے بغض رکھنے والا ہے اور یہ آپ سے دوستی کرنے والا ہے، میں ان کنجیوں کو علی بن ابیطالب کے حوالے کر دوں گا۔ علی ان لوگوں کے متعلق جو چاہیں گے حکم صادر کریں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رزق کو تقسیم کیا علیؑ سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔ اور آپ سے محبت کرنے والا کبھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

۵۔ مسروق بی بی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ! تمہارے لئے یہ بات کافی ہے کہ تجھے دوست رکھنے والے شخص کو مرنے کے وقت کوئی حسرت اور افسوس نہ ہو گا۔ اور نہ قبر میں

کوئی گھبراہٹ اور وحشت ہو گی اور نہ قیامت کے روز کوئی ڈر اور خوف ہو گا۔

۶۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ کے شیعہ کو خفیف نہ سمجھو۔ ان میں کا ایک آدمی قبیلہ ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔"

۷۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ علیؑ اور اس کے شیعہ قیامت کے روز کامیاب اور کامران ہوں گے۔

۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ اپنے شیعہ کو خوشخبری سنا دو میں ان کی قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔ یہ ایسا وقت ہو گا جہاں مال اور اولاد کوئی فائدہ نہ دے گی۔ صرف میری شفاعت فائدہ دے گی۔

۹۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تم جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ گے تم اس میں بلاحساب داخل ہو گے مرتے وقت جس کا آخری کلام محمدؐ پر اور علی پر درود بھیجنا ہو گا۔ اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۰۔ ابن عمر نے کہا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! یہ شخص (علی) میرے بعد تمہارا دنیا اور آخرت میں ولی ہے اور اس کی حفاظت کرو یعنی علی کی۔

۱۱۔ جابر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اسلام میں پہلا رخنہ علی کی مخالفت ہو گی۔

۱۲۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! انصار میں سے صرف وہ شخص تم سے بغض رکھے گا جس کی اصل یہودیت ہو گی۔"

۱۳۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہمارا سابق سبقت لے جائے گا، ہمارا درمیان والا نجات پا جائے گا، ہمارے ظالم کو بخش دیا جائے گا۔

۱۴۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی! تم جنت میں میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔"

۱۵۔ ابوذر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی! جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۱۶۔ عمران بن حصین نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری بات کو قبول کیا تھا۔

۱۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت (وقفوھم انھم مسؤلون) کے متعلق فرمایا کہ ان لوگوں سے علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۱۸۔ فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ میرے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ یہ اور اس کے شیعہ جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۹۔ عنبہ بن ازہری یحییٰ بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خداوند عالم نے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی تمہارے ساتھ تمام دنیا کے خمس پر کر دوں یا آپ نے دنیا کا چوتھا حصہ فرمایا تھا

راوی:۔ عقبہ کو روایت بیان کرنے میں) شک واقع ہو گیا ہے اور جو شخص زمین پر اس حالت میں چلا کہ وہ تیرے ساتھ بغض رکھتا ہے تو ایسے شخص پر دنیا حرام ہے!

مودت ۱۰

آئمہ کی تعداد اور مہدی ان میں سے ہو گا!

۱۔ شعبی عمر بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔ ہم لوگ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس میں عبداللہ بن مسعود بھی تھے۔ ایک اعرابی نے آکر دریافت کیا کہ تم لوگوں میں عبداللہ بن مسعود کون ہے۔ آپ نے کہا میں عبداللہ بن مسعود ہوں۔ اس نے کہا کیا تمہیں تمہارے نبی نے کوئی ایسی چیز بیان کی تھی کہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ آپ نے کہا ہاں بنو اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے برابر بارہ ہوں گے!

۲۔ شعبی مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں قرآن پیش کر رہے تھے۔ اس دوران میں ایک جوان نے آپ سے کہا کہ کیا تم لوگوں کو تمہارے نبی نے اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے (آپ نے فرمایا) آپ نوجوان ہیں۔ یہ چیز آپ سے پہلے مجھ سے کسی آدمی نے نہیں پوچھی (آپ نے کہا) ہاں ہمارے نبیؐ نے ہم سے کہا تھا کہ آپ کے بعد بنو اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے برابر بارہ خلیفے ہوں گے۔

۳۔ جریر اشعث سے وہ ابن مسعود سے وہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میرے بعد بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ خلیفے ہوں

۴۔ عبدالملک بن عمیر جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلعم

کی خدمت میں موجود تھا، میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا میرے بعد بارہ خلیفے ہوں گے۔ پھر آپ نے آواز کو آہستہ کر لیا۔ میں نے اپنے باپ کی خدمت میں عرض کیا۔ رسول اللہ نے اپنی آواز کو کیوں آہستہ کر دیا تھا۔ آپ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے کہا تھا۔ تمام کے تمام بنو ہاشم ہی سے ہوں گے۔

۵۔ سلیم بن قیس ہلالی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (امام حسین علیہ السلام آپ کے زانو پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ آپ کی دونوں آنکھوں کو اور آپ کے مُنہ پر بوسہ دے رہے تھے، اور فرماتے تھے۔ تو سردار ہے تو سردار کا فرزند ہے۔ تو امام ہے امام کا فرزند ہے۔ تو حجت ہے۔ حجت کا بیٹا ہے تو نو حجج کا باپ ہے۔ ان میں کا نواں قائم (عجل اللہ فرجہ) ہوگا۔

۶۔ اصبغ بن نباتہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا میں خود، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ کے نو فرزند مطہر [illegible] ہیں۔"

۷۔ عبایہ بن ربعی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی اوصیاء کے سردار ہیں۔ میرے بعد اوصیاء بارہ ہوں گے۔ ان میں پہلا علی ہوگا۔ اور آخری قائم مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہوگا۔

۸۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور مضبوط رسی کو پکڑے اور اللہ کی محنت بٹی ہوئی رسی کو تھامے۔ اسے (علی کو) میرے بعد دوست رکھنا چاہیئے۔ اور آپ کے دشمن کو دشمن رکھے اور آپ کے فرزند سے پیدا ہونے والے ہدایت کرنے والے آئمہ کو امام بنائے۔ یہ حضرات میرے خلفاء ہیں۔ میرے اوصیاء ہیں۔ میرے بعد اللہ کی مخلوق پر حجج (اللہ ہیں) میری امت کے سردار ہیں۔ پرہیزگاروں کو کھینچ کر جنت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ، میرا گروہ خدا کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۹۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی۔ حتیٰ کہ اس میں ایک امام حسینؑ کی اولاد میں سے کھڑا ہو گا۔ جس طرح دنیا ظلم وستم سے پُر ہو گی۔ اسی طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔"

۱۰۔ زید بن حارثہ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ صلعم نے انصار سے پہلی بار بیعت لی تھی تو فرمایا تم نے اس طرح (بیعت) لے رہا ہوں جس طرح مجھ سے پہلے انبیاء نے (اپنی اُمت سے بیعت) لی تھی۔ میری حفاظت کرنا، مجھے ان باتوں سے بچانا جن باتوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہو اور علی بن ابی طالب کو ان باتوں سے بچاؤ۔ جن سے اپنی جان کو بچاتے ہو اور اس کی حفاظت کرو، وہ صدیق اکبر ہیں۔ [illegible]

دین کو زیادہ کرے گا، اللہ نے موسیٰ کو عصا عطا کیا۔ ابراہیم کو آگ کا ٹھنڈا کر دینا عطا کیا۔ عیسیٰ کو کلمات عطا کئے جن کے ذریعے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مجھے علیؑ عطا کیا ہے۔ ہر نبی کی کوئی نہ کوئی آیت (معجزہ) ہوتی ہے۔ یہ (علی) میرے رب کی آیت (معجزہ) ہیں۔ اس کے فرزند سے پیدا ہونے والے آئمہ میرے رب کے آیات (معجزات) ہیں۔ جب تک آپ کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ ایک فرد کو باقی رکھے گا۔ دنیا اہل ایمان سے کبھی خالی نہ ہو گی۔

۱۱۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے اس دین کی فتح علی کے ذریعے کی۔ جب علی فوت ہو جائیں گے دین بگڑ جائے گا۔ مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے سوا آپ کے بعد دین کو کوئی شخص درست نہیں کرے گا۔

۱۲۔ ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر دنیا کا ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اس پر ایک ایسا آدمی مبعوث کرے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ جس طرح زمین جور وستم سے پُر ہو گی اس طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

۱۳۔ علی مرتضیٰ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آئمہ میرے فرزند سے پیدا ہوں گے۔ جس شخص نے ان آئمہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس شخص نے ان آئمہ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ یہ حضرات مضبوط رسی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں۔"

۱۴۔ حضرت علی نے فرمایا "وراء النہر سے ایک آدمی خروج کرے گا جس کو حارث حراث کہا جاتا ہے گا۔ اس کے مقدم (لشکر کا سردار) ایک ایسا آدمی ہو گا۔ جس کو منصور کہا جائے گا۔ وہ آل محمد کے لئے وطن بنائیگا اور ان کو جگہ دے گا۔ جس طرح قریش (مدینہ) نے رسول اللہ کو جگہ دی تھی۔ تمام مومنین پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی آواز کا جواب دینا واجب ہے۔ (راوی کو شک واقع ہوا ہے)

۱۵۔ ابونبیل اشعری نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے آئمہ کی اطاعت کرو۔ ان حضرات کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان حضرات کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

مودّت ۱۱

فاطمہ علیہا السّلام کے فضائل میں !

۱- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو پیدا کیا تو دونوں جنت میں فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ خوبصورت مخلوق اللہ نے پیدا نہیں کی۔ وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت کی صورت نمودار ہوئی جس سے نور چمک رہا تھا۔ قریب تھا کہ آنکھیں بجھ جائیں۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں دو بندے تھے دونوں نے کہا یہ عورت کون ہے، اللہ تعالیٰ نے کہا یہ فاطمہ بنت سید الاولین اور آخرین ہے۔ دونوں نے کہا۔ اس کے سر پر تاج کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ اس کے شوہر علی بن ابی طالب ہیں۔ کہا یہ دونوں بندے کیا چیز ہیں۔ فرمایا یہ اس کے فرزند حسن اور حسین ہیں۔ میں نے تمہاری خلقت سے ایک ہزار سال پہلے اس کو پیدا کیا تھا۔

۲- علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اور اس کی اولاد پر آگ کو حرام قرار دیا۔

۳- علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کہ اللہ نے اس کو اور اس کے دوستوں کو آگ سے آزاد کیا ہے

۴- جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری پھوپھی نے بھی عائشہ کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلعم کے نزدیک کون زیادہ محبوب تھا۔ فرمایا، فاطمہ، عرض کیا۔ مردوں میں کون تھا کہا علی؟

۵- فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی ایک روز ملاقات کی۔ رسول اللہ نے آپ کی خاطر کپڑا بچھایا اور آپ کو اس کے اوپر بٹھایا۔ پھر آپ کے فرزند امام حسن تشریف لائے۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو بٹھا دیا۔ پھر امام حسین تشریف لائے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر علی تشریف لائے آپ کو ان کے ساتھ بٹھایا۔ پھر آپ نے ان پر کپڑا ڈال دیا۔ اور فرمایا اے میرے پالنے والے! یہ میرے اہلبیت ہیں۔ میں ان حضرات سے ہوں۔ اے میرے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا۔ جس طرح میں ان سے راضی ہوں ؎

۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب علی کی شادی فاطمہ کے ساتھ ہوئی۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری شادی غریب آدمی کے ساتھ کر دی ہے جس کے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین پر رہنے والوں کی طرف نگاہ دوڑائی۔ ان میں سے صرف دو آدمی چنے ایک تمہارا باپ ہے۔ دوسرا تمہارا شوہر ہے۔

- فاطمہ علیہا السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام کائنات کی عورتوں کی سردار ہو یا میری اُمت کی عورتوں کی۔

۸- ابواسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کی معیت میں فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا (اے فاطمہ) تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ جس طرح مریم بنت عمران بنو اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھی۔

- رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ فاطمہ کو بتول اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ حیض اور نفاس سے پاک تھیں۔ کیونکہ یہ بات انبیاء کی لڑکیوں میں عیب شمار ہوتی ہے۔ یا نقصان شمار ہوتی ہے۔

- عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

- ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جنت میں فاطمہ بنت محمد داخل ہوں گی۔ آپ کی شان اس اُمت میں ایسی ہے جیسی مریم بنت عمران کی۔ بنو اسرائیل کی قوم میں۔

- حضرت علی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز پردوں کے پیچھے سے ایک آواز دینے والا آواز دیگا تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر دو حتیٰ کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے عبور کر جائیں۔

- عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلعم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو فاطمہ کا گلا چومتے تھے۔ اور فرماتے میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

- علی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ قیامت کے روز اس حالت میں میدان حشر میں تشریف لائیں گی کہ آپ کے پاس کپڑے ہوں گے جو خون سے تر بتر ہوں گے۔ آپ عرش کے ستون کو پکڑ کر دعا فرمائیں گی اے حکم (اللہ) میرے اور میرے فرزند کے قاتل کے درمیان فیصلہ کرو۔ رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے لئے ضرور فیصلہ کرے گا۔

- حضرت علی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا روز برپا ہو گا تو عرش کے درمیان میں سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے قیامت والو اپنی آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہ بنت محمدؐ حسینؑ کے خون سے

معاذ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو گناہوں سے ایسے حضرات کے ذریعے پاک کیا ہے جن کے سروں میں صلح (بال کم) ہیں اور علی کا شمار ان لوگوں میں ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ جوانان بہشت کے سردار ہیں اور ان دونوں کا باپ ان دونوں سے افضل ہے

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی صلعم کی خدمت میں آپ کی بیماری کے وقت حسنؑ اور حسینؑ کو لے کر حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ اے میرے باپ! ان دونوں کو اپنے ورثہ میں کوئی چیز عنایت فرمایئے فرمایا حسنؑ کو میری ہیبت اور میری سیادت حاصل ہے اور حسینؑ کے حصے میں میری طبیعت کی تیزی اور میری سخاوت ہے۔

ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین چیزیں محرمات میں شامل ہیں جس شخص نے ان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین اور اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ جو شخص ان چیزوں کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حرمت کی حفاظت نہیں کرے گا۔ (ایک) اللہ کی حرمت (دوسرے) میری حرمت اور (تیسرے) میرے تخم (قرابت داروں) کی حرمت ہے"

علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا فرزند مہکتا ہوا پھول ہوتا ہے اور میرے مہکتے ہوئے پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کا غضب اس شخص پر سخت ہو جاتا ہے جو میری اولاد کی توہین کرتا ہے اور میری عترت کے بارے میں مجھے تکلیف دیتا ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اہل بیت پر ظلم کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ ان لوگوں کو جہنم کے نچلے حصے میں منافقین کے ساتھ عذاب دیا جائے گا

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد آدم اپنے باپ کے عصبہ کی طرف منسوب ہوتی ہے میرا عصبہ (جد) فاطمہ ہیں۔ میں (فاطمہ سے پیدا ہونے والی اولاد کا) باپ بھی ہوں اور ان کا جد بھی ہوں۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کا نام حسن و حسین رکھوں۔

حضرت ابوذر خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے جو شخص مجھے نہیں جانتا میں اس کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں ابوذر ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا میرے اہل بیت کی مثال تم لوگوں میں نوح کی کشتی کی مثال ہے۔ جو شخص اس پر سوار ہو گیا تھا وہ نجات پا گیا تھا

خضاب شدہ قمیص کے ساتھ گزر جائیں۔ آپ عرش کی ساق کو پکڑ کر فرمائیں گی۔ اے اللہ آپ حیاء اور انصاف والے ہیں۔ میرے اور میرے فرزند کے درمیان فیصلہ فرما، رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے لئے فیصلہ صادر کرے گا (فاطمہؑ) فرمائیں گی اے میرے اللہ! میری شفاعت اس شخص کے بارے میں قبول کر جو اس کی (حسین کی) مصیبت پر رویا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فاطمہ کی شفاعت منظور کرے گا۔

۱۶۔ زید بن علی انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ چھ ماہ تک صبح کی نماز کے وقت فاطمہ کے دروازے پر آ کر فرماتے تھے اے اہل بیت نبوت نماز پڑھو نماز پڑھو۔ آپ تین مرتبہ ایسا فرماتے تھے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

اس حدیث کو تین صد اصحاب نے روایت کیا ہے۔ بعض وہ ہیں جنہوں نے آٹھ ماہ کی مدت بیان کی ہے اور بعض وہ ہیں جنہوں نے دس ماہ ذکر کئے ہیں۔

مودت ۱۲

فضائل اہل بیت کے بیان میں

۱۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تم لوگوں پر علی کی پیروی واجب ہے۔ آپ کے دائیں سورج اور بائیں چاند موجود رہتا ہے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دونوں کون حضرات ہیں۔ فرمایا وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں ان دونوں کا باپ دنیا کی روشنی ہے اور ان دونوں کی مثل تاریکی میں چودھویں کا چاند ہیں۔

۲۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسنؑ اور حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔

۳۔ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسین قیامت کے روز میرے ساتھ ہوں گے

۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون لوگ ہیں۔ جن سے محبت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔ رسول اللہ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

۵۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا میری اس سے جنگ ہے جس نے تم سے جنگ کی۔ اور میری اس سے صلح ہے جس شخص نے تم سے صلح کی

اور جس شخص نے اس سے منہ موڑ لیا تھا وہ غرق ہو گیا تھا"

۱۶ - سلمان نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا حضرت ہارون نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام شبر اور شبیر رکھا۔

۱۷ - علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے روز رحمٰن کے عرش کے دائیں بائیں جانب جس طرح منہ پر دونوں ہونٹ ہوتے ہیں۔ اس طرح ہوں گے

۱۸ - علی علیہ السلام نے فرمایا کہ حسن رسول اللہ صلعم کے سینے اور سر کے درمیان والے حصہ میں آپ سے زیادہ مشابہ تھے۔ حسینؑ اس سے نچلے حصہ میں آنحضرتؐ سے زیادہ مشابہ تھے۔

۱۹ - عمران بن حصین نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے :

۲۰ - عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ کا ذکر عبادت ہے "

۲۱ - امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے میرے بیٹے تم میرے جگر کا ٹکڑا ہو جس شخص نے تجھے دوست رکھا اور تیری اولاد کو دوست رکھا اس کے لئے خوشخبری ہے۔ تیرے قاتل کے لئے بدلہ دینے کے دن ہلاکت ہے۔

۲۲ - علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اس امت کا شریر آدمی حسینؑ کو قتل کرے گا۔

۲۳ - علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا حسینؑ کو قتل کرنے والا شخص ایک صندوق میں بند ہو گا۔ جس پر جہنمیوں کا آدھا عذاب ہو گا۔ جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں آگ کے زنجیروں میں بندھے ہوں گے آگ میں ڈالا جائے گا۔ جب دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اس سے ایک ایسی بدبو ہوا خارج ہو گی جس سے دوزخ میں رہنے والے لوگ اپنے رب سے اس کی ہوا کی سخت بدبو سے پناہ مانگیں گے وہ شخص دردناک عذاب میں ہمیشہ رہے گا۔ جب اس کا چمڑا گل جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر اور چمڑا چڑھا دے گا۔ تاکہ وہ دردناک عذاب کا مزہ چکھے، عذاب اس سے ایک منٹ بھی الگ نہ کیا جائے گا۔ اس کو جہنم کا گرم پانی پلایا جائے گا۔ اور اس کے لئے ہلاکت ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

۲۴ - عبداللہ بن عمر سے کسی شخص نے مچھر کے خون کے تاوان کے بارے میں دریافت کیا آپ نے کہا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں۔ کہا اس شخص کی طرف دیکھو جو مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھتا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ کے فرزند (حسینؑ) کو قتل کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا وہ دونوں (حسنین) دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

۲۵ - شہر بن حوشب نے کہا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت فرماتے ہوئے سنا جب حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر (مدینہ میں) پہنچی تو فرمایا۔ اللہ حسینؑ کے قاتلین پر لعنت کرے۔ ان لوگوں نے حسینؑ کو قتل کیا

ان کو خدا قتل کرے اور ان پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔

۲۶ - ذریہ رسول اللہ صلعم کی خادمہ سے روایت ہے کہ جب عاشور کا روز ہوتا تھا۔ تو رسول اللہ صلعم کا یہ معمول تھا۔ کہ آپ حسینؑ کی دودھ پلانے والی عورتوں کو بلاتے تھے اور ان سے فرماتے تھے کہ تم نے کوئی گرد دی چیز پی لی ہے۔ یہ اشارہ آپ کی اولاد کے ساتھ عاشور کے دن واقع ہونے والے واقعہ کی طرف تھا۔

مودّت ۱۳

فضائل خدیجہ، فاطمہ محبت اہل بیت علیہم السلام

آپ کے محبین کے ثواب، ان کے درجات کی بلندی اور ان سے بغض رکھنے والوں کے عذاب کے بارے میں

۱ - شعبی مسروق سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی گھر سے نکلتے خدیجہ کو ضرور یاد کرتے تھے۔ اور آپ کی تعریف فرماتے تھے۔ ایک دن آپ نے خدیجہ کا ذکر کیا اور مجھے غیرت لاحق ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو ایک بڑھیا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ایک اچھی عورت عطا کی ہے۔ رسول اللہ ناراض ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ غضب کے مارے آپ کے بال کھڑے ہو گئے تھے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس سے اچھی عورت مجھے عطا نہیں کی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جب تمام لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا تھا۔ اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب باقی لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تھا۔ اس نے مجھے اپنے مال سے نوازا جب لوگوں نے مجھے اپنے مال سے محروم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا کی ہے۔ میں نے عرض کیا میں پھر کبھی آپ کو عیب کے ساتھ یاد نہ کروں گی۔

۲ - مہاجر بن میمون فاطمہ علیہا السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ خدیجہ کہاں قیام فرما ہیں۔ فرمایا قصب کے بنے ہوئے ایک مقام میں قیام فرما ہیں۔ جہاں نہ شور و شر ہوتا ہے نہ وہاں تھکن اور تکان لاحق ہوتی ہے۔ مریم اور آسیہ زن فرعون کے درمیان موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا اسی قصب کا مکان بنا ہوا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ وہ قصب ہے جس پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔

۳ - انس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تمام عورتوں سے افضل چار عورتیں ہیں۔ مریم بنت عمران، آسیہ

بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد علیہم السلام

۴۔ عباد بن سعد نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا خدیجہ کو نبی صلعم کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح مریم کو تمام کائنات کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اباء علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں یہ حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے اس پشت پر جس میں تو رہا اور اس شکم پر جس نے تمہیں اٹھایا اور اس گود پر جس نے تجھے پالا آگ کو حرام کر دیا ہے۔

۶۔ نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا جس کو توکل کا دھنی بننا چاہیئے اسے چاہیئے کہ وہ میرے اہل بیت کو دوست رکھے خدا کی قسم جس شخص نے ان کو دوست رکھا وہ دنیا اور آخرت کے فائدے میں رہا۔

۷۔ زاذان سلمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان، جس شخص نے میری بیٹی فاطمہ کو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اور جس شخص نے اس سے کینہ رکھا وہ دوزخ میں ہوگا۔ اے سلمان فاطمہ کی محبت سو مقامات پر فائدہ دے گی اور ان میں سے آسان ترین مقامات یہ ہیں:۔

قبر، میزان، صراط اور حساب جس شخص سے میری بیٹی فاطمہ راضی ہوگی میں اس سے راضی ہوں گا۔ اور جس شخص سے میں راضی ہوں گا اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ اور جس شخص پر میری بیٹی فاطمہ ناراض ہوگی میں اس پر ناراض ہوں گا اور جس سے میں ناراض ہوں گا اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ اے سلمان اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے اس پر اور اس کے شوہر علی پر ظلم کیا اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت موجود ہے جس شخص نے ان دونوں کی اولاد اور ان دونوں کے شیعوں پر ظلم کیا۔

۸۔ مقداد بن اسود نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آل محمد کی معرفت رکھنا آگ سے برائت کا ذریعہ ہے۔ آل محمد کی محبت (پل) صراط سے گزرنے کا ٹکٹ ہے۔ آل محمد کی ولایت عذاب سے امان کا باعث ہے۔

۹۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا من مات علی حب آل محمد مات مغفورا لہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ بخشش کی موت مرا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد مات شہیدا۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا اس کے لئے قبر میں جنت کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ الا ومن مات علی حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر۔ خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا۔ اس کو موت کا فرشتہ جنت کی بشارت دیتا ہے پھر

منکر اور نکیر" الا من مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ اس طرح جنت کی طرف جائے گا۔ جس طرح دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف ناز و خرام سے جاتی ہے۔ الا من مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی زیارت کرنے والے رحمت کے فرشتے قرار دیتا ہے"۔ الا من مات علی حب ال محمد مات علی السنۃ والجماعۃ۔ خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ سنت و جماعت پر مر گیا۔ الا من مات علی حب ال محمد مات مومنا مستکمل الایمان۔ خبردار۔ جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ کامل الایمان مومن ہو کر مرا۔ الا من مات علی حب ال محمد مات تائبا۔ خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ تائب ہو کر مرا۔ الا من مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ خبردار! جو شخص آل محمد سے کینہ رکھ کر مرا وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دو آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا کہ (یہ) اللہ کی رحمت سے مایوس ہے"۔ الا من مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ خبردار! جو شخص آل محمد سے کینہ رکھ کر مر گیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا۔ الا من مات علی بغض آل محمد مات کافرا تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ جو شخص آل محمد سے کینہ رکھ کر مر گیا وہ کافر ہو کر مرا۔

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا اے عبدالرحمن تم میرے صحابی ہو اور علی بن ابی طالب میرے بھائی ہیں اور مجھ سے ہیں۔ اور میں علی سے ہوں۔ آپ میرے علم کا دروازہ ہیں اور میرے وصی ہیں۔ آپ، فاطمہ، حسنؑ اور حسینؑ شرافت اور بزرگی کے لحاظ سے تمام زمین والوں سے افضل ہیں۔

موسیٰ بن علی قرشی قنبر بن احمد سے روایت کرتے ہیں وہ بلال بن حمامہ رضی اللہ عنہ سے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور اس کا چہرہ مبارک چاند کے گول دائرہ کی طرح چمک رہا تھا۔ عبدالرحمن نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا ایک ایسی بشارت کی وجہ سے ہے جس کو میرے رب کی جانب سے جبرائیل لائے ہیں جو میرے بھائی ہیں۔ میرے ابن عم علی اور میری بیٹی فاطمہ کے متعلق ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فاطمہ کی شادی علی سے کر دی ہے اور جنتوں کے خزانچی رضوان کو حکم دیا ہے کہ وہ درخت طوبیٰ کو ہلائے۔ اور اس نے میرے اہل بیت کے محبان کی تعداد کے برابر دستاویزات یعنی تمسک ناموں کو اٹھا لیا اور ان تمسک ناموں کے نیچے سے اللہ نے نور کے فرشتے

پیدا کیے۔ اللہ نے ہر ایک فرشتے کو ایک ایک مشک نامہ دیا۔ جب قیامت کا میدان گرم ہوگا۔ اس وقت فرشتے مخلوق کو آواز دیں گے۔ اور ہر ایک محب کو مشک نامہ دے دیا جائے گا۔ جس میں اس کا دوزخ سے چھٹکارا تحریر ہوگا۔ میرا بھائی اور میرا ابن عم اور میری بیٹی میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو دوزخ سے چھڑوانے والے ہیں۔"

۱۲- ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی! اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری شادی فاطمہ سے کر دی ہے۔ اور اس کا حق مہر زمین کو قرار دیا ہے، جو شخص زمین پر اس حالت میں چلے کہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو تو وہ زمین پر حرام چلا۔

۱۳- حافظ ابو نعیم شیرویہ سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے تھے اس کو فلاں عورت کے پاس لے جاؤ۔ کیونکہ وہ خدیجہ علیہا السلام کو دوست رکھتی ہے۔"

۱۴- شیرویہ عمار سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ خدیجہ کو اس طرح میری امت کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح جناب مریم کو عالمین کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔

۱۵- حذیفہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اللہ سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنے کا نازل ہوا ہے۔ جو اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اور اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

مودت ۱۴

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل، وفات نبی اور فاطمہ علیہ السلام

اور اس پر مودات مبارکات کا خاتمہ ہے

۱- علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قیامت کا روز ہوگا جو شخص سب سے پہلے قبر سے اٹھے گا وہ ناطق، صادق امین اور مشفق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ آپ سے جبرائیل آپ کی امت کے حالات دریافت کریں گے۔ حدیث لمبی ہے میں نے اسے مختصر کر دیا ہے۔

۲- زید بن اسلم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے ترک اولیٰ ہوا تھا۔ تو اس نے کہا اے میرے رب میں تم کو محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا اے آدم! وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے تو میں نے تجھے بخش دیا۔ اگر محمد کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔ حافظ ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ لیکن بخاری اور مسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

سعید بن مسیب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کہ اے عیسیٰ محمد پر ایمان لاؤ۔ اور اپنی امت کو حکم دو کہ وہ بھی آپ پر ایمان لائے۔ اگر محمد کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو، نہ جنت کو اور نہ جہنم کو کسی چیز کو پیدا نہ کرتا میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ وہ کانپنے لگا۔ میں نے اس پر لاالٰہ الا اللہ م۔ ح یعنی محمد کے نام کا نصف لکھا تو عرش قرار پکڑ گیا۔ حافظ ابو عبداللہ نے کہا کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے۔ لیکن بخاری اور مسلم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

حافظ ابو عبداللہ شیرویہ سے وہ ابو جبیر بختری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو منبر کوفہ پر تشریف فرما دیکھا اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کو زیب تن کیے ہوئے تھا اور آنحضرت کی تلوار پر سہارا لیا ہوا تھا اور آپ کا عمامہ بندھا ہوا تھا۔ اور آپ کی انگلی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی تھی۔ آپ منبر پر بیٹھ گئے اور شکم مبارک ظاہر کر دیا۔ فرمایا جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ۔ میرے پہلوؤں میں علم کا سمندر موجیں مار رہا ہے یہ علم کا مرکز ہے اور یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب میرے منہ میں ڈالا گیا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چن چن کر چیزیں ودیعت کی ہیں۔ اگر میرے لیے مسند بچھا دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کو تورات سے، انجیل والوں کو انجیل سے فتویٰ دوں گا۔ حتیٰ کہ تورات اور انجیل دونوں بول اٹھیں گی۔ علیؑ نے سچ کہا اور تم لوگوں کو وہی فتویٰ دیا ہے جو ہم میں موجود تھا اور تم لوگ کتاب کی تلاوت کرتے ہو اور اس کو سمجھتے نہیں ہو۔

صحابہ کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضل بن عباس کو اعانت غسل کی خاطر بلایا، جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آنحضرتؐ پر اکیلے نماز پڑھی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی اور موت میں ہمارے امام ہیں۔ لوگ گروہ در گروہ داخل ہو کر آنحضرتؐ کی نماز (جنازہ) بغیر امام کے پڑھتے تھے۔

حضرت علی نے فرمایا میں آپ کو اس حجرے میں دفن کروں گا۔ جہاں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ جب لوگ نماز جنازہ پڑھنے سے فارغ ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام نے بریدہ بن سہل سے فرمایا۔ اہل مدینہ

کی طرح لحد کھود دو۔ اس نے لحد کو کھود دیا۔ لحد میں حضرت علی عباس اور فضل بن عباس اُتر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں سے (قبر میں) رکھ دیا۔ اور آپ کے چہرہ مبارک، مقدس اور مسند کو کھول دیا۔ اور اینٹوں کو جوڑ دیا اور مٹی ڈال دی۔ صلوات اللہ وتحیاتہ وبرکاتہ وسلامہ علیہ وعلیٰ اہل بیتہ فائمۃ بدوام اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد جناب فاطمہ اپنے گھر میں تشریف لے آئیں۔ عورتیں آپ کی خدمت میں جمع ہو گئیں۔ فاطمہ صلوات اللہ علیہا نے فرمایا (آج) ہم سے دائم ختم ہو گئی۔ پھر آپ نے (یہ) مرثیہ پڑھا

اغبر آفاق السماء وکورت	شمس النہار واظلم العصران
والارض من بعد النبی حزینۃ	تبکی علیہ کثیرۃ الرجفان
فلیبکہ شرق البلاد وغربہا	ولیبکہ مصر وکل یمان

(ترجمہ) کائنات تاریک ہو گئی، دن کے سورج کو گہن لگ گیا، صبح وشام بے نور ہو گئے۔ نبی کی وفات کے بعد زمین غمگین ہے۔ غم کا اظہار کثرت بھونچال سے کرتی ہے۔

۶۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ عبدالمطلب قیامت کے روز ایک امت کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔ جس پر بادشاہوں کی رونق اور نبوت کی علامت ہو گی۔ زمانہ جاہلیت میں عبدالمطلب نے پانچ سنتیں قائم کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام میں جاری رکھا۔ آباؤ اجداد کی منکوحہ کو بیٹوں پر حرام قرار دیا اور اللہ تعالیٰ نے (بھی یہ) آیت نازل فرمائی۔ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم، آپ نے (دو نوں) مال کو پایا اور اس سے خمس نکالا اور صدقہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے (بھی) آیت نازل کی۔ انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ۔ آپ نے ایک کنواں کھدوا اور اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا اور اللہ تعالیٰ نے بھی آیت نازل فرمائی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج۔ آپ نے (قتل کی) دیت ایک سو اونٹ مقرر کئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام میں جاری رکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! عبدالمطلب نہ جوا کھیلتے تھے اور جو چیز بت کے نام پہ ذبح ہوتی تھی اسے کو نہیں کھاتے تھے۔ آپ ملت ابراہیم علیہ السلام پر قائم تھے

۷۔ اعمش نے کہا کہ مجھے ابو اسحاق بن حارث نے اور سعد بن بشر نے علی کرم اللہ وجہہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کو حوض پر ملوں گا۔ اے علی تم حکم دینے والے ہو گے حسنؑ اور حسینؑ (کوثر) پلانے والے ہوں گے۔

۸۔ امام رضا علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مغرور و

ایک جگر کا ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہو گا۔ جو مصیبت میں گرفتار انسان آپ کی (مزار کی) زیارت کریگا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دُور کر دے گا اور جو گنہگار زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

(کتاب مودۃ القربیٰ ختم شد)

باب ۵۷

ان احادیث کے بارے میں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عصبہ اولاد فاطمہ سلام اللہ وبرکاتہ ہے

حدیث میں ہے کہ آپ کا نسب اور سبب دونوں منقطع نہ ہوں گے
آپ کی صلہ رحمی دنیا اور آخرت دونوں میں ملا رہے گی۔

فاطمہ بنت الحسین اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کا باپ آپ کی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماں کی اولاد اپنے والد کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ مگر اولاد فاطمہ کا میں ولی ہوں اور میں ہی ان کا دادا ہوں

احمد نے اسامہ بن زید کی حدیث جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ علی، جعفر اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے اجتماع کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تم میرے داماد ہو اور میرے فرزندوں کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

دارقطنی عاصم بن ضمرہ، مغیرہ اور عمرو بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجلس شوریٰ کے روز فرمایا۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں پر ضرور احتجاج کروں گا۔ قریش، نہ عربی اور نہ عجمی کوئی بھی اسے رد نہیں کر سکے گا۔ حضرت علی نے ان لوگوں سے (اپنی) ایسی خوبیاں بیان کی جن کی ان لوگوں نے تصدیق کی۔ آخر کار حضرت نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ہو۔ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نفس نبی اور اس کے دونوں بیٹوں کو نبی کے بیٹے اور اس کی عورتوں کو اپنی عورتیں میرے سوا قرار دیا ہو۔ انہوں نے کہا نہیں، فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تم میرے

فرزند کے باپ ہو؟ انہوں نے کہا نہیں !

۴۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد [illegible] اس کی پشت میں قرار دیا ہے اور میری اولاد کو علی کی پشت میں قرار دیا ہے۔

۵۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ آپ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور عباس [illegible] نبی صلعم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران میں حضرت علی تشریف لائے اور آپ نے سلام کیا [illegible] صلعم نے سلام کا جواب دیا۔ آنحضرت کھڑے ہو گئے، آپ کو گلے لگایا۔ آپ کی دونوں آنکھوں کے در[میان] بوسہ لیا اور آپ کو اپنی داہنی طرف بٹھا دیا۔ عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو دوست [رکھتے] ہیں۔ فرمایا اے میرے چچا اللہ اللہ میں اسے بہت زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ اللہ عز وجل [نے] ہر نبی کی اولاد کو اس کی پشت میں قرار دیا ہے۔ مگر میری اولاد کو اس کی پشت میں قرار دیا ہے۔

۶۔ مسور سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے روز میرے نسب، سبب اور دامادی کے [سوا] تمام نسب قطع ہو جائیں گے۔"

۷۔ (حذف اسناد) ابن زبیر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کے روز ہر نسب اور دامادی ختم ہو جائے [گی] مگر میرا نسب اور دامادی باقی رہے گی۔

۸۔ امام بغوی عبداللہ بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت جعفر قتل کر دیئے گئے تو تین دن کے [بعد] خبر وصول ہوتے وقت نبی صلعم نے پیدا کرنے والے (اللہ) سے دعا کی۔ ہم لوگوں نے سر وں کو منڈوا[یا] اور آنحضرت نے میرے بھائی محمد کے بارے میں کہ محمد ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہ ہیں اور عو[ن] خلقت میں اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے اللہ [جعفر] کا جانشین بنا اور عبداللہ کے داہنے ہاتھ مارنے میں برکت دے۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا اور [illegible] لوگوں کا دنیا اور آخرت میں ولی ہوں۔

۹۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مردوں کو کیا ہو گیا [ہے] جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز رسول اللہ کی صلہ رحمی کوئی نفع نہ دے گی۔ فرمایا ہاں بخدا کی قسم میری [صلہ] رحمی دنیا اور آخرت میں جڑی رہے گی۔ اے لوگو! میں تمہیں حوض کوثر پر ملوں گا۔

۱۰۔ ام ہانی سے روایت ہے کہ آپ باہر نکلیں۔ چلنا شروع کیا، عمر بن خطاب نے آپ سے کہا اے ام ہانی تم[ہیں] یہ علم ہونا چاہیئے محمد تمہیں کوئی فائدہ نہ دیں گے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں [آ کر] تمام واقعہ سے آگاہ کر دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ میری شفا[عت] [illegible]

میرے اہل بیت کو نصیب نہ ہو گی۔ کیا میری شفاعت وحا یا حکم کو نصیب ہو گی۔ (حا اور حکم یمن کے دو قبیلے ہیں)

۱۱۔ بزار نے حدیث بیان کی ہے کہ صفیہ بنت عبدالمطلب قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزریں۔ لوگ آپس میں فخریہ باتیں کر رہے تھے۔ اور زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ جناب صفیہ نے کہا رسول اللہ ہم میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ تو، ایک ایسا درخت ہیں جو کوڑا کرکٹ پر پیدا ہو گیا ہو۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کو اس بات کی خبر دی، آپ نے منبر پر ناراضگی کے عالم میں فرمایا اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میرے اہل کی تنقیص بیان کرتی ہیں۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے اصل کے لحاظ سے افضل ہوں اور جگہ کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

۱۲۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اہل بیت کی ایک خادمہ تھی جس کا نام بریرہ تھا۔ ایک شخص نے اس سے کہا اے بریرہ اپنی مینڈھیوں کو ڈھانپ رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محمد تجھے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو کر نکلے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں کون ہوں؟ کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ لیکن فخر نہیں ہے۔ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قیامت کے روز قبر پہلے شق ہو گی۔ لیکن فخر نہیں ہے۔ میں رحمٰن کے عرش کے سایہ میں لواء الحمد کا مالک ہوں گا۔ اس روز لواء الحمد کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ پھر بھی فخر نہیں ہے۔ قوموں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری صلہ رحمی کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بلکہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو حاصل ہو گی۔ حتیٰ کہ حا اور حکم بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ میں شفاعت کروں گا حتیٰ کہ میں جس کی شفاعت کروں گا۔ وہ اوروں کی شفاعت کرے گا۔ اور اس کی شفاعت قبول ہو گی۔ حتیٰ کہ شیطان کو (اپنے متعلق) شفاعت کے متعلق خاصی امید بندھ جائے گی۔

۱۳۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ میرے سبب کے سوا ہر سبب قیامت کے روز ختم ہو جائیگا۔ اور ہر اولاد آدم کی جدان کے باپ ہوتے ہیں۔ اولاد فاطمہ کے سوا میں ان کا باپ ہوں اور جد ہوں ۔

باب ۵۸

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم سے اس بات کا وعدہ کیا کہ آپ کے اہلبیت کو عذاب نہ دیگا

اور نہ انہیں آگ میں داخل کرے گا

کتاب عظیم سے ان کی محبت واجب ہے

اور بعض ان احادیث کا ذکر جو کتاب جواہر العقدین میں منقول ہیں!

۱۔ جواہر العقدین میں منقول ہے کہ قرطبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ اللہ آپ کو عنقریب اتنا دے گا۔ کہ آپ راضی ہو جائیں گے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم اس بات پر راضی ہوئے تھے کہ آپ کے اہل بیت جنت میں داخل ہوں۔

۲۔ بحذف اسناد، زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی یہ مرضی تھی کہ آپ کے اہل بیت جنت میں داخل ہوں۔

۳۔ قتادہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے اہل بیت کے متعلق سوال کیا کہ ان میں سے جو شخص بھی توحید کا اقرار کرلے اور تبلیغ کے امور کو انجام دے ایسے لوگوں کو عذاب نہ دے

۴۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت کے کسی فرد کو آگ میں داخل نہ کرے۔ آپ نے میرے سوال کو قبول کر لیا۔

۵۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے میرے اللہ یہ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے گنہگاروں کو ان کے نیکوکاروں کے حوالے کردے۔ اور (پھر) ان کو میرے حوالے کردے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا اور ایسا کرنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا ہمارے ساتھ ایسا کر دیا ہے فرمایا اس بات کو تمہارے رب نے تمہارے متعلق کر دیا ہے۔ اور جو لوگ تمہارے بعد ہوں گے۔ ان کے متعلق کرے گا۔"

۶۔ علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ بنو ہاشم! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر میں جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑوں گا تو داخل کرنے کی تم سے ابتدا کروں گا۔

۷۔ علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سب سے پہلا شخص جو مجھ پر حوض پر وارد ہوگا وہ میرے اہل بیت ہوں گے اور میری امت کے وہ لوگ ہوں گے جو مجھے دوست رکھتے ہیں۔

۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی امت کے جن اشخاص کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔ پھر قریش میں سب سے زیادہ قریب اور زیادہ قریب پھر انصار پھر یمن کے وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی۔ پھر تمام عرب، پھر عجم اور جس شخص کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہ افضل ہوگا۔

۹۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے فاطمہ! تجھے علم ہے کہ تیرا نام فاطمہ کیوں پڑا، عرض کیا یا رسول اللہ نہیں، فرمایا اللہ نے تجھے اور تیری اولاد کو آگ سے آزاد رکھا ہے" اس حدیث کو حافظ ابوالقاسم دمشقی نے بیان کیا ہے اور محب طبری نے اس کو مسند امام علی بن موسیٰ رضا سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے اور جس شخص نے ان کو دوست رکھا وہ بھی آگ سے آزاد ہے)

۱۰۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہمارا سابق سبقت لے جائے گا۔ ہمارا درمیان والا نجات پا جائیگا اور ہم میں سے ظالم کو بخش دیا جائے گا۔

۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب جنت والوں کے سردار ہیں۔ میں ہوں، حمزہ ہیں۔ علی ہیں، جعفر ہیں، حسن ہیں، حسین ہیں۔ اور مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہیں۔

۱۲۔ علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لوگوں کے حسد کی شکایت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جو اشخاص جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔ ان چار میں تم چوتھے ہو (وہ) میں ہوں، تم ہو، حسن ہیں، حسین ہیں۔ ہماری عورتیں ہمارے دائیں بائیں ہوں گی۔ اور ہماری اولاد ہماری عورتوں کے پیچھے ہوگی۔

۱۳۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے علی سے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو تم میرے ساتھ جنت میں داخل ہو گے، حسنؑ، حسینؑ اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے داخل ہوں گی۔ ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی۔ اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں اور بائیں ہوں گے۔

۱۴۔ ابورافع سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ اے علی! چار شخص جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔ میں، تم، حسنؑ اور حسینؑ اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوں گی۔ ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی۔ اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں اور بائیں ہوں گے۔

۱۵۔ سعید بن جبیر ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں الحقنا بھم ذریاتھم۔ کہا اللہ تعالے

مومن کی اولاد کا درجہ بلند کرکے اس کو جنت بر مومن کے درجے میں داخل کرے گا۔ اگرچہ اس کی اولاد عمل میں اس سے کم کیوں نہ ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی والذین امنوا واتبعتھم ذریاتھم بایمان الحقنا بھم ذریاتھم وما التناھم من عملھم۔ کہا، اللہ تعالیٰ کمی نہیں کرے گا ان کے اپنے عمل کم نہ کریں گا۔ حاکم نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۱۶۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جب آدمی جنت میں داخل ہو گا۔ تو کہے گا میرا باپ، میری ماں، میری اولاد اور میری بیوی کہاں ہے۔ کہا جائے گا۔ کہ ان لوگوں نے تیرے اعمال کی طرح عمل بجا نہیں لائے اچھے گا میں اپنی خاطر اور ان کی خاطر عمل کرتا تھا۔ ان لوگوں سے کہا جائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جنات عدن یدخلونھا ومن صلح من اباءھم وازواجھم وذریاتھم) جب مطلق مومن کی اولاد کے متعلق یہ بات ہے تو رسول اللہ صلعم کی اولاد اس کی زیادہ مستحق اور سزاوار ہے۔

۱۷۔ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی! جب قیامت کا دن ہو گا تم اور تمہاری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہو گی۔ موتیوں اور یاقوت کا تاج پہنے ہوئے اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جنت جانے کا حکم دے گا اور لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام علی بن موسیٰ رضا نے بیان کیا ہے اور محب طبری نے بھی بیان کیا ہے۔

۱۸۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، اے علی! اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے فرزند تیرے اہل تیری اولاد تیرے شیعوں اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے اور تجھے بشارت ہو کہ تم انزع البطین ہو۔

۱۹۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اے علی! تم اور تمہارے شیعہ حوض پر وارد ہوں گے سیراب ہوں گے۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے۔ اور تیرے دشمن حوض پر اس حالت میں آئیں گے کہ وہ پیاسے ہوں گے اور ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

۲۰۔ جمال الدین زرندی مدنی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ تو رسول اللہ صلعم نے علیؑ سے فرمایا وہ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہیں کہ قیامت کے روز تم اور تمہارے شیعہ اس شان سے آئیں گے۔ وہ (اللہ سے) راضی ہوں گے اور اللہ ان سے راضی ہو گا۔ اور تمہارے دشمن اس حالت میں آئیں گے (اللہ ان سے) ناراض ہو گا۔ اور ان کی گردنیں اٹھی ہوئی ہوں گی۔ عرض کیا میرے دشمن کون ہیں! فرمایا جس نے تم پر تبرا اور لعن کیا۔

۲۱۔ ابو لیلیٰ حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملا کہ وہ ہم لوگوں کو دوست رکھتا ہو گا۔ وہ ہماری شفاعت کے

باعث جنت میں داخل ہو گا۔

۲۲۔ جواہر العقدین میں ابو الشیخ بن حبان زادان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہمارے بارے میں آل حم ایک آیت ہے جس کو ہر مومن یاد رکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ۔

۲۳۔ ابو طفیل سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور آیۂ کریمہ آیت تلاوت کی۔ واتبعت ملت آبائی ابراھیم واسحاق ویعقوب۔ پھر فرمایا میں بشیر کا فرزند ہوں، میں نذیر کا فرزند ہوں، میں اللہ کی طرف بلانے والے کا فرزند ہوں جو اس کے حکم سے بلاتا تھا۔ میں روشن چراغ کا فرزند ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ میں اس اہل بیت کا ایک فرد ہوں جس سے اللہ نے ناپاکی کو دور رکھا اور انہیں کما حقہٗ پاک و پاکیزہ کیا۔ میں اس اہل بیت کا فرد ہوں جن کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ۔ اس حدیث کو طبرانی نے الکبیر اور الاوسط میں بیان کیا ہے اور بزار نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

حافظ جمال الدین زرندی مدنی ابو طفیل اور جعفر بن حبان سے روایت کرتے ہیں اور یہ عبارت زیادہ کی ہے۔ حضرت نے فرمایا میں اس اہل بیت کا فرد ہوں جن میں جبرائیل اُترتا تھا اور جن کے ہاں سے اوپر جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی تھی ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیھا حسنا۔ نیکی حاصل کرنا ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔

حافظ جمال الدین زرندی نے اس حدیث کے آخر میں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ بیان کی ہے۔

امام واحدی نے کہا ہے کہ یہ وہ ولایت ہے جس کو نبی صلعم نے ثابت کر دیا ہے۔ اور قیامت کے روز اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ کے قول میں بیان کیا گیا ہے۔ وقفوھم انھم مسئولون یعنی مراد ان سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ ان سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ (بحذف اسناد) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ آدمی کا ایک قدم دوسرے قدم سے آگے نہیں جائے گا۔ حتیٰ کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اپنی زندگی کس کام میں ختم کی۔ اپنے جسم کو کن مشکلات میں گرفتار رکھا۔ مال کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

فرمایا قیامت کے روز اس وقت تک بندے کا قدم آگے نہیں بڑھے گا

۲۵۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے
حتیٰ کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عمر کا حصہ کہاں فنا کیا۔ جسم کو کہاں مبتلائے کار رکھا۔ مال
کہاں خرچ کیا۔ اور کہاں سے کمایا اور ہم اہل بیت سے محبت رکھنے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سیجعل لھم الرحمٰن ودًا جس
۲۶۔ محمد بن حنفیہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے
مومن کے دل میں علی اور اہل بیت کی محبت ہو گی وہ (جنت جانے میں) باقی نہ رہے گا۔

کہ رسول اللہ صلعم نے
۲۷۔ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے باپ سے۔ آپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔
فرمایا۔ اللہ سے محبت رکھو کیونکہ اللہ نے تمہیں کھانے پینے کی نعمتیں عطا کی ہیں۔ تو اسے دوست رکھو اور اللہ سے محبت کی
وجہ سے مجھ سے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت سے میری وجہ سے محبت کرو۔

فرمایا بندہ اس وقت
۲۸۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے
تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے محبوب نہ ہوں۔ اور میری عترت اس کے نزدیک
اپنی عترت سے زیادہ محبوب ہو اور میرے اہل اس کے نزدیک اس کے اپنے اہل سے محبوب ہوں اور میری
ذات اس کے نزدیک اس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب ہو۔

۲۹۔ حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین باتوں کی تعلیم دو۔ اپنے نبی سے محبت کرو۔ اور
اس کے اہل بیت سے محبت کرو۔ اور (ان کو) قرآن پڑھنے کی تعلیم دو۔ کیونکہ حاملان قرآن اللہ کے سائے
میں ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اور وہ شخص انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ ہوگا

۳۰۔ ترمذی میں عبدالمطلب بن ربیعہ بن عبدالمطلب بن ہاشم سے روایت ہے کہ عباس بن عبدالمطلب غصہ کی
عالم میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے پاس موجود تھا۔ رسول اللہ نے کہا تجھے کس
نے ناراض کیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ قریش کو ہمارے ساتھ کیا کد ہو گئی ہے کہ یہ لوگ جب آپس میں ملتے
تو خوش خوش ملتے ہیں اور جب ہم لوگوں سے ملتے ہیں تو ان کی یہ حالت نہیں رہتی۔ یہ سن کر رسول اللہ
صلعم ناراض ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے۔ آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہو گا۔ حتیٰ کہ تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی
خاطر دوست رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ آدمی کا
چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

۳۱۔ رجحان الاسناد عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ درہ بنت ابی لہب مہاجرہ ہو کر آئیں تو عورتوں نے
آپ سے کہنا شروع کیا کہ تم اس ابو لہب کی بیٹی ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ ابولہب کے

ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تجھے تمہاری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی۔ درہ نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو
واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ظہر ادا کی۔ اور فرمایا اے لوگو! مجھے کیا ہو گیا ہے۔ مجھے
میرے اہل کے بارے میں تکلیف دی گئی ہے۔ خدا کی قسم میری شفاعت میرے قرابت داروں کو حاصل
ہو گی۔ حتیٰ کہ حا اور حکم کا قبیلہ بھی میری شفاعت کو حاصل کرے گا۔ حا اور حکم یمن کے دو قبیلوں کے
نام ہیں۔

بیہقی نے اس طریقہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت ناراض تھے
فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے میرے قرابت داروں کے بارے میں تکلیف دی گئی ہے۔ تمہیں یقین
ہونا چاہیئے کہ جس شخص نے میرے قرابت دار کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ جس نے مجھے تکلیف
دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

امام احمد بن حنبل نے عمرو بن شاس اسلمی سے روایت نقل کی ہے کہ میں علی کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ آپ
نے اپنے سفر میں مجھ پر زیادتی کی جس میں مدینہ میں واپس لوٹا تو میں نے آپ کی شکایت کا اظہار مسجد میں کیا۔ حتیٰ کہ
اس بات کا علم نبی صلعم کو ہو گیا۔ فرمایا۔ اے عمرو خدا کی قسم تم نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں
اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ آپ کو اذیت دوں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے
اذیت دی۔

ابن عبدالبر نے ان الفاظ سے حدیث کو بیان کیا ہے جس شخص نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست
رکھا جس شخص نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت
دی اور جس شخص نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی

ابن بریدہ اسلمی کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے کہ خالد بن ولید نے مجھے کہا کہ تم رجا کر حضرت علی
کے متعلق نبی صلعم کو آگاہ کر دو۔ میں مدینہ میں پہنچا اور مسجد (رسول) میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے اور آپ کے اصحاب مسجد کے دروازے پر موجود تھے۔ ان لوگوں نے کہا، کیا
ہے؟ میں نے کہا خیریت ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی ہے۔ انہوں نے کہا پھر کیوں آئے
ہو؟ میں نے کہا ایک لونڈی تھی جس کو حضرت علی نے خمس کے نام پر لے لیا ہے۔ اس واقعہ کی رسول اللہ
کو خبر دینے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا آگاہ کر دو تاکہ علی آپ کی آنکھوں میں گر جائیں۔ نبی صلعم اس بات کو
سن رہے تھے آپ ناراض ہو کر نکلے، فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علی کو ناراض رکھتے ہیں۔ جس شخص نے علی
کو ناراض رکھا اس نے مجھے ناراض رکھا۔ جس شخص نے علی کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ علی مجھ سے ہے

حضرت ابراہیم کی مٹی سے ہے۔ میں اور میری مٹی میری مٹی سے ہے اور میری مٹی
اور میں علی سے ہوں۔ اس کی مٹی میری مٹی سے ہے اور میری مٹی حضرت ابراہیم کی مٹی سے ہے۔ میں حضرت ابراہیم سے افضل ہوں۔ بعض اولاد بعض سے افضل ہوتی ہے۔ اے بریدہ کیا تم جانتے ہو کہ علی کا حصہ لونڈی سے زیادہ ہے۔ وہ میرے بعد تمہارے ولی ہیں۔

۴۵۔ علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غضب اور اس کے فرشتوں کا غضب اس شخص پر زیادہ ہوتا ہے جس نے کسی نبی کا خون بہایا ہو یا اس کو اس کی عترت کے بارے میں اذیت دی ہو۔ محب طبری کے کہنے کے مطابق اس حدیث کو امام علی بن موسیٰ رضا نے بیان کیا ہے۔

۴۶۔ حافظ جمال الدین زرندی نے نظم دار میں حضرت سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جتی کہ میری وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرے۔

۴۷۔ ابن ابی لیل حسین بن علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو۔ اگر آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے۔ کہ وہ ہم لوگوں کو دوست رکھتا ہو تو ہماری شفاعت کے باعث یہ شخص جنت میں ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہماری معرفت کے سوا بندے کو اس کا عمل کوئی فائدہ نہ دے گا۔

۴۸۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تین چیزیں عزت ہیں جس شخص نے ان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دین اور اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دین کی اور نہ اس کی آخرت کی حفاظت کرے گا۔ میں نے عرض کیا وہ کیا چیزیں ہیں فرمایا اسلام کی عزت میری عزت اور میری رحم کی عزت۔

۴۹۔ (بحذف اسناد) ابراہیم بن شیبہ انصاری سے روایت ہے کہ میں اصبغ بن نباتہ کے پاس موجود تھا۔ اس نے کہا میں تجھے وہ تحریر کیوں نہ سناؤں جس کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا تھا۔ اس نے ایک صحیفہ نکالا جس میں یہ عبارت تحریر تھی :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ وصیت ہے جس کو محمد صلعم نے اپنے اہل بیت اور امت کے نام جاری کیا تھا۔ اور اپنے اہل بیت کو اللہ کے تقویٰ اور اس کی اطاعت کی وصیت کی۔ اور اپنی امت کو اہل بیت کا دامن پکڑنے کی وصیت کی۔ قیامت کے روز اہل بیت اپنے نبی صلعم کا واسطہ پکڑیں گے۔ اور ان کے شیعہ ان کا واسطہ پکڑ لیں گے۔ یہ لوگ تم کو گمراہی کے دروازے میں داخل نہ کریں گے اور ہدایت کے دروازے

سے باہر نہ نکالیں گے۔

۴۰۔ ملا نے اپنی سیرت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میری امت میں میرے اہل بیت کے انصاف کرنے والے افراد موجود رہیں گے۔ اس دین سے غاصبوں کی تحریف، باطل پرستوں کے حیلے بہانے اور جاہلوں کی تفسیر کو دور کریں گے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے۔ کہ تمہارے آئمہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں گے غور کرو تم کس لئے ساتھ جا رہے ہو۔

۴۱۔ ملا نے اپنی سیرت میں حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اپنے اہل بیت کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ میں کل (قیامت) تم سے ان کے بارے میں جھگڑا کروں گا۔ اور جس شخص کا میں خصم ہوں گا اس سے جھگڑا کروں گا۔ اور جس سے میں جھگڑا کروں گا وہ دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو بھی بیان کیا ہے کہ جس شخص نے میرے اہل بیت کے بارے میں میرا خیال رکھا اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے عہد لے لیا اور یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ (آنحضرتؐ) نے فرمایا میں اور میرے اہل بیت جنت میں ایک درخت ہیں۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں موجود ہیں۔ جو شخص اپنے رب کی طرف راستہ پانا چاہے ان میں سے کسی ٹہنی کو پکڑ لے۔

۴۲۔ امام احمد بن حنبل نے مناقب میں حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ نے اس وقت بیان فرمایا کہ جب آپ نے حضرت علی کے فیصلے کو سنا اور اس کو مستحسن قرار دیا (فرمایا) شکر ہے اللہ کی ذات کا جس نے ہم اہل بیت میں دانائی کو قرار دیا ہے۔

۴۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ میرے علم کا خزانہ میرے اہل بیت ہیں اور میری جائے نگاہ انصار ہیں۔ ان کے گنہگار سے درگزر کرو اور ان کے نیکوکار کی بات کو قبول کرو

۴۴۔ حافظ عبدالعزیز بن اخضر نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے تمام صحابہ سے بالاتفاق آخر میں انتقال کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ تو فرماتے تھے اے میرے اللہ اس نالہ و زاری کے ساتھ میرے درجات بلند کر۔ مجھے عزم صمیم کی توفیق دے۔ حتیٰ کہ دنیا کی خواہش میرے دل سے نکال دے۔ حضرتؑ نے اس دعا میں تکالیف و آلام کو بیان کیا۔ ائمہ دین اور شجرۂ نبویہ کو چھوڑنے کے بعد جو باتیں اس امت کے افراد نے اختیار کی تھیں، ان کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا آخر میں ہمارے امر میں کوتاہی کر کے (دنیا سے) رخصت ہو گئے۔ ان لوگوں نے قرآن کے متشابہ آیات کے ساتھ استدلال کیا اور ان آیات کی تاویل اپنی رائے سے کی۔ اور ان لوگوں نے حدیث ماثورہ

پر اتہام لگایا۔ امت کے اعلام مٹ گئے۔ امت تفرقہ اور اختلافات میں مبتلا ہو گئی۔ ایک دوسرے پر کفر کی بارش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البینات۔ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جن کے پاس دلائل آ جانے کے بعد بھی وہ تفرقہ اور اختلاف میں پڑ گئے تھے۔ حجت کی تبلیغ اور حکمت کی تفسیر کے لائق کتاب (قرآن) کے مالک ہیں۔ وہ لوگ رامت کرنے والے آئمہ کے فرزند ہیں۔ وہ تاریکی کے چراغ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں سے محبت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو محبت کے سوا آوارہ نہیں چھوڑا۔ ان لوگوں کی محبت اور ان کا حاصل کرنا شجرہ مبارکہ کی ٹہنیوں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہ صفوت کے بقایا لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ناپاکی کو دور رکھا تھا۔ اور ان کو پاکیزہ کیا تھا۔ اور ان کو آفات سے بری کیا تھا۔ ان سے محبت کو کتاب (قرآن) میں فرض قرار دیا تھا۔ اور یہ لوگ مضبوط رسی ہیں اور پرہیزگاری کی کھوہ ہیں اور کائنات کی بہترین رسیاں ہیں اور مضبوط رسیاں ہیں۔

۴۵۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے بارے میں علامہ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی وہ رسی ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم سب کے تمام اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑ جاؤ۔

۴۶۔ اللہ تعالیٰ کی آیت ام یحسدون الناس علی ما آتاہم اللہ من فضلہ کے متعلق ابوالحسن بن مغازلی نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے خدا کی قسم ہم وہ لوگ ہیں جن پر لوگ حسد کرتے ہیں۔

۴۷۔ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ صحیح ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے (کہ رسول اللہ نے فرمایا) میں اس کو دوست رکھتا ہوں جو اس کو (علی کو) دوست رکھتا ہے۔ میں اس سے بغض رکھتا ہوں جو اس سے بغض رکھتا ہے اور میں اس کی مدد کرتا ہوں۔ جو اس کی مدد کرتا ہے اور میں اس کو چھوڑتا ہوں جو اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حدیث کو علامہ بزار نے صحیح دلیلوں سے بیان کیا ہے۔

۴۸۔ علامہ ابن حجر مکی (مؤلف الصواعق المحرقہ) نے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے متعلق کہا ہے کہ اس حدیث کو ترمذی اور نسائی نے بیان کیا ہے۔ اور اس حدیث کے سلسلہ روات کے بہت سے طریقے ہیں۔ ان تمام راویوں کو ابن عقدہ نے کتاب مفرد میں بیان کیا ہے اور اکثر اسناد صحیح اور حسن ہیں۔

۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی آیت سال سائل بعذاب واقع للکافرین کے متعلق امام ثعلبی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ سفیان بن عیینہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ آیت کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آپ

کہا کہ مجھے میرے باپ نے جعفر بن محمد کے حوالے سے بیان کیا۔ آپ اپنے آباء طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم غدیر خم کے مقام پر موجود تھے لوگوں کو آواز دی۔ لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ جس کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار ہیں۔ یہ خبر شہروں میں پھیل گئی۔ یہ خبر حارث بن نعمان فہری نے سنی۔ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنی اونٹنی سے سنگلاخ زمین پر اتر پڑا۔ اور اس کو بٹھا دیا۔ کہا اے محمد! آپ نے ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں۔ یہ بات ہم لوگوں نے آپ سے قبول کر لی تھی۔ اور آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کے ادا کرنے کا حکم دیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے، روزہ رکھنے کا حکم دیا اور حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ ہم نے ان باتوں کو قبول کر لیا۔ آپ اس بات پر راضی نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ اپنے چچا کے فرزند کو (معاذ اللہ) بلند کر کے اس کو ہم پر فضیلت دے دی ہے اور آپ نے کہا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ کیا یہ چیز آپ کی جانب سے ہے یا اللہ کی جانب سے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ حارث مڑ کر اپنی اونٹنی کے پاس جاتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا اے میرے اللہ! اگر جو بات محمد کہتا ہے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب میں گرفتار فرما۔ وہ ابھی اپنی اونٹنی تک نہ پہنچا تھا کہ اللہ عزوجل نے آسمان سے اس کے سر پر ایک ایسا پتھر گرایا جو اس کے مقعد سے باہر نکل گیا۔ اسی وقت اس کو قتل کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (مذکورہ بالا) حضرت علی کے مناقب بہت ہیں اور عظیم المرتبت اور بہت مشہور ہیں۔ حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جتنے فضائل علی کے بیان ہوئے اتنے فضائل صحابہ میں سے کسی شخص کے بیان نہیں ہوئے۔ علامہ ثعلبی نے اس واقعہ کو آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ کے سبب نزول کے تحت اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے کہ احمد، قاضی اسماعیل، نسائی اور ابو علی نیشاپوری نے بیان کیا ہے کہ احادیث اتنی عمدہ سلسلہ روات کے ساتھ کسی کے حق میں بیان نہیں ہوئیں جس قدر حضرت علی کے حق میں ہوئی ہیں۔

میں (مؤلف کتاب) کہتا ہوں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مطلع کر دیا تھا کہ آپ کے بعد کیا واقعات ظہور پذیر ہوں گے اور علی کن مصائب اور امتحانات سے گزریں گے۔ اس لئے نبی نے اپنی امت کو بطور نصیحت فضائل علی کو شہرت دی تاکہ وہ علی کے دامن کو پکڑ کر نجات پا جائیں۔ جب بنو امیہ کا گروہ منبروں پر بیٹھ کر حضرت علی کے حق میں تنقیص اور سب و شتم

کے وظیفہ میں مشغول ہوگیا تو حافظ ابن حجر لوگوں کو فضائل علی پر اُبھارتے تھے ۔

۵۰۔ سید ابوالحسین یحییٰ اپنی کتاب اخبار المدینہ میں نقل کرتے ہیں کہ مجھے ہارون بن عبدالملک بن ماخشون نے حدیث بیان کی اور اس نے کہا کہ خالد بن حارث بن حکم بن عاص آپ مطیرہ کے فرزند ہیں۔ جمعہ کے روز منبر رسول اللہ صلعم پر چڑھ گیا ، نبی صلعم کو اور حضرت علی کو گالیاں دینے لگا اور کہا کہ محمد نے علی کو حاکم مقرر کر دیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ علی خیانت کرنے والے ہیں ، آپ کی بیٹی فاطمہ نے علی کی سفارش کی تھی ۔

داؤد بن قیس روضۂ پاک (رسول اللہ) میں موجود تھے آپ کھڑے ہو گئے اور کہا اے لوگو! اس جھوٹے کافر کو منبر سے اُتار دو ۔ لوگوں نے اس کی قمیض کو پھاڑ دیا ۔ اور اس کو منبر سے اُتار دیا ، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے قبر (رسول) سے ایک ہاتھ نکلا ہوا دیکھا اور وہ ہاتھ کہتا تھا اے اللہ کے دشمن تم جھوٹ بکتے ہو اور کئی دفعہ کہا اے کافر تم جھوٹ بکتے ہو ، بنو اُمیہ کی جماعت برابر حضرت علی اور آپ کے اہلبیت کی تنقیص کرتے تھے اور یہ لوگ یہ بات ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اہل بیت کے فضائل بیان کرے اور ایسے آدمی کو وہ لوگ رافضی کے نام سے منسوب کرتے تھے ۔ ایسا واقعہ امام ابوعبدالرحمٰن نسائی صاحب سنن کے ساتھ پیش آیا ۔ آپ شام میں وارد ہوئے ۔ اور آپ نے ایک کتاب ، کتاب الخصائص فی فضل علی تحریر کی ۔ بعض لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ نے شیخین رضی اللہ عنہما کے فضائل میں کتاب کیوں نہیں تصنیف فرمائی ۔ آپ نے کہا کہ میں نے شام والوں کو دیکھا کہ وہ حضرت علی سے منحرف ہو گئے ہیں اور میں نے اس کتاب کو اس لیے تصنیف کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس کتاب کے ذریعے ہدایت عطا کرے ، اُنہوں نے آپ کو دمشق کی مسجد سے نکال دیا اور روم کی طرف روانہ کر دیا ۔ آپ روم میں انتقال کر گئے ، ایسا ہی ابن سبل نے اپنی کتاب طبقات میں تحریر کیا ہے ۔

۵۱۔ ربیع بن سلیمان سے بیہقی نقل کرتے ہیں ۔ آپ امام شافعی کے اصحاب میں سے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ امام شافعی سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ اہل بیت کی تعریف اور فضیلت نہیں سن سکتے ۔ اگر ہم میں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ آدمی رافضی ہے اور دوسری بات میں مشغول ہو جاتے ہیں ، امام شافعی نے یہ اشعار بیان کئے ۔

ا۔ جب کسی مجلس میں علی حسنین اور فاطمہ طاہرہ کا ذکر ہوتا ہے ۔

ب۔ تو بعض لوگ اور بات چھیڑ دیتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ یہ تو مزاحیہ بات ہے ۔

ج۔ حب علی کا ذکر اپنے فرزندوں کے ساتھ کرتے ہیں اور بلندپایہ روایات کے بیان کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں

د۔ تو اس نے کہا اے قوم ان باتوں کو چھوڑ دو یہ تو رافضیوں کی باتیں ہیں ۔

س۔ میں (شافعی) ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے برأت حاصل کرتا ہوں جو فاطمہ کی محبت کو رفض سے تعبیر کرتے ہیں ۔

ع۔ آل رسول پر میرے رب کا درود نازل ہو اور جاہل قوم پر اللہ کی لعنت ہو ۔

جمال الدین زرندی نے اس بات کو امام شافعی سے نقل کرنے کے بعد کہا کہ امام شافعی نے یہ اشعار کہے

قالوا ترفضت قلت کلا ۔۔۔ ما الرفض دینی ولا اعتقادی

انہوں نے کہا (اے شافعی) تم رافضی ہو گئے ہو ، میں نے کہا ہرگز نہیں ، رفض میرا دین اور نہ اعتقاد ہے ۔

لکن تولیت غیر شک ۔۔۔ خیر امام وخیر هادی

اس میں شک نہیں کہ میں بہترین امام اور بہترین ہادی کو دوست رکھتا ہوں ۔

ان کان حب الولی رفضا ۔۔۔ فاننی ارفض العباد

اگر ولی کی محبت کا نام رافضی ہوتا ہے تو میں تمام بندوں سے زیادہ پکا رافضی ہوں ۔

۵۲۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ آپ نے فرمایا جو دو آنکھیں ہمارے بارے میں اشک بار ہوئیں اور جن دو آنکھوں نے ہمارے بارے میں آنسو کے قطرے بہائے ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے ۔

۵۳۔ امام زین العابدین اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس شخص نے ہمیں دوست رکھا ہماری محبت کا اس کو اللہ تعالیٰ نفع پہنچائے گا ۔ اگرچہ وہ شخص دیلم میں ہی کیوں نہ رہتا ہو ۔

۵۴۔ عبداللہ بن زین العابدین اپنے باپ سے آپ کا باپ آپ کے دادا سے ۔ آپ حسین سبط رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے ہمیں دوست رکھا تو وہ شخص ہمارے جد رسول اللہ صلعم کو دوست رکھنے والا ہے اور جس شخص نے ہم لوگوں کو دشمن رکھا وہ ہمارے جد رسول اللہ صلعم سے دشمنی رکھنے والا ہے ۔

۵۵۔ عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے حب کو ہماری محبت کافی ہوگی ۔ اور اس کی دوستی اس شخص سے ہوگی جو ہم کو دوست رکھتا ہوگا ۔ ہم سے بغض رکھنے والے کے لیے بغض کافی ہے ۔ اس کی دوستی اس شخص سے ہوگی جو ہم سے بغض رکھتا ہوگا ۔

۵۶۔ یحییٰ بن زید بن امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم نے فرمایا بس ہمارے شیعہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے

بارے میں بھاد کرتے ہیں اور جو شخص ہم پر ظلم کرتا ہے اس کو منع کرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارا حق لے لے گا۔

۵۷۔ حافظ جمال الدین زرندی نے کہا کہ ابو سعید خدری نے کہا کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ہم اہل بیت کو دوست رکھا اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح (خزاں کے موسم میں) ہوا کی وجہ سے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

۵۸۔ حافظ زرندی نے کہا کہ امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں صحابہ کی ایک جماعت آپ کی عیادت کی خاطر حاضر ہوئی۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی خاطر ہمیں دوست رکھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایک ایسے سائے میں ساکن کرے گا جس دن اس سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۵۹۔ ابو سعید خدری سے طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی! تمہارے پاس قیامت کے روز جنت کا ایک عصا ہوگا۔ تم اس کے ذریعے سے جنت سے منافقین کو ہٹاؤ گے۔
امام احمد نے مناقب میں اس حدیث کا ایک حصہ یوں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ علی کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے ہوں گے حتیٰ کہ حساب سے فراغت ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ حضرت آدم اور اس کے علاوہ اور لوگ اس لواء الحمد کے نیچے ہوں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہوئے ہوں گے اور میری امت کے اس شخص کو پانی سے سیراب کریں گے جس کو آپ جانتے ہوں گے۔ طبرانی نے ابو ہریرہ اور جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز علی ابن ابی طالب میرے حوض کے مالک ہوں گے۔

۶۰۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم نجیب لوگ ہیں۔ ہمارے بارے میں زیادتی انبیاء کے بارے میں زیادتی ہے۔ ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ تو تم کا گروہ شیطان کا گروہ ہے جس شخص نے ہم کو اور ہمارے دشمن کو برابر جانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

۶۱۔ عطاء بن ابی رباح وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے اولادِ عبد المطلب میں نے تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں سوال کی ہیں۔ تمہارے (دین پر) قائم شخص کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تمہارے جاہل کو علم عطا کرے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے تم لوگوں کو سخی بنانے نجیب شریف قرار دے اور آپس میں رحم کرنے والا گردانے۔ اگر کوئی شخص مقام اور رکن کے درمیان صف بستہ ہو کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت

ملاقات کرے کہ وہ میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو۔ تو وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

۶۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چھ شخص ہیں جن پر لعنت کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔
اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، میری امت پر ظلم سے مسلط ہو جانے والا، تاکہ اس شخص کو ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا ہے، اللہ کی حرمت کو حرام کرنے والا میری عترت کی اس حرمت کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے حلال کرنے والا اور سنت کا تارک۔

۶۴۔ اس حدیث کو طبرانی نے عمرو بن شغوا الیافعی سے روایت کیا ہے وہ نبی صلعم سے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ سات آدمیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

عبید اللہ اور عمر فرزندان محمد بن علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، آپ کا باپ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے میری عترت کے بارے میں تکلیف دی اس شخص پر خدا کی لعنت ہے۔

دیلمی اپنی مسند میں علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے مجھے میرے اہل کے بارے میں تکلیف دی اس شخص نے اللہ عز و جل کو تکلیف دی۔

محب طبری نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جنت کو حرام کر دیا ہے جس نے میرے اہل پر ظلم کیا یا اُن سے لڑا یا اُن کے خلاف کسی کی مدد کی۔ یا اُن کو گالیاں دیں۔

حموینی نے حافظ زرندی کے مطابق ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج دوزخ کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ "جس شخص نے اسلام کی توہین کی اللہ نے اس کو ذلیل کیا۔ جس شخص نے اللہ کے نبی کے اہل بیت کی توہین کی اللہ نے اس کو ذلیل کیا۔ اور اللہ نے اس شخص کو ذلیل کیا جس نے ظالمین کی مظلومین پر مدد کی۔

ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ اپنے باپ سے اور اپنی ماں فاطمہ صغریٰ سے آپ اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے اہل بیت کو گالیاں دیں میں اس شخص سے بیزار ہوں۔

ہمارے شیخ شیخ الاسلام مناوی نے کہا کہ آپ کے شیخ شریف طباطبائی نے مصر کی جامع مسجد میں خلوت نشین تھے۔ آپ پر ترکوں کا ایک امیر غالب آگیا اور آپ کو مسجد سے باہر نکال دیا۔ اس امیر کا نام قرقماس تھا

ایک دن سید شریف طباطبی کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے عرض کیا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ تیرے بارے میں یہ دو بیت پڑھ رہے ہیں۔ سے

اے اولاد زہرا اور وہ لوگ جس کو موسیٰ نے آگ خیال کیا تھا میں زندگی بھر اس شخص کو دوست نہ رکھوں گا جو تم کو دشمن رکھتا ہے اور یہ ترسش روئی کی آخری سطر ہے"

۷۰۔ ابو جعفر باقر اپنے باپ سے اپنے باپ آپ کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا وسیلہ تلاش کرنا چاہے اور اس کا میرے پاس کسی قسم کا احسان ہو جس کی بدولت میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں وہ شخص میرے اہل بیت پر درود بھیجے۔

۷۱۔ علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے میرے اہل بیت سے کسی فرد کے ساتھ نیکی کی تو میں اس شخص کو قیامت کے روز اس کا بدلہ دوں گا۔

۷۲۔ علامہ طبری نے کتاب الاوسط میں ابان بن عثمان بن عفان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے اولاد عبد المطلب سے کسی شخص سے کوئی نیکی کی۔ اگر اس کو اس کا بدلہ دنیا میں نہ ملا تو مجھ پر واجب ہے کہ کل (قیامت) کو اس کا بدلہ دوں گا۔

۷۳۔ علامہ ثعلبی اپنی تفسیر میں رسول اللہ صلعم کی اس حدیث کو بیان کرتے ہیں جس شخص نے اولاد عبد المطلب کے کسی فرد کے ساتھ کوئی نیکی کی اور اس کو اس کا بدلہ نہ ملا۔ تو جب وہ شخص قیامت کے روز مجھے ملے گا۔ تو میں اس کو بدلہ دوں گا۔

۷۴۔ امام علی رضا علیہ السلام اپنے آبا طاہرین سے یہ لوگ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، چار اشخاص کی میں قیامت کے روز شفاعت کروں گا (۱) میری اولاد کی عزت کرنے والا (۲) ان کی ضروریات پوری کرنے والا (۳) جب وہ لوگ لاچار و مجبور ہو کر اس کے پاس جائیں تو ان کے معاملات میں چارہ جوئی کرنے والا (۴) ان حضرات کو دل اور زبان سے محبت کرنے والا۔

۷۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلعم نے حضرت علی کی خدمت میں روانہ کیا، میں آپ کے گھر پر حاضر ہوا۔ میں نے آواز دی لیکن کسی فرد نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے چکی کی آواز کو سنا جو (آپ کے گھر) رہی تھی، میں نے چکی کی طرف نگاہ دوڑائی تو وہاں کسی کو نہ پایا۔ میں نے اس واقعہ کی نبی صلعم کو خبر دی آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔ اللہ کی سیاحت کرنے والے فرشتے زمین پر ہوتے ہیں اور آل محمد کا کام کاج میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔

۷۶۔ ربیعہ سعدی نے کہا کہ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ اور میں نے آپ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کہا سنو، یاد رکھو اور لوگوں کو پہنچاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا اور میرے کان نے سنا، امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما منبر پر چڑھ کر رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے۔ رسول اللہ نے آپ کو اپنے کندھے پر بٹھا دیا اور فرمایا اے لوگو! یہ حسین اور لوگوں سے نانا اور نانی کے اعتبار سے افضل ہیں۔ آپ کے نانا رسول اللہ ہیں جو اولاد آدم کے سردار ہیں۔ آپ کی نانی جناب خدیجہ ہیں۔ اس امت میں جو سب سے پہلے اسلام لانے والی تھیں۔ یہ حسین ماموں اور خالہ کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کے ماموں کا نام عبد اللہ اور ابراہیم ہیں اور آپ کی خالائیں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ یہ حسین چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کا چچا حمزہ، جعفر اور عقیل ہیں۔ اور آپ کی پھوپھی جنت ام ہانی ہیں" یہ حسین ہیں کہ باپ، ماں، بھائی اور بہن کے لحاظ سے لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کے باپ علی ہیں، ماں فاطمہ، بھائی حسن اور بہن زینب اور رقیہ ہیں، رسول اللہ نے آپ کو اپنے کندھے سے اتار کے اپنے پہلو میں بٹھا دیا۔ اور فرمایا اے لوگو! یہ حسین ہیں ان کا نانا جنت میں ہوگا۔ اور ان کی نانی جنت میں ہوگی اس کا باپ جنت میں ہوگا۔ پھر فرمایا اے لوگو! یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کے سوا اولاد انبیا میں سے کسی شخص کو اتنی خوبیاں نہیں دی گئیں جتنی حسین بن علی کو عطا کی گئی ہیں۔ اے لوگو! فضل، شرف، منزلت اور ولایت رسول اللہ اور آپ کی اولاد کو حاصل ہے۔ تمہیں جھوٹی باتیں ادھر ادھر نہ کر دیں؟

۷۷۔ سبط ابن جوزی نے کتاب ریاض الافہام میں حدیث رد الشمس برائے علی رضی اللہ عنہ کے تحت تحریر کیا ہے۔ کہ (سورج) لوٹنے کی داستان عجیب و غریب ہے کہ عراق کے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے عصر کے بعد ابو منصور مظفر بن اردشیر عبادی واعظ کو بغداد میں دیکھا کہ آپ نے حدیث رد شمس برائے علی رضی اللہ عنہ اور فضائل اہل بیت کا ذکر کیا۔ سورج نے بادل کو ڈھانپ دیا تھا اور لوگوں نے گمان کیا کہ سورج غائب ہو گیا ہے۔ ابو منصور نے سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

لا تغربی یا شمس حتی ینتہی　　مدحی لآل المصطفیٰ ولنجلہ

اے سورج مت غروب ہو حتیٰ کہ میں مصطفےٰ اور آپ کے خاندان کی تعریف و ثنا نہ کر لوں۔

واثنی عنانک ان اردت ثناءھم　　انسیت ماکان الوقوف لاجلہ

اپنی لگام کو ذرا ڈھیلا کر دے۔ اگر تو نے ان کا ارادہ کر رکھا ہے، وہ دن بھول گئے ہو جب آپ (علی) کے لئے رکا تھا۔

ان کان للمولی مقتولک فلیکن — ھذا الوقت لخیلہ ولرجلہ

اگر اس وقت تمہارا ٹھہرانا حضرت مولا (علی) کی خاطر تھا تو اس وقت تمہارا رک جانا آپ کے افراد خاندان کی خاطر ہے۔ انہوں نے کہا سورج ظاہر ہو گیا تھا۔

سید شریف نورالدین علی سمہودی مصری اس کتاب جواہر العقدین کے مؤلف نے کہا کہ میں اس کتاب کی تالیف سے ۸ ربیع الثانی ۸۹۷ھ میں فارغ ہوا۔

باب ۵۹

ان باتوں کا ذکر جو کتاب الصواعق المحرقہ میں فضائل اہلبیت رضی اللہ عنہم کے متعلق وارد ہوئیں۔ اور بعض فضائل شرح نہج البلاغہ سے نقل کئے گئے ہیں!

۱۔ مؤلف کتاب صواعق محرقہ نے فصل ۲ میں فضائل علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا ہے کہ یہ بہت ہیں۔ اور بہت عظیم القدر ہیں۔ اور مشہور و معروف ہیں حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ فضائل کسی شخص کے بیان نہیں ہوئے جتنے علی رضی اللہ عنہ کے بیان ہوئے ہیں۔

۲۔ قاضی اسماعیل، امام نسائی اور ابوعلی نیشاپوری نے کہا کہ صحابہ میں سے کسی کے [illegible] اور اچھی سند کے ساتھ روایات بیان نہیں ہوئے جتنے علی کے حق میں بیان ہوئے ہیں؟ آپ آٹھ سال کی عمر میں اسلام لے آئے تھے، ابن عباس، زید بن ارقم اور سلمان فارسی نے کہا ہے کہ آپ سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور بعض لوگوں نے تو یہاں تک بیان کیا ہے کہ اس بات پر امت کا اجماع قائم ہے۔

۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ زید بن حسن نے کہا کہ آپ نے بچپن میں کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلعم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو آپ نے علی کو حکم دیا کہ آپ آپ کے بعد چند روز تک مکہ میں قیام کریں۔ تاکہ آپ آنحضرتؐ کی امانتیں ادا کریں۔ اور پھر آپ کے اہل کے ساتھ آ کر مل جائیں۔ حضرت نے ایسا کیا۔ حضرت علی جنگ تبوک کے سوا باقی تمام جنگوں میں رسول اللہ کے ساتھ رہے۔ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ نے آپ کو (مدینہ میں) اپنا خلیفہ بنایا تھا اور فرمایا تم کو وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔

تمام غزوات میں نہایت نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ احد کی لڑائی میں آپ کو سولہ زخم آئے

اکثر جنگوں میں رسول اللہ صلعم نے علم فوج آپ کو عطا کیا تھا۔ خاص طور پر خیبر کی لڑائی کے روز خیبر کی فتح آپ کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔ آپ نے اس دروازے کو اکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا تھا جو چالیس آدمیوں سے ہلتا تھا۔ جنگ جمل کا واقعہ جمادی الآخر ۳۶ھ کا ہے۔ وہاں طلحہ اور زبیر قتل کئے گئے اور مقتولین کی تعداد تیرہ ہزار افراد تک پہنچ گئی تھی۔ آپ نے بصرہ میں پندرہ راتیں بسر فرمائیں۔ پھر کوفہ تشریف لائے۔ پھر آپ کے خلاف معاویہ نے خروج کیا، آپ کو اس بات کا علم ہوا۔ ماہ صفر ۳۷ھ میں صفین کے مقام پر دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ کئی دن تک وہاں گھمسان کا رن رہا۔ عمرو بن عاص کی دھوکہ بازی اور فریب کی وجہ سے شامیوں نے قرآن کو نیزوں پر بلند کیا۔ لوگوں کو قرآن کی دعوت دی۔ ان کے درمیان ایک ایسا معاہدہ طے ہوا۔ کہ فریقین حکمین (دو فیصلہ کرنے والے) کے فیصلہ پر رضامند ہو جائیں۔ یہ لوگ تو چلے گئے لیکن خوارج نے آپ کے خلاف خروج کر دیا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ حکم صرف اللہ کا ہے۔ یہ لوگ حروراء کے مقام پر جمع ہو گئے۔ حضرت نے ان کے پاس ابن عباس کو روانہ کیا۔ آپ نے ان کو دلائل اور براہین سے سمجھایا۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے اپنے عقیدہ سے توبہ کر لی۔ کچھ لوگ اپنے ارادہ پر ڈٹے رہے۔ اور نہروان کی طرف چلے گئے۔ حضرت وہاں ان کے پاس چلے گئے۔ اور ان لوگوں کو قتل کیا۔ ان میں پستان والا آدمی بھی مارا گیا۔ آپ کو اس کے متعلق نبی صلعم نے آگاہ کیا تھا۔ یہ ۳۸ھ کا واقعہ ہے دونوں حکم ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص شام کے ایک علاقہ میں قیام پذیر ہوئے۔ عمرو عاص نے ابوموسیٰ سے چالاکی چلی۔ ابوموسیٰ نے گفتگو کی اور حضرت علی کو خلافت سے الگ کر دیا۔ عمرو عاص نے گفتگو کی اور معاویہ کو امیر بنا دیا۔ اور لوگ چلے گئے۔

جنگ جمل کی لڑائی کے متعلق کہ عائشہ، طلحہ اور زبیر علی سے لڑیں گے۔ اس بات سے رسول اللہ صلعم نے آگاہ کیا تھا۔

ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک امہات المومنین کے خروج کے متعلق آگاہ کیا تھا۔ بی بی عائشہ ہنس پڑیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے حمیرا تم ہی ہو گی۔ پھر آنحضرتؐ علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ اگر تم کو اس پر قدرت ہو جائے تو اس کے ساتھ نرمی برتنا۔

بزار اور حافظ ابونعیم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ایک بالوں والے اونٹ کی سوار ہو گی، خروج کرے گی۔ اس کو مقام حواب کے کتے بھونکیں گے اس کے گرد کافی مخلوق قتل ہو گی حاکم نے بیان کیا ہے اور اس واقعہ کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے بھی ابوالاسود سے نقل کیا ہے کہ میں نے زبیر کو دیکھا کہ وہ نکل کر علی پر تلوار کا وار چاہتے تھے۔ آپ سے حضرت علی نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ کی قسم

دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تم نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے نہیں سُنا تھا کہ تم علی سے لڑائی کرو گے؟ اور تم ظالم ہو گے۔ زبیر کھسک گیا۔ ایک روایت میں ابو لیلیٰ اور بیہقی نقل کرتے ہیں کہ زبیر نے کہا ہاں لیکن میں بھول گیا تھا۔" اس مقام پر ہم صرف حضرت علی کے فضائل کے بارے چالیس احادیث پر اکتفا کرتے ہیں جو آپ کے فضائل کی جامع ہیں۔

حدیث نمبر ۱: بخاری اور مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے، و احمد اور بزار نے ابو سعید خدری سے اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس، ام سلمہ، حبشی بن جنادہ، ابن عمر، ابن عباس، جابر بن سمرہ، براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ ان تمام لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے جنگ تبوک کے موقعہ پر حضرت علی کو خلیفہ بنایا تھا۔ حضرت نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بچوں اور عورتوں میں خلیفہ بناتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

حدیث نمبر ۲: شیخین نے سعد بن سہل بن ابی وقاص، طبرانی نے ابن عمر، ابن ابی لیلیٰ اور عمران بن حصین اور بزار نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان سب حضرات نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کے روز کہا کہ کل میں اس کو علم دوں گا جو مرد ہو گا۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ لوگوں نے رات بات چیت اور گفتگو میں گزاری کہ علم کس آدمی کو ملتا ہے۔ صبح کے وقت تمام کے تمام رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اس امید پر حاضر ہوئے کہ علم ملتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی کہاں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ آپ کی آنکھ میں تکلیف ہے، فرمایا اس کو یہاں بھیجو۔ حضرت علی حاضر کئے گئے۔ آنحضرتؐ نے آپ کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن لگایا اور آپ کے حق میں دعا کی۔ آپ اچھے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ نے آپ کو علم عطا کر دیا اور اللہ نے آپ کے ہاتھوں پر فتح عطا کی۔

حدیث نمبر ۳: مسلم اور ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ جب آیت ندع ابناء نا ابناء کم نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے علی، فاطمہ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا اے میرے اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

حدیث نمبر ۴: غدیر خم کے روز رسول اللہ صلعم نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے میرے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

حدیث نمبر ۵: (بحذف اسناد) بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار شخصوں سے محبت رکھنے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔ اور مجھے اس بات سے بھی آگاہ کیا ہے کہ وہ خود بھی ان حضرات سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کے ناموں سے ہمیں آگاہ فرمایئے۔ فرمایا علی ان میں سے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ ابوذر ہیں، مقداد ہیں اور سلمان ہیں۔

حدیث نمبر ۶: ترمذی نے ابن عمر سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ علیؑ اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ فرمایا تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔

حدیث نمبر ۷: احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، علیؑ مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے صرف علی ہی ادا کریں گے۔

حدیث نمبر ۸: مسلم نے علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا۔ اور روح کو پیدا کیا کہ نبی امی نے فرمایا تھا کہ مجھے مومن دوست رکھے اور منافق مجھ سے عناد رکھے گا:
ابو سعید خدری سے ترمذی روایت کرتے ہیں کہ کنا نعرف المنافقین ببغضھم علیًا۔ ہم منافقین کو علی سے بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

حدیث نمبر ۹: بزار اور طبرانی جابر بن عبداللہ، نیز طبرانی، حاکم، عقیلی، ابن عدی ابن عمر سے، ترمذی اور حاکم علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جو علم کے حصول کا ارادہ کرے وہ دروازہ کے پاس آئے۔ ایک دوسری حدیث میں ترمذی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے علم کا دروازہ علی ہیں۔ اس حدیث کی صحت کے بارے میں بعض حضرات مضطرب ہیں۔ ایک جماعت کا خیال ہے جن میں ابن جوزی شامل ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ امام حاکم نے بالغ نظری سے کام لے کر کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض وہ محققین متاخرین جو حدیث پر اطلاع رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ حدیث حسن ہے۔

حدیث نمبر ۱۰: حاکم نے حضرت علی سے حدیث بیان کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ نے مجھے یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مجھے فیصلہ کرنے کے لئے روانہ کر دیا ہے

حالانکہ میں نوجوان ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسے کیا جاتا ہے۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا، فرمایا۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت دے اور اس کی زبان کو ثابت رکھ، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا (اس کے بعد) مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہ ہوا

حدیث نمبر۱۱۔ ابن سعد نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ اصحاب کے مقابل میں آپ کی احادیث زیادہ کیوں ہیں۔ فرمایا جب میں آنحضرت سے عرض کرتا تھا آپ جواب دیتے تھے۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا آپ ابتدا کرتے تھے۔"

حدیث نمبر۱۲: طبرانی اوسط میں جابر بن عبداللہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگ مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے ہیں، میں اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر۱۳: بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علی سے فرمایا۔ کہ۔۔ تیرے اور میرے سوا کوئی شخص اس مسجد میں جنب نہیں کر سکتا۔

حدیث نمبر۱۴: (بجودت اسناد) ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب ناراض ہوتے تھے تو علی کے سوا آپ سے بات کرنے کی کوئی جرأت نہیں کرتا تھا۔"

حدیث نمبر۱۵: طبرانی احمد حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا علیؑ کے چہرے کی طرف [illegible] عبادت ہے۔

حدیث نمبر۱۶: ابولیلی اور بزار نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا من اذی علیًا فقد اذانی جس شخص نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی

حدیث نمبر۱۷۔ طبرانی اچھی سند سے ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔ جس نے علی سے [illegible] رکھا اس نے مجھ سے عناد رکھا۔ جس نے مجھ سے عناد رکھا اس نے اللہ سے عناد رکھا۔

حدیث نمبر۱۸۔ احمد اور حاکم نے صحیح سند سے ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا من سب علیًا فقد سبنی جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں

حدیث نمبر۱۹۔ احمد اور حاکم نے صحیح سند سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے [illegible] سے فرمایا کہ تم قرآن کی تفسیر پر اس طرح جہاد کرو گے جس طرح میں نے اس کی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔

حدیث نمبر۲۰: احمد، بزار، ابولیلی اور حاکم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلعم [illegible]

بلایا اور فرمایا تم میں عیسٰی کی مثال صادق آتی ہے۔ یہودیوں نے اس سے اتنا بغض رکھا حتی کہ اس کی ماں پر تہمت لگائی۔ نصاریٰ نے آپ سے محبت کی۔ آپ کو وہ درجہ دیا جو آپ میں موجود نہیں تھا۔ پھر حضرت علی نے فرمایا تمہیں یقین ہونا چاہیئے میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو جائیں گے۔ زیادہ محبت کرنے والا مجھے اس مرتبہ پر لے جائے گا۔ جو مجھ میں موجود نہ ہوگا۔ (مجھ سے) بغض رکھنے والا اور مجھ سے دشمنی اس کو اس بات پر لے جائے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے۔

حدیث نمبر۲۱: طبرانی نے اوسط میں ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا، علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ یہ اس وقت تک جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ دونوں حوض پر وارد ہوں گے

حدیث نمبر۲۲: احمد نے صحیح سند سے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اے علی! بدبخت ترین انسان دو ہیں۔ احیمر ثمود جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اور وہ شخص جو اس پر ضرب لگائیگا یعنی آپ کے سر پر، حتیٰ کہ اس سے آپ کی ڈاڑھی تر ہو جائے گی۔

حدیث نمبر۲۳: ابولیلی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو علی کو پکڑے ہوئے دیکھا، اور فرما رہے تھے یا ابا وحید شہید یا ابا وحید شہید، طبرانی اور ابولیلی نے ثقہ آدمیوں کی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے ایک دن فرمایا کہ "اولین میں بدبخت ترین آدمی کون تھا۔ آپ نے عرض کیا یا رسول وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں تھیں۔ فرمایا تم نے سچ کہا۔ فرمایا آخری لوگوں میں شقی ترین انسان کون ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے علم نہیں ہے، فرمایا یہ وہ شخص ہوگا جو اس پر ضرب لگائے گا۔ آپ نے سر کے اگلے حصے کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت علی عراق والوں سے ناراضگی کے عالم میں فرماتے تھے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تمہارا بدبخت ترین آدمی اُٹھے اور اس کو یعنی ڈاڑھی کو اس سے خضاب کرے۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو اپنے سر کے اگلے حصے میں رکھ دیا۔ اور یہ بات صحیح ہے کہ ابن سلام نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ آپ عراق تشریف نہ لے جائیں مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ وہاں تلوار کی زد میں آجائیں گے۔ حضرت علی نے فرمایا، خدا کی قسم مجھے اس بات کی رسول اللہ صلعم نے خبر دی تھی۔" ابوالاسود دوئلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی کے سوا کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے قتل ہونے کے متعلق خود آگاہ کرتا ہو۔

حدیث نمبر۲۵: حاکم نے حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی کی شکایت کی۔ رسول اللہ ہم لوگوں میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا تم لوگ علی کی شکایت نہ کرو۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے معاملہ میں زیادہ سخت ہیں یا اللہ کی راہ میں۔"

حدیث نمبر۲۴ : احمد اور ضیاء نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے علی کے دروازے کے سوا ان دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اس بارے میں تمہارے کہنے والے نے کچھ کہا تھا۔ خدا کی قسم میں نے کسی چیز کو بند کیا ہے اور نہ اس کو کھولا ہے ، مجھے اس بات کا حکم دیا گیا میں نے اس کی پیروی کی ہے

حدیث نمبر۲۵ : ترمذی اور حاکم نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو ۔ آپ نے اس بات کو تین دفعہ کہا ۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ۔ وہ (علی) میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں "

حدیث نمبر۲۶ : طبرانی ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں ۔

حدیث نمبر۲۷ : طبرانی نے جابرؓ سے اور خطیب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت میں قرار دیا ہے ۔ اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی پشت میں قرار دیا ہے

حدیث نمبر۲۸ : علامہ دیلمی نے بی بی عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ، میرے بہترین بھائی علی ہیں ۔ اور میرے بہترین چچا حمزہ ہیں اور علی کا ذکر کرنا عبادت ہے

حدیث نمبر۲۹ : دیلمی نے بی بی عائشہ سے ، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا سبقت کرنے والے تین شخص ہیں ۔ حضرت موسیٰ کی طرف یوشع بن نون ، حضرت عیسیٰ کی طرف صاحب لیسین اور حضرت محمد کی طرف سے علی بن ابی طالب نے سبقت کی

حدیث نمبر۳۰ : بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا صدیق تین شخص ہیں ۔ حزقیل مومن آل فرعون ۔ حبیب نجار مومن آل یسین اور علی

حدیث نمبر۳۱ ۔ حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابولیلیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب نجار مومن آل یسین جس نے کہا تھا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو ۔ حزقیل مومن آل فرعون جس نے کہا کہ تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور علی بن ابی طالب ہیں ۔

حدیث نمبر۳۲ : حاکم نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا علی نیکو کاروں کے امام ، بد کاروں کے قاتل ہیں جس نے اس کی مدد کی وہ نصرت یافتہ ہے اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ چھوڑا ہوا ہے

حدیث نمبر۳۳ : خطیب نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا مومن کی کتاب کا عنوان علی ابن ابی طالب کی محبت ہے ۔"

حدیث نمبر۳۴ : دارقطنی نے کتاب الافراد میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ۔ علی باب حطہ ہیں جو اس میں سے داخل ہوگا وہ مومن ہوگا اور جو اس سے نکل جائے گا وہ کافر ہوگا ۔

حدیث نمبر۳۵ : خطیب نے براء بن عازب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ علی جنت میں اس طرح روشن ہوں گے جس طرح صبح کا ستارہ دنیا والوں کے لئے روشن ہوتا ہے ۔

حدیث نمبر۳۶ : بیہقی اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ علی کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے "

حدیث نمبر۳۷ : ابن عدی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا علی مومنین کے یعسوب (سردار) ہیں اور مال منافقین کا یعسوب (سردار) ہوتا ہے "

حدیث نمبر۳۸ : بزار نے انس سے روایت کی ہے ۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا علی میرا قرض ادا کریں گے ۔

حدیث نمبر۳۹ : ترمذی اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے (وہ یہ ہیں ۔ علیؑ ، عمارؓ اور سلمانؓ ۔

حدیث نمبر۴۰ : بخاری اور مسلم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے حضرت علی کو مسجد میں لیٹے ہوئے پایا اور آپ سے چادر کا ایک حصہ آپ کے پہلو سے الگ ہو گیا تھا اور آپ کو مٹی لگ گئی تھی ۔ اور رسول اللہ نے مٹی کو آپ سے صاف کرنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے اے ابوتراب اٹھو ۔ یہ کنیت حضرت علی کے نزدیک تمام کنیات سے محبوب تھی ۔ کیونکہ یہ کنیت آپ کی رسول اللہ صلعم نے رکھی تھی ۔

ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ جب مکہ فتح ہو گیا تو رسول اللہ طائف کی طرف تشریف لے گئے ۔ آپ نے طائف کا سترہ یا انیس راتیں محاصرہ رکھا ، اس کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا میں تم لوگوں کو اپنی عترت کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں ۔ تمہاری (اور میری) وعدہ گاہ حوض کوثر ہے ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور نماز قائم کرنا ، زکوٰۃ ضرور ادا کرنا ، ورنہ میں تمہارے پاس ایک ایسا آدمی روانہ کروں گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے نفس کی مانند ہوگا ۔ وہ تمہاری گردنیں اڑا دے گا ۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہ شخص ہیں ۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے مرض الموت کے وقت فرمایا ۔ اے لوگو ! عنقریب میں جلدی (اس دنیا سے) انتقال کر جاؤں گا ۔ میں نے تمہارے سامنے وہ بات پیش کر دی جس کے بارے میں تمہارے پاس عذر اور معذرت کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی ۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں اللہ عزوجل کی کتاب اور اپنی عترت جو میرے اہل بیت ہیں ۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علی

کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے ، یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے ۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پہ وارد ہوں گے ۔ میں ان دونوں کے بارے میں تم سے سوال کروں گا ۔ کہ تم لوگوں نے ان کے متعلق کیا رویہ اختیار کیا ۔

احمد نے مناقب میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے نیند کی حالت میں پایا اور آپ نے اپنا پاؤں مار کر مجھے فرمایا ، اٹھو ! خدا کی قسم میں اس بات پہ بہت راضی ہوں کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے فرزندوں کے باپ ہو ۔ تم میری سنت پہ جہاد کرو گے ۔ جو شخص میرے عہد پہ مر گیا ، وہ جنت کے کھوہ میں ہو گا ۔ اور جو شخص تیرے عہد پہ مر گیا اس کا انجام بخیر ہوا جو تیری موت کے بعد تیری محبت پہ قائم رہ کر مر گیا ۔ اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ امن اور ایمان سے کرتا ہے ۔ جب تک سورج طلوع کرتا رہے گا یا غروب کرتا رہے گا ۔

دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی نے ان اشخاص سے فرمایا جن کے متعلق حضرت عمر بن خطاب نے شوریٰ مقرر کیا تھا ۔ آپ نے لمبی گفتگو کی ۔ منجملہ اس کے یہ ہے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلعم نے میرے سوا فرمایا ہو کہ تم قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو ” انہوں نے عرض کیا نہیں ۔

اسی روایت کے مطابق وہ روایت ہے جو امام علی رضا علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی ! تم قیامت کے روز جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والے ہو ۔ اور دوزخ سے کہو گے یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہے ۔

ابن سماک نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا لا یجوز احد علی الصراط الا من کتب له علی الجواز ۔ صراط سے کوئی شخص نہیں گزر سکے گا ۔ مگر وہ شخص جس کو حضرت علی پروانہ راہداری تحریر کر دیں ۔

بخاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں قیامت کے روز سب سے پہلے رحمٰن اللہ کے سامنے مقدمہ لے کر کھڑا ہوں گا ۔“

ترمذی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ فاطمہ عورتوں کی نسبت رسول اللہ کو زیادہ محبوب تھیں اور مردوں میں رسول اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب آپ کے شوہر علی تھے ۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت علی دور سے دکھائی دیئے ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ عرب کے سردار ہیں ۔ بی بی عائشہ نے عرض کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں ؟ فرمایا میں عالم کا

سردار ہوں وہ عرب کے سردار ہیں ۔

حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں ۔ اور علی عرب کے سردار ہیں ۔ آپ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۔“

فصل ۴

صحابہ کا حضرت علی کی تعریف کرنا

ابن سعد ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا حضرت علی ہم سے زیادہ فیصلہ کرنے والے ہیں ۔

حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں مدینہ والوں میں زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں ۔“

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی معتبر آدمی ہمیں حضرت علی سے کوئی چیز بیان کرتے تو ہم اس کو لے لیتے تھے اور روگردانی نہیں کرتے تھے ۔

ابن سعد سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب اس مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے تھے جس کے حل کے لئے ابوالحسن یعنی حضرت علی موجود نہ ہوں ۔

ابن سعد سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ میں حضرت علی کے سوا کسی شخص نے نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو !

ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں ۔ مدینہ والوں میں حضرت علی فرائض کے مسائل زیادہ جانتے تھے اور ان سے اچھا فیصلہ کرتے تھے ۔

بی بی عائشہ کے پاس حضرت علی کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ علی علم لغت کے زیادہ جاننے والے تھے ۔ مسروق نے کہا صحابہ کے علم کی حد حضرت عمر ، حضرت علی اور ابن مسعود پر ختم ہے ۔

عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ نے کہا ۔ حضرت علی علم کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے ۔ آپ کو اسلام لانے میں قدم و شرف حاصل ہے ۔ رسول اللہ صلعم کے داماد ہیں ، آپ ، علم فقہ ، علم لغت ، میدان جنگ میں بہادری اور سخاوت کل میں سب سے بڑھے ہوئے تھے ۔

طبرانی ابن ابی حاتم اور ابی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو آیت بھی اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین امنوا کے لفظ سے نازل فرمائی ہے ۔ علی اس آیت کے امیر اور شریف ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد صلعم کی کئی مقامات پر سرزنش کی ہے لیکن ہر جگہ علی کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا ہے ۔

۱۱۔ نیز طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کے حق میں تین سو آیات نازل ہوئی ہیں۔

۱۲۔ طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کی آٹھ ایسی خوبیاں ہیں جو اس امت کے شخص کو بھی نصیب نہیں ہوئیں۔"

۱۳۔ ابو یعلی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ حضرت علی کو تین ایسی خوبیاں عطا کی گئی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک خوبی بھی مجھے مل جاتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ وہ خوبیاں کیا ہیں۔ آپ نے کہا نبی صلعم کا اپنی بیٹی کی آپ سے شادی کر دینا۔ آپ کا مسجد میں ساکن ہونا اور مسجد میں جو بات علی کے لئے حلال تھی اور کسی کے لئے حلال نہ تھی اور (۳) آپ کو خیبر کی لڑائی کے روز علم کا ملنا۔

۱۴۔ امام احمد بن حنبل نے سند صحیح سے ابن عمر سے نیز احمد اور ابو یعلی نے سند صحیح سے علی سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز جب مجھے رسول اللہ صلعم نے علم عطا کیا تھا اس وقت میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا تھا۔ اس روز سے نہ میری آنکھ کبھی دکھی اور نہ مجھے کبھی درد سر ہوا۔

۱۵۔ حضرت جب کوفہ میں تشریف لائے تو عرب کا ایک حکیم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا خدا کی قسم یا امیرالمومنینؑ آپ نے خلافت کو زینت عطا کی ہے اور خلافت نے آپ کو زینت نہیں دی۔ اور آپ نے خلافت کو بلندی کا درجہ عطا کیا ہے۔ اور خلافت نے آپ کو کوئی بلندی نہیں دی اور خلافت یہ مدارج طے کرنے کے لئے تیری بہت زیادہ محتاج تھی۔"

۱۶۔ الطیوریات میں حافظ سجفی نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے حضرت علیؑ اور اس کے دشمنوں کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اے میرے فرزند علی کے بہت دشمن تھے۔ اور وہ آپ کے عیوب کی تلاش میں کوشش کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے آپ میں کوئی عیب نہ پایا تو آپ کے پاس آئے اور آپ سے جنگ کی اور آپ کو قتل کر دیا اور مکر و فریب کے ذریعہ آپ کو الگ ...

فصل ۴

آپ کے چند کرامات، فیصلہ جات، وہ کلمات جو آپ کے قدر علم، حکمت، زہد اور اللہ تعالیٰ کی معرفت پر دلالت کرتے ہیں

۱۔ ابن سعد نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو آیت بھی نازل ہوتی ہے میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ کیوں نازل ہوئی۔ کہاں نازل ہوئی۔ کس کے خلاف نازل ہوئی۔ مجھے میرے رب نے عقل والا دل اور بولنے والی زبان عطا کی ہے۔

۲۔ ابن سعد وغیرہ نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا مجھ سے کتاب خدا کے متعلق دریافت کرو۔ جو آیت بھی خواہ رات کو نازل ہوئی خواہ دن میں، خواہ میدان پر اتری خواہ پہاڑ پہ نازل ہوئی۔ میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔

۳۔ ابوداؤد نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بیعت کرنے میں تاخیر کی۔ حضرت ابوبکر آپ سے ملے اور کہا کیا تمہیں میری حکومت ناپسند ہے فرمایا نہیں۔ لیکن میں نے اپنے اوپر قسم کھا رکھی ہے کہ نماز کے سوا چادر اس وقت تک نہ اوڑھوں، حتیٰ کہ قرآن جمع کر لوں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے قرآن مجید کو تنزیل کے مطابق جمع کیا تھا۔

ابن سیرین نے کہا اگر ہمیں وہ کتاب (قرآن) مل جاتا تو اس میں علم کی باتیں تھیں۔

۴۔ آپ کی روشن کرامات میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کا سر آپ کی گود میں تھا اور آنحضرتؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ رسول اللہؐ سے وحی تب ختم ہوئی جب سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور آپ کی خاطر سورج واپس لوٹ آیا تھا اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے میرے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے۔ آپ کی خاطر سورج کو واپس لوٹا دے۔ سورج غروب ہونے کے بعد واپس لوٹ آیا تھا۔[۱]

---

[۱] ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام نے سورج کو خود لوٹایا تھا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ آپ سرزمین بابل سے کوچ فرما رہے تھے بابل کی زمین پر بوجہ اس کی نحوست کے نماز ادا نہ فرمائی اور سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے زمین بابل کو طے کر کے سورج کو واپس لوٹایا اور نماز عصر ادا کی۔ اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے جو مسجد رد الشمس کے نام سے ... (باقی اگلے صفحہ پر)

۶۔ حدیث ردالشمس کو امام طحاوی نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور قاضی عیاض نے اس کو کتاب الشفاء میں بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابوزرعہ وغیرہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور سبط ابن جوزی نے کہا ہے کہ اس بات میں ایک عجیب و غریب حکایت ہے جسے اس کے متعلق ہمارے عراق کے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے ابو منصور مظفر بن اردشیر عبادی سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی کی سواری کے ساتھ سورج کے پلٹنے کی حدیث کو بیان کیا اور فضائل اہل بیت کو بھی بیان کیا۔ سورج کو بادل نے ڈھانپ لیا تھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ سورج غروب ہو گیا ہے۔ اس لئے منبر پر کھڑے ہو کر سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے :-

لاتنسری یا شمس حتی تنتہی	مدحی لآل المصطفیٰ ونجلہ
واثنی عنانک ان اردت ثناءھم	انسیت کان الوقوف لاجلہ
ان کان للمولیٰ وقوفک فلیکن	ھذا الوقوف لخیلہ ولرجلہ

(ہوتی تفاوت کے ساتھ یہ اشعار ابھی ابھی گزر چکے ہیں اور ان کے ترجمہ کو بھی وہاں ملاحظہ کریں)

انہوں نے کہا کہ بادل سورج سے ہٹ گیا اور سورج ظاہر ہو گیا۔"

۷۔ عبدالرزاق نے حجر مرادی سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت علی نے فرمایا اے حجر بن عدی! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی؟ جب تجھے مجھ پر لعن کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ میں نے عرض کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا میں اس وقت کیا طریقہ اختیار کروں؟ آپ نے فرمایا مجھ پر لعن کرنا۔ لیکن مجھ سے (دلی) برأت نہ کرنا۔ مجھے حجاج ظالم کے بھائی ابن یوسف نے جو یمن کے امیر تھے حکم دیا کہ میں حضرت علی پر لعن کروں۔ میں نے کہا کہ امیر نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں علی پر لعن کروں۔ اس پر لعنت کرو خدا اس پر لعنت کرے۔ اس بات کو ایک آدمی کے سوا اور کوئی شخص نہ سمجھا کہ میں امیر پر لعنت کر رہا ہوں کہ حضرت علی پر یہ بات کرامات علی میں سے ایک ہے اور آپ نے غیب کی خبر دی ہے" مولف کتاب ینابیع المودۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نام سے مشہور ہے۔ اگر آپ کربلا معلی سے پکی سڑک کے ذریعے نجف تشریف لے جائیں تو کربلا سے دس میل کے فاصلہ پر پکی سڑک سے کوئی دو ایکڑ کے فاصلہ پر آپ کو یہ مسجد ملے گی۔ میں نے اس مسجد کو جولائی سنہ ۱۹۶۲ء میں دیکھا۔ مسجد کے اندر ایک بیری کا درخت بھی موجود تھا۔ مزید معلومات کے لئے ہماری ترجمہ کردہ کتاب عیون المحسنات شائع کردہ مکتبہ ساجد ملتان ملاحظہ ہو۔

محمد شریف علی عفی عنہ

کرتا ہے۔ نیز اس واقعہ کو حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں نقل کیا ہے۔"

۸۔ آپ کی کرامات میں سے ایک بات یہ ہے کہ آپ نے ایک بات بیان فرمائی۔ اور ایک شخص نے آپ کی بات کو جھٹلا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر تم جھوٹے ہو تو میں تمہارے بارے میں بد دعا کروں گا اس نے کہا بے شک بد دعا کرو۔ آپ نے اس کے بارے میں بد دعا کی اور وہ شخص اس جگہ سے پلٹنے نہ پایا تھا کہ اس کی بینائی جاتی رہی۔

۹۔ مدائنی نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت علی بیت المال میں جھاڑو دلا دیا کرتے تھے۔ اور اس میں نماز ادا فرماتے تھے تاکہ آپ کے پاس اس بات کا ثبوت ہو کہ آپ نے مسلمانوں سے مال بچا کر بیت المال میں بند نہیں کر رکھا۔

۱۰۔ رسول اللہ صلعم صحابہ کی جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ دو دعویدار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ میرا گدھا ہے اور اس کی گائے ہے۔ اس کی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا ہے حاضرین میں سے ایک آدمی نے بڑھ کر کہا جانوروں پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ فرمایا اے علی ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت علی نے ان دونوں سے فرمایا۔ کیا وہ دونوں جانور کھلے ہوئے تھے یا بندھے ہوئے تھے یا ایک بندھا ہوا تھا اور دوسرا کھلا ہوا؟ ایک آدمی نے کہا گدھا بندھا ہوا تھا اور گائے کھلی ہوئی تھی اور اس کا مالک بھی اس کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے فرمایا گائے کے مالک کو گدھے کا تاوان بھرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم نے آپ کے حکم کو جائز رکھا اور آپ کے فیصلہ کو نافذ کر دیا۔

۱۱۔ دو آدمیوں نے آپس میں بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ایک کے پاس پانچ دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں ان کے پاس سے ایک تیسرا آدمی گزرا انہوں نے اس کو اپنے پاس بٹھایا۔ سب نے مل کر برابر برابر آٹھ روٹیاں کھائیں۔ اس شخص نے روٹی کھانے کے عوض میں ان کو آٹھ درہم دیئے۔ پانچ روٹی والے نے تین روٹی والے کو تین درہم دیئے اور پانچ درہم اپنے لئے رکھ لئے۔ تین روٹی والے نے چار درہموں کا مطالبہ کیا۔ یہ دونوں اپنا فیصلہ حضرت علی کے پاس لے گئے۔ حضرت علی نے فرمایا تم نے ایک معمولی معاملہ میں جھگڑا برپا کر رکھا ہے۔ آپ نے تین روٹیوں والے سے فرمایا جس بات پر تیرا ساتھی راضی ہے وہی تین درہم لے لو۔ وہ تمہارے حق میں بہتر ہیں۔ اس نے کہا میں تو صرف دلیل ہی سے رضامند ہوں گا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر دلیل چاہتے ہو تو اس کے ذریعہ تمہارے حصہ میں صرف ایک درہم آتا ہے۔ اس شخص نے اس بات کی وضاحت کی۔ آپ نے فرمایا تم تینوں آدمیوں نے آٹھ روٹیاں کھائی ہیں، تم میں سے کسی نے زیادہ روٹیاں نہیں کھائیں بلکہ برابر کھائی ہیں۔ آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے کئے جاتے ہیں ہر ایک آدمی نے

آٹھ ٹکڑے کھائے۔ تین روٹی والے کی روٹیوں کے نو ٹکڑے ہوئے۔ اس نے آٹھ ٹکڑے خود کھائے اور اس کا باقی ایک ٹکڑا رہ گیا۔ پانچ روٹی والے کے پندرہ ٹکڑے ہوئے اس نے آٹھ ٹکڑے خود کھائے اور اس کے باقی سات ٹکڑے بچ گئے، یہ سات ٹکڑے اس کے کھانے سے زیادہ ہیں اس شخص کو سات درہم لینا چاہیے اور تین روٹی والے کا صرف ایک ٹکڑا بچا ہے۔ اسے ایک درہم لینا چاہیے۔

آپ کے کلام کا نمونہ

• الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا۔
• لوگ سوتے ہوتے جب مر جائیں گے تو بیدار ہوں گے

• الناس بزمانھم اشبہ منھم بآبائھم۔
• لوگ زمانہ کا ساتھ دیتے ہیں، ان سے زیادہ مشابہت رکھنے والا وہ ہے جو اپنے آباؤ اجداد سے مشابہت رکھتا ہو

• کشف الغطاء ما ازددت یقیناً۔
• اگر میرے درمیان سے پردے ہٹا دئے جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا (اللہ کے بارے میں)

• ما ھلک امرؤ عرف قدرہ
• جو آدمی اپنی قدر جانتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا

• قیمۃ کل امرئ ما یحسنہ
• ہر آدمی کی قیمت اس کی پسند ہوتی ہے۔

• من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
• جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

• المرء مخبوء تحت لسانہ۔
• انسان اپنی زبان کے پیچھے پوشیدہ ہے

• من عذب لسانہ کثر اخوانہ
• جس نے اپنی زبان کو شیریں رکھا اس نے اپنے بھائیوں کو زیادہ کیا۔

• بالبر یستعبد الحر
• نیکی کرنے سے آزاد آدمی غلام بنایا جاتا ہے

• بشر مال البخیل بحادث او وارث
• بخیل کے مال کو کسی حادثہ یا وارث کی بشارت دے دو۔

• لا تنظر الی من قال وانظر ما قیل۔
• اس طرف نہ دیکھو کس نے کہا بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہا گیا۔

• الجزع عند البلاء تمام المحنۃ
• مصیبت کے وقت واویلا کرنا محنت کو تمام کرنا ہے

• لا ظفر مع البغی
• بغاوت سے فتح حاصل نہیں ہے۔

• لا ثناء مع الکبر۔
• تکبر کے ہوتے ہوئے تعریف نہیں ہو سکتی۔

• لا صحۃ مع تخمۃ
• بدہضمی کے ساتھ صحت قائم نہیں ہو سکتی۔

• لا شرف مع سوء الادب
• بے ادبی سے بزرگی نہیں مل سکتی۔

• لا راحۃ مع الحسد
• حسد سے آرام نہیں ملتا۔

• لا سیادۃ مع الانتقام
• بدلہ لینے سے سرداری نہیں ملتی

• لا صواب مع ترک المشورۃ
• مشورہ چھوڑتے ہوئے درستگی نہیں ہے۔

• لا مروۃ للکذوب
• جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی

• لا کرم اعز من التقوی
• پرہیزگاری سے زیادہ بزرگ کوئی چیز نہیں

• لا شفیع انجح من التوبۃ
• توبہ سے زیادہ کامیاب شفاعت کرنے والا اور کوئی نہیں

• لا لباس اجمل من العافیۃ
• تندرستی سے زیادہ کوئی خوبصورت لباس نہیں

• لا داء اعیی من الجھل
• جہالت سے زیادہ لاعلاج بیماری اور کوئی نہیں

• المرء عدو لما جھلہ
• آدمی جس چیز کو نہیں جانتا اس کا دشمن ہوتا ہے۔

• رحم اللہ امرءاً عرف قدرہ ولم یتعد طورہ
• اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی منزلت کو پہچانا اور اپنے طریقے کو معطل نہ کیا۔

• عادۃ الاعتذار تذکیر للذنب
• بار بار معذرت کرنا گناہ کو یاد دلانا ہے

• النصح بین الملاء تقریع
• لوگوں کے سامنے نصیحت کرنا عیب لگانا ہے۔

• نعمۃ الجاھل کروضۃ علی مزبلۃ
• جاہل کی نیکی ایسی ہے جیسے کوڑے پر باغ قائم کیا گیا ہو۔

• الحکمۃ ضالۃ المومن
• دانائی مومن کی گم کردہ چیز ہے۔

• البخل جامع لمساوی العیوب
• کنجوسی سب برے عیبوں کی جامع ہے

• اذا حلت المقادیر ضلت التدابیر
• جب قضا نازل ہوتی ہے تو تدبیر رخصت ہو جاتی ہے

• عبد الشھوۃ اذل من عبد الرق
• خواہش کا بندہ غلام کی غلامی سے زیادہ ذلیل ہے۔

• الحاسد مغتاظ علی من لا ذنب لہ
• حاسد اس شخص پر ناراض ہوتا ہے جس کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔

- السعيد من وعظ بغيره
  نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے
- الاحسان يقطع اللسان
  نیکی زبان کو بند کر دیتی ہے
- افقر الفقر الحمق
  سب سے زیادہ غربت بے وقوفی ہے!
- اغنى الغنى العقل
  سب سے زیادہ تونگری عقل ہے
- الطامع في وثاق الذل
  لالچی شخص ذلت کی رسی میں بندھا ہوا ہے
- احذروا نفار النعم فما كل شارد مردود
  نعمتوں کے بھاگ جانے سے بچو۔ ہر بھاگی ہوئی چیز مردود نہیں ہوتی۔
- اكثر مصارع العقول تحت بروق المطامع
  عام طور پر عقلوں کے پچھڑنے کی جگہ لالچوں کی چمک کے نیچے ہے۔
- اذا وصلت اليكم النعم فلا تنفروها بقلة الشكر
  جب تم لوگوں کو نعمت مل جائے تو شکر کی کمی کی وجہ سے اسے نہ بھگاؤ۔
- اذا قدرت على عدوك فاجعل العفو شكرا للقدرة عليه
  جب تم دشمن پر قابو پا جاؤ تو معاف کرنے کو قابو پانے کا شکریہ قرار دو۔
- ما اضمر احد شيئا الا ظهر من فلتات لسانه وعلى صفحات وجهه
  جو شخص اپنے دل میں کوئی چیز پوشیدہ رکھے ہے، وہ اس کی زبان کی لغزش اور چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔
- البخيل يعيش في الدنيا عيش الفقراء ويحاسب في الآخرة حساب الاغنياء
  کنجوس دنیا میں غربا کی زندگی بسر کرتا ہے قیامت کے روز اس سے تونگروں کا حساب لیا جائے
- لسان العاقل وراء قلبه وقلب الاحمق وراء لسانه
  دانا کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی اور احمق کا دل اسکی زبان کے پیچھے ہوتا ہے
- العلم يرفع الوضيع والجهل يضع الرفيع، العلم خير من المال العلم يحرسك وانت تحرس المال
  کمینے آدمی کو علم بلند کرتا ہے اور جہالت آدمی کو پست کرتی ہے، علم مال سے افضل ہے علم تیری چوکیداری کرتا ہے اور تم مال کی چوکیداری کرتے ہو۔
- العلم حاكم والمال محكوم عليه
  علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے

- قصم ظهري رجلان عالم متهتك و جاهل متنسك هذا يفتي ويغير دين الناس بتهتكه وهذا يغل الناس بتنسكه۔
  دو آدمیوں نے میری کمر کو توڑ دیا ہے۔ پُرزے پُرزے کرنے والا عالم اور جاہل عبادت گزار، یہ (عالم دین کے) پرزے پرزے کرنے کی وجہ سے لوگوں کے دین کو بگاڑ دیتا ہے اور یہ (جاہل) اپنی عبادت کی وجہ سے لوگوں میں کھوٹ بھر دیتا ہے۔
- کم قیمت وہ آدمی ہے جس کے پاس علم کم ہو۔
- لوگوں میں زبان اور جسم کے ساتھ ملے رہو۔ اعمال اور دل کے لحاظ سے الگ رہو۔
- آدمی کو صرف وہ چیز ملے گی جس کو اس نے کمایا اور قیامت کے روز اس چیز کے ساتھ ہوگا۔ جس کو وہ دوست رکھتا ہو۔
- عمل کے قبول ہونے کے موقعہ پر عمل کرنے کے وقت سے زیادہ اہتمام کرو۔
- وہ عمل ہرگز کم نہیں جو پرہیزگاری کے ساتھ بجا لایا گیا ہو۔
- اے حاملانِ قرآن اس پر عمل کرو۔ عالم وہ ہے جو کچھ وہ جانتا ہے اس پر عمل کرتا ہے اور اس کا علم اس کے عمل کے موافق ہو۔
- عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جس کے پاس علم تو ہوگا لیکن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، ان کا باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔ ان کا عمل ان کے علم کے خلاف ہوگا۔ وہ لوگ مجلس میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر فخرہ مباہات کریں گے۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے ہمنشین سے اس وجہ سے ناراض ہو جائے گا۔ کہ وہ دوسرے شخص کی مجلس میں جا کر کیوں بیٹھا ہے۔ اور اس کو کیوں چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پرواز نہیں کرتے، اپنے گناہ کے سوا اپنے میں سے کسی شخص سے خوف نہ کرو صرف اللہ سے امید رکھو۔ اگر علم نہ ہو تو علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو۔ اگر کسی ایسی چیز کا سوال کیا گیا جس کا علم نہیں ہے تو یہ بات کہنے میں شرم نہ کرو کہ میں نہیں جانتا۔"
- صبر کو ایمان سے وہی منزلت حاصل ہے جو سر کو جسم سے ہے!
- مکمل فقیہ وہ ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ان کو ڈھیل نہ دی۔ اللہ عزوجل کے عذاب سے ان کو اطمینان نہ دلایا۔ قرآن کو چھوڑ کر کسی اور چیز میں رغبت نہ کی ہو۔"
- اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس کی حقیقت کا علم نہ ہو۔"

- اس تلاوت (قرآن) کا کوئی فائدہ نہیں جس میں غور و فکر نہ ہو۔"
- جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے تو وہ ان کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔"
- سات چیزیں شیطان کی جانب سے ہوتی ہیں۔ سخت غضب کرنا، زیادہ جماہی، قے کرنا، نکسیر آنا، سرگوشی کرنا، ذکر کے وقت نیند کا آنا، سخت پیاس، احتیاط اور بدگمانی۔"
- احتیاط سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔" توفیق اچھا رہنما ہے۔ حسن ظن اچھا ہمنشیں ہے۔ عقل اچھا ساتھی ہے، ادب (علم) اچھی میراث ہے۔ تکبر سے زیادہ سخت کوئی پریشانی اور وحشت نہیں ہے۔"
- عقل مند کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت وارد ہو تو وہ اس سے آنکھیں بند کرلے۔ حتیٰ کہ اس کی مدت ختم ہو جائے۔ اگر وہ مصیبت کی مدت ختم ہونے سے پہلے اس کے دور کرنے میں مصروف ہوا تو یہ بات اس مصیبت میں اور پریشانی کا موجب ہوگی۔
- گناہ کی سزا یہ ہے، عبادت میں سستی، روزی میں تنگی اور لذت میں نقص۔"
- کہا گیا ہے نقص کا کیا مطلب ہے، فرمایا:-
- "تجھے بے وقوف کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہتا ہے لیکن نقصان پہنچاتا ہے۔"
- تجھے جھوٹے آدمی کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ وہ تم سے بعید چیز کو تمہارے قریب کردے گا اور قریب چیز کو تم سے دور کردے گا۔
- تمہیں بخیل کی محبت سے بچنا چاہیئے وہ تمہیں سخت ضرورت کے وقت چھوڑ دے گا۔
- تجھے فاجر آدمی کی صحبت سے بچنا چاہیئے وہ تجھے ناخن کی میل کے عوض بیچ دے گا۔
- حضرت کی ایک زرہ صفین کی لڑائی کے موقعہ پر غائب ہوگئی تھی۔ آپ نے اس زرہ کو ایک یہودی کے پاس دیکھا۔ آپ نے اس کا مقدمہ دائر کیا۔ آپ یہودی کو لے کر اپنے قاضی شریح کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ قاضی شریح کے پہلو میں بیٹھ گئے اور فرمایا اگر میرا خصم یہودی نہ ہوتا تو میں مجلس میں اس کے ساتھ بیٹھتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ذمی کے ساتھ مجلس میں برابر نہ بیٹھو۔ آپ نے زرہ کا دعویٰ کیا۔ یہودی نے اس بات کا انکار کردیا۔ قاضی شریح نے حضرت علی سے گواہ طلب کئے۔ حضرت علی نے گواہی میں قنبر اور امام حسن کو پیش کیا۔ قاضی شریح نے کہا بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں جائز نہیں ہے۔ یہودی نے کہا کہ امیرالمومنین مجھے اپنے قاضی کے پاس فیصلہ کی خاطر لے گئے ہیں۔ اور آپ کے قاضی نے فیصلہ آپ کے خلاف کیا ہے۔ اور میں گواہی دیتا

ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اے امیرالمومنین یہ زرہ آپ کی زرہ ہے۔

ابن عباس سے واقدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک درہم رات کو ایک دن کو، ایک درہم کو پوشیدہ حالت میں اور ایک درہم کو کھلم کھلا صدقے کے طور پر دے دیا اور آپ کے پاس ان درہموں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرًا وعلانیۃ لھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون

ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ عقیل نے حضرت علی کی خدمت میں عرض کیا کہ میں محتاج ہوگیا ہوں مجھے کوئی چیز عنایت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا صبر کیجئے جب میں عطیات میں مسلمانوں کا حصہ نکالوں گا تو ان کے ساتھ تمہیں بھی حصہ دوں گا۔ عقیل نے اصرار کیا، حضرت نے عقیل کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بازار کی دو کانوں کی طرف لے گئے۔ فرمایا ان تالوں کو توڑ لو اور جو کچھ دکانوں میں ہے لے لو۔ عقیل نے آپ سے کہا کہ آپ مجھے چور ہونے کی حالت میں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علی نے اس سے فرمایا کہ تم بھی مجھے چور بنا کر پکڑنا چاہتے ہو۔ کہ میں مسلمانوں کا مال لے کر تم کو دے دوں اور ان کو کچھ نہ دوں۔" پھر عقیل معاویہ کے پاس چلے گئے۔ معاویہ نے آپ کو ایک لاکھ درہم دئے۔ معاویہ نے آپ سے کہا کہ آپ منبر پر تشریف لے جایئے اور اس بات کا ذکر کیجئے کہ جو کچھ علی نے تم کو دیا تھا۔ اور جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے۔ عقیل منبر پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا اے لوگو! میں تم لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے علی سے اس کے دین کے خلاف چیز طلب کی تھی۔ اس نے میرے مقابلہ میں اپنے دین کو اختیار کیا۔ میں نے معاویہ کا ارادہ کیا اور اس کو اس کے دین کے خلاف کہا۔ معاویہ نے مجھے دین کے مقابلہ میں اختیار کیا۔

جب حضرت علی علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی کہ معاویہ اپنی حکومت شام پر فخر و مباہات کرتا ہے تو آپ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا جو کچھ میں تمہیں تحریر کراؤں اس کو لکھو حضرت نے یہ اشعار پڑھے۔

محمد النبی اخی وصھری   وحمزۃ سید الشھداء عمی

نبی میرے بھائی اور میرے خسر ہیں۔ سیدالشہداء حضرت حمزہ میرے چچا ہیں۔

وجعفر الذی یضحی ویمسی   یطیر مع الملائکۃ ابن امی

وہ جعفر؟ جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اُڑتے رہتے ہیں میری ماں کے فرزند ہیں (فاطمہ بنت اسد کو رسول اللہ ماں کہا کرتے تھے)۔

وبنت محمد سکنی وعرسی — منوط لحمها بدمی ولحمی

محمدؐ کی دختر میری زوجہ ہیں جن کا گوشت میرے خون اور گوشت میں ملا ہوا ہے۔

وسبطا احمد ولدای منها — فایکم لہ سہم کسہمی

احمدؐ کے دونوں فرزند، اس (فاطمہ سے) میرے فرزند پیدا ہوئے ہیں، تم میں سے کسی شخص کا حصہ میرے حصہ کی مانند ہو سکتا ہے!

سبقتکم الی الاسلام طراً — غلاما ما بلغت اوان حلمی

میں ابھی رشد کے زمانہ کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ تم سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت لے گیا تھا!

واوجب بالولایۃ لی علیکم — رسول اللہ یوم غدیر خم

رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر میری ولایت تم پر واجب کر دی تھی۔

فویل ثم ویل ثم ویل — لمن یلقی الالہ غداً بظلمی

ہلاکت ہے پھر ہلاکت ہے پھر ہلاکت، ہے اس شخص کے لئے جو کل اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

بیہقی نے کہا ہے کہ ہر ایک مومن پر واجب ہے کہ ان اشعار کو یاد کرے تاکہ اس کو حضرت علی کی وہ برتری معلوم ہو جو آپ کو اسلام میں حاصل ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کے مناقب اور فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی اس آیت رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً کے متعلق حضرت علی علیہ السلام سے اس وقت دریافت کیا گیا جب آپ مسجد کوفہ کے منبر پر تشریف فرما تھے، فرمایا اے میرے اللہ مجھے بخش دے۔ یہ آیت میرے باپ میرے چچا حمزہ اور میرے ابن عم عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو دنیا سے کوچ کر گئے ہیں جو جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت حمزہ بھی دنیا سے رخصت ہوئے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ایک میں ہی باقی ہوں جو اس امت کے بدبخت ترین آدمی کا انتظار کر رہا ہوں جس کی وجہ سے خضاب آلود کرے گا۔ حضرت نے اپنے ہاتھ سے اپنی ریش مبارک اور اپنے سر اقدس کی اشارہ کیا، حضرت علی نے کہا کہ یہ بات مجھے میرے حبیب ابوالقاسم (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا

حضرت ایک رات امام حسنؑ کے ہاں اور ایک رات امام حسینؑ کے ہاں اور ایک رات عبداللہ بن جعفرؓ کے ہاں روزہ افطار فرمایا کرتے تھے اور تین لقموں سے زیادہ تناول نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے گرسنہ شکم ہو کر ملاقات کروں، جس رات کی صبح کو آپ کو قتل کر دیا گیا تھا۔ آپ اس رات اکثر باہر تشریف لے جاتے تھے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے خدا کی قسم میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور نہ میری بات کبھی جھوٹی ثابت ہوئی ہے اور یہ رات ہے تو وہی جس کا مجھے وعدہ کیا گیا تھا۔ شب جمعہ، ۱۹ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کی رات کو حضرت علی علیہ السلام سحر کے وقت بیدار ہوئے۔ اور اپنے فرزند امام حسن سے فرمایا۔ آج رات میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اور میں نے عرض کیا ہے یا رسول اللہؐ جو تکالیف میں نے اس اُمت سے اُٹھائی ہیں ان کی آپ سے شکایت کرتا ہوں۔ مجھے فرمایا کہ ان کے خلاف بددعا کیجئے۔ میں نے کہا اے میرے اللہ مجھے ان لوگوں کے بدلے اچھے لوگ عطا کیجئے اور ان کو میری بجائے برا آدمی عطا فرمایئے۔ اس کے بعد آپ نماز کی طرف تشریف لے گئے، آپ کی خدمت میں بطخیں بڑھیں اور آپ کو دیکھ کر چیخیں مار رہی تھیں۔ آپ نے ان کو ہٹایا اور فرمایا ان کو اپنے حال پر رہنے دو یہ نوحہ گر ہیں۔ مسجد میں تشریف لائے لوگوں سے فرمایا نماز، نماز، ابن ملجم نے آپ پر تلوار کا وار کیا جو آپ کی پیشانی مبارک سے آپ کے سر کے اگلے حصہ تک لگا۔ آپ ۱۹ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ[1] کی رات کو انتقال فرما گئے۔

آپ کو امام حسنؑ نے غسل دیا۔ امام حسین، عبداللہ بن جعفر اور محمد بن حنفیہ پانی ڈال رہے تھے، آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیص نہیں تھی۔ امام حسنؑ نے آپ پر سات تکبیر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کو رات کے وقت دفن کر کے آپ کی قبر مبارک کو پوشیدہ[2] رکھا گیا۔ تاکہ آپ کے دشمن آپ کی قبر کو کھود نہ سکیں۔

حضرت علی علیہ السلام کو جب ضربت لگی تو آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے وصیت فرمائی۔ فرمایا میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، دنیا میں لغاوت نہ کرنا، اگر دنیا تمہارے خلاف بغاوت کرے۔ اگر دنیا کی کوئی چیز تمہارے ہاتھ سے چلی جائے تو اس پر گریہ نہ کرنا۔ حق بات کہنا یتیم پر رحم کرنا، کمزور کی مدد کرنا۔

---

[1] حقیقت یہ ہے کہ آپ کو ضربت ۱۹ ماہ صیام کی رات کو لگی اور ۲۱ ماہ صیام کو انتقال فرمایا اس بات پر جمہور علماء شیعہ کا اتفاق ہے ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہٗ

[2] حضرت علی کی قبر کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا۔ ان تمام حالات کے مطالعہ کے لیے نقیب غیاث الدین عبدالکریم کی کتاب فرحۃ الغری فی تعیین قبر علی علیہ السلام مطبوعہ نجف اشرف خوب ہے۔ بندہ نے اس کا بھی اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ ۱۲ (محمد شریف عفی عنہٗ)

آخرت کے لئے سامان تیار کرنا، ظالم کا دشمن بننا اور مظلوم کی امداد کرنا، اللہ کی رضا جوئی کے لئے کام کرنا۔ اللہ کے
میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے فرزند محمد بن حنفیہ کی طرف دیکھا
اس سے فرمایا کیا تم نے وہ بات یاد کر لی ہے؟ جس کی میں نے تمہارے بھائیوں کو وصیت کی ہے۔ عرض کیا ہاں!
فرمایا، تمہیں بھی ایسی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہیں تمہارے بھائیوں کی عزت کرنے کی وصیت کرتا ہوں
ان دونوں کا تم پر بہت بڑا حق ہے۔ ان کے بغیر کسی اور امر پہ قائم نہ ہو جانا۔ اس کے بعد حسنؓ سے
میں تم دونوں کو اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ یہ تمہارے بھائی ہیں اور اس بات کا تمہیں
ہے کہ تمہارے باپ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ نہ بولے حتیٰ کہ
انتقال فرما گئے۔ رضی اللہ عنہ

بزار وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام خلیفہ ہو گئے تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔
حالت میں آپ پر ایک شخص نے لپک کر خنجر کا وار کیا۔ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے عراق والو
بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ہم لوگ تمہارے امیر بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اور ہم لوگ وہ اہل بیت ہیں جن
بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطہیرا
مجلس میں جو شخص بھی موجود تھا اس نے رونا شروع کر دیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ حلم والے، زاہد، صاحب سکون و وقار، صاحب رعب، دبدبہ اور سخی ہونے کے
سے متصف تھے۔

حافظ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ آپ نے دوبار اپنا تمام مال (اللہ کی راہ میں) لٹا دیا تھا۔ اور تین بار
کر کے اللہ کی راہ میں لٹایا۔ حتیٰ کہ آپ ایک جوتا رکھ لیتے، دوسرا دے دیتے۔ ایک جراب رکھتے اور
جراب دے دیتے۔ ایک شخص سے آپ نے یہ سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے
نے اس کے پاس دس ہزار درہم بھیج دیئے۔

مروان نے ایک آدمی کو آپ کی خدمت میں روانہ کیا اس نے آپ کو گالیاں دیں، مروان
گورنر تھا۔ ہر جمعہ منبر پر بیٹھ کر حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا، امام حسن نے مروان کے ایلچی سے کہا کہ مروان کے
پاس جاؤ اور اسے کہو خدا کی قسم میں تجھے گالیاں نہ دوں گا لیکن میری اور تمہاری وعدہ کی جگہ اللہ تعالیٰ کے
ہیں۔ اگر تم گالیاں دینے کے معاملہ میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ دے گا۔ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ بہت
سخت بدلہ لینے والا ہے۔

مروان ایک دفعہ حضرت سے نہایت بدکلامی سے پیش آیا اور آپ خاموش رہے۔ اس کے

بائیں ہاتھ سے استنجا کیا۔ امام حسن نے اس سے فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ دایاں ہاتھ
دھونے کے لئے ہے اور بایاں ہاتھ شرمگاہ صاف کرنے کے لئے ہے، تم پر اُف ہے۔ مروان خاموش رہا
جب امام حسن نے معاویہ سے صلح کی تو صلح نامہ کی عبارت یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"یہ وہ صلح نامہ ہے حسن بن علی نے جس پر معاویہ ابن ابی سفیان سے صلح کی ہے کہ معاویہ مسلمانوں کی
حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ کتاب خدا، سنت رسول اللہ صلعم اور سیرت خلفاء راشدین پر عمل
کرے گا۔ معاویہ خلافت کو اپنے بعد کسی احد کے سپرد نہ کرے گا۔ بلکہ اس کی موت کے بعد خلافت
کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان شوریٰ قائم ہو گا۔ لوگ اللہ کی زمین پر خواہ شام میں ہوں، خواہ
عراق، حجاز اور یمن میں ہوں امن میں ہوں گے، اصحاب علی اور شیعیان علی اپنی جان، مال، بیوی اور
بچوں کے بارے میں امن میں ہوں گے۔ جہاں بھی ہوں گے۔"

معاویہ سے اس بات کا اللہ تعالیٰ کا عہد اور میثاق لیا جاتا ہے وہ چوری چھپے حسن بن علی
اور آپ کے بھائی حسین اور نہ ہی اہل بیت رسول اللہ صلعم کے کسی فرد سے دھوکہ اور مکر و فریب
سے کام لے گا۔ اور ان میں کا جو فرد بھی کہیں موجود ہو اس پر کسی قسم کا خوف نہ ڈالا جائے گا۔ اس
صلح نامہ پر فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں کی گواہی ثبت کی جاتی ہے۔ وکفیٰ باللہ شہیداً

امام حسن علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے لوگو! تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ جل
شانہ نے تمہیں میرے نانا کی وجہ سے ہدایت دی ہے۔ تمہیں گمراہی سے نکالا ہے اور تمہیں جہالت
سے نجات دی ہے۔ ذلت کے بعد تمہیں عزت دی ہے۔ کم ہونے کے بعد تمہیں زیادہ کیا ہے۔ معاویہ نے
میرے ساتھ حق کے بارے میں جھگڑا کیا ہے۔ وہ میرا حق ہے اس کا نہیں ہے۔ میں نے (صلح میں) اُمت کی اصلاح
اور فتنہ کو ختم ہوتے دیکھا ہے۔ حالانکہ تم لوگوں نے میری بیعت اس بات پر کی تھی کہ تم اس سے صلح کرو گے جس
سے میں صلح کروں گا اور تم اس سے جنگ کرو گے جس سے میں جنگ کروں گا۔ میں نے یہ مناسب دیکھا ہے
کہ اس سے صلح کر لوں۔ اپنے اور اس کے درمیان جنگ کو ختم کر دوں۔ اس بنا پر میں نے اس سے صلح کر لی ہے
اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ خون کا محفوظ رکھنا خون بہانے سے بہتر ہے۔ اس سے میرا مقصد تمہاری اصلاح
ہے۔ حضرت کی موت کا سبب یہ ہے کہ اشعث بن قیس کندی کی بیٹی جعدہ نے جو آپ کی بیوی تھی
معاویہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے چکمے میں آ کر کہ وہ آپ کو زہر دے دے اور یزید اس سے شادی کرے گا،
اس خیال کو مکمل کرنے کے لئے ایک لاکھ درہم خرچ کئے۔ جعدہ نے اس خیال کو مکمل کر دیا آپ جاں بحق

[illegible] بیمار رہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد جعدہ نے کسی شخص کو بھیج کر یزید سے وعدہ وفائی کا [illegible]
یزید نے جواب میں کہا جب تم نے امام حسن سے وفا نہیں کی تو میرے ساتھ کیا وفا کرو گی؟

آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔ اس بات سے کئی متقدمین علماء نے اتفاق کیا ہے۔ مثلاً قتادہ اور [illegible]
حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس واقعہ کو شرح التقریب میں تحریر کیا ہے۔ حضرت رضی اللہ عنہ کی وفات [illegible]
واقعہ ہوئی۔ امام حسن نے فرمایا اے میرے بھائی (حسین) مجھے تین دفعہ زہر دیا گیا لیکن مجھے ایسا زہر کبھی [illegible]
دیا گیا۔ امام حسین نے کہا آپ کو کس نے زہر دیا؟ فرمایا اس سوال کرنے سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ
اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں، عرض کیا ہاں، فرمایا اس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے کئی دفعہ زہر دیا گیا ہے لیکن ایسا زہر کبھی [illegible]
میں نے اپنے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھے ہیں، آپ دیکھیے کہ میں ان کو لکڑی سے ٹٹولتا تھا۔ امام حسین [illegible]
اے میرے بھائی آپ کو کس شخص نے زہر دیا ہے، فرمایا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ عرض کیا [illegible]
وہی شخص ہے جس کے متعلق میں گمان کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ زیادہ سخت بدلہ لینے والا ہے۔ اگر اس کے [illegible]
کوئی آدمی ہے تو میری ذاتی رائے ہے کہ کسی شخص کو قتل نہ کیا جائے۔ شہادت کے وقت آپ کی [illegible]
سال تھی۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ۸ سال۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ تیس سال۔ چھ ماہ خلیفہ رہے اور [illegible]
۹ سال چھ ماہ قیام فرمایا۔

فضائلِ اہلِ بیت میں وارد شدہ آیات

آیت نمبر ۱: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا [illegible]
کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ عنکم [illegible]
میں مذکر ضمیر استعمال ہوا ہے۔

ابو سعید خدری نے کہا کہ یہ آیت پانچ اشخاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نبی صلعم، علیؑ [illegible]
حسنؑ اور امام حسینؑ۔

ابن جریر نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ آیت پانچ شخصوں کے بارے میں [illegible]
ہوئی ہے۔ میرے بارے میں، علیؑ حسنؑ حسینؑ اور فاطمہؑ کے بارے میں۔

طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے اور مسلم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ان حضرات [illegible]
چادر ڈال کر یہ آیت تلاوت فرمائی اور اس بات کو صحیح قرار دیا کہ نبی صلعم نے ان حضرات پر چادر [illegible]

[illegible] فرمایا تھا اے میرے اللہ! یہ میرے اہل اور تیرے خاص بندے ہیں۔ ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ
[illegible] پوری طرح پاک و پاکیزہ بنا۔
[illegible] نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں؟ فرمایا تم بھلائی پر قائم ہو۔
[illegible] روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے طھرھم تطھیرا کے بعد فرمایا میری اس سے جنگ ہے جس
[illegible] سے جنگ کی، میری اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی۔ اور میں ان کا دشمن ہوں جنہوں
[illegible] سے دشمنی رکھی۔

[illegible] روایت میں ہے کہ آپ نے ان پر چادر ڈال کر آپ نے چادر پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے میرے
[illegible] آل محمد ہیں تو اپنی صلوات اور برکات آل محمد پر نازل فرما بے شک تو تعریف والا اور بزرگی
[illegible] ہے۔

[illegible] روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلعم نے کسی آدمی کو بھیج کر ان
[illegible] کو بلا لیا جب یہ حضرات تشریف لائے تو رسول اللہ صلعم نے ان پر چادر کو ڈال دیا۔ پھر صلی اللہ علیہ
[illegible] نے وہ بات فرمائی جو گزر چکی ہے۔
[illegible] دوسری روایت ہے کہ جب یہ حضرات اکٹھے ہو گئے تو تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اگر اس بات
[illegible] تسلیم کر لیا جائے تو اس کی تاویل یہ ہوگی کہ آیت دو مرتبہ نازل ہوئی۔
[illegible] اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی اذھب
[illegible] الرجس وطھرھم تطھیرا۔
[illegible] نے عرض کیا کیا میں آپ کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ فرمایا ہاں۔ آپ نے اس کو ان حضرات پر
[illegible] کے بعد داخل کیا۔

[illegible] روایت ہے کہ جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے ان کے حق میں بہت لمبی دعا فرمائی۔ جو گزر چکی ہے۔
[illegible] صحیح روایت میں ہے کہ واثلہ بن اسقع نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں آپ کا اہل نہیں ہوں
[illegible] اہل میں سے ہو۔ بیہقی نے کہا کہ واثلہ بن اسقع کو اہل کے حکم میں تشبیہاً کہا گیا ہے تحقیقاً نہیں۔ محب
[illegible] نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ سے یہ فعل جناب ام سلمہؓ کے گھر میں کئی دفعہ اور
[illegible] کے گھر میں ایک دفعہ واقع ہو چکا ہے۔

[illegible] سے بھی یہ حدیث کئی طریقوں سے بیان ہوئی ہے اور بعض کی سند حسن ہے۔ رسول اللہ صلعم
[illegible] اہل بیت ہیں جن سے اللہ نے ناپاک چیز کو دور رکھا ہے اور ان کو مکمل طور پر پاک و پاکیزہ کیا ہے

ایک روایت میں ہے کہ ان حضرات کے ساتھ جبرائیل اور میکائیل داخل ہو گئے تھے۔ یہ ان حضرات کے بلند مرتبہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے آنحضرت نے اس جملہ کے بعد فرمایا میری اس شخص سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی۔ میری اس شخص سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے جس شخص نے میرے قرابت داروں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مجھ پر ایمان نہیں لاتا حتیٰ کہ مجھے دوست رکھے اور مجھے دوست نہیں رکھتا حتیٰ کہ میرے قرابت داروں کو دوست رکھے اور آپ کے قرابت داروں کو اپنی جان کے برابر قرار دے۔ اس وجہ سے یہ بات بھی صحیح ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اگر ان کا دامن پکڑ و گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب خدا ہے دوسرے میری عترت ہے۔

آیت قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کے بارے میں وارد ہے کہ ایک صبح کو رسول اللہ صلعم نے امام حسین کو اپنے سینہ سے لگایا اور امام حسن کے ہاتھ کو پکڑا۔ جناب فاطمہ آپ کے پیچھے چل رہی تھیں اور حضرت علی جناب سیدہ کے پیچھے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو چادر کے نیچے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو میدان مباہلہ میں تھے اور یہی وہ لوگ ہیں جو آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت سے مراد ہیں۔

آیت نمبر ۲: ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے یہ بات تو معلوم کر لی ہے کہ آپ پر کس طرح سلام کریں اور آپ پر درود کس طرح پڑھیں۔ فرمایا، کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

حاکم کی روایت میں ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اور آپ کے اہل بیت پر درود کس طرح بھیجیں فرمایا کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

اس بات سے یہ دلیل ظاہر ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح آپ کی آل پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں دیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفس ان حضرات میں قرار دیا ہے۔

رسول اللہ نے اپنی دعا میں چادر والے اصحاب کے حق میں کہا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں

تو اپنی صلوات، برکات، رحمت، مغفرت اور رضامندیاں محمد پر اور ان پر نازل فرما۔" روایت میں کہا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا مجھ پر ادھوری صلوات نہ بھیجا کرو، انہوں نے کہا ادھوری صلوات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تم کہتے ہو اللھم صل علی محمد۔ پھر خاموش ہو جاتے ہو۔ بلکہ کہو اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ علامہ دیلمی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر وہ دعا روک دی جاتی ہے حتیٰ کہ محمدؐ اور آپ کی آل پر درود بھیجا جائے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے (یہ اشعار) بیان کئے ہ۔

یا اھل البیت رسول اللہ حبکم — فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم — من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اللہ کے رسول کے اہل بیت تم سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل کیا ہے۔

تمہاری منزلت کی بلندی کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

آیت نمبر ۳: سلامٌ علیٰ آلِ یٰسین

مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سلام ہو آل محمد پر۔

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اہل بیت آپ کی پانچ چیزوں میں شریک ہیں۔ نبی صلعم کے لئے فرمایا السلام علیک ایھا النبی۔ اے نبی تم پر سلام ہو۔ (اہل بیت کے حق میں فرمایا) سلام علی آل یٰسین۔ یٰسین (محمد) کی آل پر سلام ہو۔ نماز کے تشہد میں محمد اور آل محمد برابر کے شریک ہیں۔ طہارت میں شریک ہیں (رسول اللہ کے حق میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا طٰہٰ یا طاہر، اے پاک (محمد) اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کہا یطھرکم تطھیرا۔ المتیس لکھا ہے پاک کرے۔ محمدؐ اور آل محمد صدقہ کی حرمت میں برابر کے شریک ہیں اور محبت رکھنے کے بارے میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کے حق میں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور اہل بیت کی شان میں فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

دیلمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا وقفوھم انھم مسئولون۔ ان لوگوں کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا، علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

علامہ واحدی نے کہا کہ انہم مسئولون سے ولایت علی اور اہل بیت کی ولایت سے سوال کرنا مقصود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذوالقربیٰ سے محبت کرنا فرض قرار دیا ہے اور امت سے اس بات کا قیامت کے روز مطالبہ کیا جائے گا۔ اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث مسلم نے زید بن ارقم کی روایت سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہم لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو! میں تمہاری مانند بشر ہوں۔ عنقریب میرے پاس میرے رب عز و جل کا ایلچی آئے گا۔ میں اس کی دعوت کو قبول کر لوں گا۔ میں تم لوگوں میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ پہلی اللہ عز و جل کی کتاب ہے جو نور اور ہدایت پر مشتمل ہے۔ اللہ عز و جل کی کتاب کو پکڑو اور اس پر عمل کرو۔ آپ نے کتاب خدا کے پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کی سخت تاکید فرمائی۔ پھر فرمایا (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں۔ آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ زید سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی عورتیں اہل بیت میں شامل نہیں ہیں؟ کہا ہاں! آپ کی عورتیں بھی اہل بیت میں شامل ہیں لیکن (حقیقی) اہل بیت وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام قرار دیا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا وہ کون حضرات ہیں؟ کہا وہ آل علی، آل جعفر، آل عقیل اور آل عباس ہیں۔ کہا کیا ان لوگوں پر صدقہ حرام ہے؟ کہا ہاں۔

ترمذی نے حسن غریب لکھ کر حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر ان کا دامن پکڑو گے تو میرے بعد ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے۔ کتاب خدا ہے جو رسی کی طرح آسمان سے لے کر زمین تک کھنچی ہوئی ہے اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد ہوں گے۔ دیکھو ان دونوں کے بارے میں میرا کیا لحاظ رکھتے ہو۔"

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عنقریب مجھے بلایا جائے گا اور میں جواب دوں گا (انتقال کر جاؤں گا) میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک کتاب خدا ہے جو رسی کی طرح آسمان سے لے کر زمین تک کھنچی ہوئی ہے۔ میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ دیکھو تم ان دونوں کے متعلق میرا کیا لحاظ رکھتے ہو؟ اس حدیث کا سلسلہ روایت ایسا ہے جس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔

ایک حدیث میں یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ بات آخری حج کے موقعہ پر غدیر خم کے مقام پر ارشاد فرمائی۔ اسی طرح مسلم نے زید بن ارقم سے حدیث بیان کی ہے۔

ایک دوسری صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تم میں دو امر چھوڑنے والا ہوں۔ اگر تم ان کی پیروی کرو گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ دونوں کتاب خدا اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان دونوں کے متعلق قیامت کے روز سوال کروں گا (اہل بیت) ان کے آگے بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ ان کو تعلیم نہ دینا۔ یہ تم سے زیادہ عالم ہیں۔ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ حدیث تمسک بالثقلین کے روات کے بہت سے طریقے ہیں۔ بیس صحابیوں سے زیادہ حضرات نے اس کو روایت کیا ہے۔ بعض سلسلہ روایات میں یہ ہے کہ اس بات کو رسول اللہ صلعم نے عرفہ کے مقام پر فرمایا اور ایک اور سلسلہ روایات میں ہے کہ خم غدیر کے مقام پر فرمایا۔ ایک اور سلسلہ میں ہے کہ آپ نے اپنے مرض الموت کے وقت مدینہ میں فرمایا جب اصحاب سے (آپ کا) حجرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک سلسلہ روایت میں ہے کہ آپ نے اس بات کو اپنی بیماری کے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ایک اور سلسلہ روایات میں ہے کہ آپ نے طائف سے واپسی کے وقت خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اس بات میں کوئی منافات اور مانع موجود نہیں کہ آپ نے لوگوں پر بار بار اس چیز کو کئی مقامات پر بیان کیا۔ اس سے کتاب عزیز اور عترت طاہرہ کی بلندیٔ شان مقصود تھی۔

طبرانی نے ابن عمر سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے جو آخری الفاظ تھے وہ یہ تھے میرے اہل بیت میں میرا خیال رکھنا۔"

طبرانی کی ایک دوسری روایت اور ابوالشیخ کی روایت میں ہے کہ اللہ عز و جل کے نزدیک تین چیزیں صاحب عزت ہیں جس شخص نے ان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین اور اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا اسلام کی عزت، میری عزت اور میری رحم (قرابت داروں) کی عزت۔

بخاری کی روایت میں صدیق (ابوبکر) کی روایت ہے۔ آپ نے کہا اے لوگو! محمد کی نگہبانی اس کے اہل بیت میں کرو۔ یعنی اہل بیت کے معاملہ میں محمد کی حفاظت کرو اور ان حضرات کو کوئی اذیت نہ دو۔"

ابن سعد اور ملا نے سیرت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے اہل بیت کے متعلق ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔ میں ان کے بارے میں تم سے کل جھگڑا کروں گا۔ جس شخص کا میں مقابل ہوں گا اس سے مزید جھگڑا کروں گا۔ اور جس کا میں مقابل ہوں گا وہ آگ میں داخل ہو گا۔ فرمایا جس شخص نے میرے اہل بیت کے بارے میں میرا لحاظ رکھا یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا۔

ابن سعد نے دو حدیثیں بیان کی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: میں اور میرے اہل بیت جنت

میں ایک درخت ہوں گے جس کی شاخیں دنیا میں ہوں گی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ چلنا چاہے،، ان سے تمسک کرے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر زمانہ میں میری امت میں میرے اہل بیت کے انصاف پسند افراد موجود ہوں گے جو اس دین سے گمراہوں کی تحریف غلط کاروں کی آرا اور جاہلوں کی تشریح کو دور کریں گے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیے کہ تمہارے آئمہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں گے، غور و فکر کرو کہ تم کس کے ساتھ جا رہے ہو۔"

امام احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دانائی کو ہم اہل بیت میں قرار دیا ہے۔

ایک حسن حدیث میں روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ میرا خزانہ اور میری چراگاہ میرے اہل بیت اور انصار ہیں۔ ان کے نیکوکار کی بات قبول کرو اور ان کے گنہگار سے درگذر کرو۔

آیت نمبر ۸: واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا

علامہ ثعلبی اپنی تفسیر میں اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگ اللہ کی رسی ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا۔ آپ کے دادا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کو تلاوت فرمایا، یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ آپ نے ایک طویل دعا مانگی جو صادقین کے درجات اور بلند درجات کی طلب پر مشتمل تھی۔ اور ان تکالیف کا ذکر تھا جس میں آپ مبتلا تھے۔ اور ان بدعت فاز لوگوں کا ذکر تھا جو شجرہ نبوت کے آئمہ دین کو چھوڑ گئے تھے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا بعد میں آنے والے ہمارے امر میں کوتاہی کرتے ہوئے دنیا سے چلے گئے، ان لوگوں نے اپنے نظریات کا دارومدار قرآن کی متشابہ آیات پر رکھا اور انہوں نے (قرآنی آیات کی تفسیر) اپنی رائے سے کی اور صحیح احادیث پر بہتان باندھا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس امت کے نشانات مٹ گئے ہیں امت اختلاف اور فرقہ بندی میں گرفتار ہو گئی ہے۔ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ عائد کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات۔ کتاب کے مالک و وارث ہی حجت کی تبلیغ اور آیات کی تفسیر کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ ہدایت کرنے والے آئمہ کے فرزند ہیں۔ تاریکی کے چراغ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حجت پکڑی۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو حجت کے بغیر آوارہ نہیں چھوڑ دیا۔ ان لوگوں کا جاننا اور ان کو پانا شجرۂ مبارک کی شاخوں

سے حاصل ہو سکتا ہے جو صفوت کے بقیہ افراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور رکھا ہے اور ان کو کما حقہ پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو آفات سے بری رکھا ہے۔ اور ان کی محبت کو کتاب (قرآن) میں فرض قرار دیا ہے۔

آیت ۶: ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ۔

ابوالحسن بن مغازلی نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم وہ لوگ ہیں جن پر حسد کیا گیا۔

آیت نمبر ۷: وما کان اللہ معذبھم وانت فیھم

رسول اللہ صلعم نے اس آیت کے مطلب کے متعلق اپنے اہل بیت کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حضرات زمین والوں کے لئے امان کا باعث ہیں جس طرح رسول اللہ لوگوں کے لئے امان کا باعث ہیں اور اس بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں (فرمایا) ستارے آسمان والوں کے لئے امان کا باعث ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان کا باعث ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زمین والوں پر آیات (بلیات) کا آنا شروع ہو جائے گا۔ جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ (رسول اللہ نے) فرمایا ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے آسمان والے ختم ہو جائیں گے اور جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے زمین والے ختم ہو جائیں گے۔

ایک اور روایت ہے جس کو امام حاکم نے بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے۔ آسمان والوں کے لئے ستارے امان ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے غرق ہونے کے بارے میں امان کا باعث ہیں۔ میرے اہل بیت میری امت کے اختلاف کے لئے امان کا باعث ہیں۔ جب عرب کا ایک قبیلہ ان سے اختلاف کرے گا تو لوگ اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ اور یہ لوگ ابلیس کا گروہ بن جائیں گے۔ کئی طریقوں سے یہ حدیث بیان ہوئی جو ایک دوسرے سے زیادہ قوی ہیں۔ میرے اہل بیت کی مثال تم میں کشتی نوح کی مانند ہے۔ جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا ہلاک ہو گیا تھا۔ مسلم کی روایت میں ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے باب حطہ کی مانند ہے، جو اس سے داخل ہوا تھا اس کو بخش دیا گیا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے محض نبی صلعم کی وجہ سے مخلوق کو پیدا کیا تھا اور دنیا کی بقا کو اہل بیت کی بقا کے ساتھ موقوف قرار دیا ہے۔ حضرات اہل بیت رسول اللہ صلعم کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں۔ رسول اللہ نے ان کے حق میں فرمایا اے میرے اللہ! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ ایک واسطہ سے یہ لوگ رسول اللہ کے جگر کا ٹکڑا ہیں کیونکہ ان حضرات کی ماں جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ ماں کے بارے میں رسول اللہ کے قائم مقام ہیں۔ ان حضرات کو کشتیٔ نوح کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ جس شخص نے ان کو دوست رکھا اور ان کی تعظیم کی اور ان حضرات کے علماء سے ہدایت حاصل کی۔ وہ شخص مخالفت تاریکی سے نجات پا گیا اور جس شخص نے ان کو چھوڑ دیا وہ کفران نعمت کے سمندر میں غرق ہوا اور سرکشی کے جنگل میں ہلاک ہوا۔

حدیث وارد ہوئی ہے کہ میرے اہل بیت حوض پر اس طرح وارد ہوں گے اور میری امت کے جس شخص نے ان کو دوست رکھا وہ دونوں سبابہ انگلیوں کی مانند ہو گا۔ اور اس بات کی یہ حدیث گواہی دیتی ہے کہ انسان اس کے ساتھ ہو گا جس کو وہ دوست رکھتا ہو گا۔

باب حطہ سے تشبیہ کا مقصد یہ ہے (بنو اسرائیل کو) جس دروازے سے تواضع اور استغفار سے داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس دروازے کا نام اریحا یا بیت المقدس کا دروازہ تھا۔ اس صورت سے ان کی مغفرت موقوف تھی اور اس امت کی مغفرت اہل بیت سے محبت کرنے پر موقوف ہے۔

آیت نمبر ۸: وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی

ثابت بنانی انس سے روایت کرتے ہیں کہ اھتدیٰ سے مراد اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کی طرف ہدایت کرنا ہے۔ ابوجعفر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت کی گئی ہے۔

دیلمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کہ اللہ نے آپ کو اور آپ کی اولاد اور آپ کے محبین کو آگ سے نجات دی ہے۔

احمد نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلعم نے حسنین علیہم السلام کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا جس نے مجھے دوست رکھا اور ان دونوں کو دوست رکھا اور ان دونوں کے باپ اور ماں کو دوست رکھا وہ شخص قیامت کے روز میرے درجے میں ہو گا۔ نیز اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں، "وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہو گا"!

ابن سعد نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا وہ میں ہوں گا۔ علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ہم سے محبت کرنے والوں کا کیا ہو گا؟ فرمایا وہ ہمارے پیچھے ہوں گے۔

طبرانی نے روایت کی ہے کہ بصرہ کی لڑائی کے روز حضرت علی کے پاس چاندی اور سونا موجود تھا۔ آپ نے فرمایا اے سفید (چاندی) اے زرد (سونا) شام والوں کو دھوکہ دے۔ جب وہ لوگ ظاہر ہوئے تو آپ نے اپنی بات کو ختم کر دیا۔ لوگوں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا حضرت علی نے فرمایا میرے دوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! عنقریب تم اللہ تعالیٰ کے پاس آؤ گے اور تیرے شیعہ اللہ سے راضی ہوں گے اور وہ ان سے راضی ہو گا۔ اور تم سے دشمنی رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ وہ ان پر ناراض ہو گا۔ اور ان کے سر اٹھے ہوئے ہوں گے پھر حضرت علی نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھ دیا اور ان کو اپنی گردی دکھائی۔

آیت نمبر ۹: فمن حاجک فیه من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین۔

علامہ زمخشری نے کشاف میں تحریر کیا ہے۔ اصحاب کساء کی فضیلت پر اس سے زیادہ قوی اور کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ لوگ علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلعم نے ان حضرات کو بلایا۔ آپ نے امام حسین کو اٹھایا، امام حسن کے ہاتھ کو پکڑا۔ جناب فاطمہ آپ کے پیچھے تشریف لے چلیں اور حضرت علی سیدہ کے پیچھے تشریف لے چلے۔ پس یہ بات معلوم ہوئی کہ اس آیت سے مراد یہ حضرات ہیں اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اولاد فاطمہ اور ان کی ذریت رسول اللہ صلعم کے فرزند ہیں اور رسول اللہ صلعم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ نسبت صحیح دنیا اور آخرت میں فائدہ دینے والی ہے۔ حدیث صحیح رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی رحم اس کی قوم کو قیامت کے روز کوئی فائدہ نہ دے گی فرمایا ہاں خدا کی قسم میری رحم دنیا اور آخرت میں ملی ہوئی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں حوض پر ملوں گا!

حاکم نے ایک روایت صحیح قرار دے کر بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلعم کو یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ ایک کہنے والے نے بریدہ کو رسول اللہ صلعم کی خادمہ کے متعلق کہا۔ کہ محمد تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔ رسول اللہ صلعم نے خطبہ میں فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ میری صلہ رحمی کوئی نفع نہ دے گی۔ بلکہ میری صلہ رحمی حا اور حکم کو بھی فائدہ دے گی۔ یہ یمن کے دو قبیلے ہیں۔ میں سفارش کروں گا اور میری سفارش منظور ہو گی۔ حتیٰ کہ جس کی میں سفارش کروں گا۔ وہ خود سفارش کرے گا اور اس کی سفارش منظور کی جائے گی۔ حتیٰ کہ ابلیس کو سفارش کے متعلق لالچ پیدا ہو جائے گی۔

دارقطنی نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت علی نے شوریٰ کے دن شوریٰ والوں سے احتجاج کیا تھا اور ان سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ صلہ رحم کے لحاظ سے تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلعم کے قریب تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے سوا آپ کا نفس قرار دیا ہو۔ میرے بیٹوں کو اس کے بیٹے اور میری عورت کو اس کی عورت قرار دیا ہو؟" انہوں نے کہا نہیں۔

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ہر نبی کی اولاد اس کی اپنی صلب میں قرار دی ہے۔ اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی صلب میں قرار دیا ہے۔

ابوالخیر حاکمی اور صاحب کنوز المطالب فی مناقب بن ابی طالب نے تحریر کیا ہے کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں عباس بھی موجود تھے۔ آپ نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے آپ کو سلام کا جواب دیا۔ رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور آپ کو گلے لگایا۔ اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنی داہنی جانب بٹھا لیا عباس نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ فرمایا اے چچا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ اس کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو خود اسی کی صلب میں قرار دیا ہے اور میری اولاد کو اس کی صلب میں قرار دیا ہے۔

صاحب کنوز المطالب نے یہ عبارت اضافہ کی ہے کہ جب قیامت کا روز ہو گا تو لوگ اپنی ماؤں کے نام سے بلائے جائیں گے۔ اس سے ان کی پردہ پوشی مقصود ہو گی۔ مگر یہ شخص (علی) اور اس کی اولاد کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ کیونکہ ان کی ولادت درست ہو گی"

ابو یعلی اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد اپنے عصبہ (جد) کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کا میں ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ (جد) ہوں

آیت نمبر ۱ : ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

قرطبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی فرد بھی آگ میں داخل نہ ہو"

حاکم نے صحیح قرار دے کر حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو شخص بھی توحید کا اقرار کرے اور تبلیغ کے امور کو انجام دے گا۔ اللہ تعالیٰ کل کو اس کو عذاب نہیں دے گا۔"

ملا نے سیرت میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے اہل

بیت سے کوئی آدمی آگ میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری بات کو منظور فرما لیا تھا"

امام احمد بن حنبل نے مناقب میں بیان کیا ہے کہ رسول نے فرمایا اے گروہ اولاد ہاشم قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر میں نے جنت کے دروازے کی زنجیر کو پکڑا تو (داخل کرنے کے لئے) سب سے پہلے تم سے ابتداء کروں گا۔

طبرانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا سب سے پہلے جو افراد میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے وہ میرے اہل بیت اور میری امت کے وہ اشخاص ہوں گے جو مجھے دوست رکھتے ہوں گے۔

ملخص ذہبی، طبرانی اور دارقطنی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اپنی امت کے جن اشخاص کی سفارش کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔ پھر قریش میں سے قریب سے قریب، پھر انصار، پھر وہ شخص جو اہل یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا ہو گا اور میری پیروی کی ہو گی۔ پھر تمام عرب، پھر عجم اور جس شخص کی میں سب سے پہلے سفارش کروں گا وہ افضل ہو گا۔"

بزاز اور طبرانی اور ان دونوں کے علاوہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اپنی امت کے جن شخصوں کی سفارش کروں گا وہ مدینہ والے ہوں گے، پھر مکہ اور اس کے بعد طائف والے ہوں گے۔

تمام بزار، طبرانی اور حافظ ابونعیم نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ حضرت فاطمہ نے اپنے نفس کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد پر آگ کو حرام قرار دیا۔"

حافظ ابونعیم اور ابوالقاسم دمشقی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے فاطمہ! تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو آگ سے نجات دی ہے۔

غسانی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہیں جس کو حیض آتا ہے نہ نفاس، اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اس کا نام اس لئے رکھا ہے اللہ نے اس کو آگ سے الگ رکھا ہے اس کو آگ سے نجات دی ہے۔

طبرانی نے ثقہ رجال کی سند سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کے کسی فرد کو عذاب نہ دے گا؟ نیز حدیث ابن عباس سے وارد ہوئی ہے رسول اللہ نے فرمایا اے عباس اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کے کسی فرد کو عذاب نہ دے گا اور

صحیح حدیث وارد ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اولاد ہاشم! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تمہیں رحم کرنے والا اور شرافت والا قرار دے۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تمہارے گمراہ شخص کو ہدایت عطا کرے اور تم میں سے ڈرے ہوئے فرد کو امن دے اور تمہارے بھوکے کو سیراب کرے۔

دیلمی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم لوگ اولاد عبدالمطلب جنت والوں کے سردار ہیں۔ میں ہوں، حضرت حمزہ ہیں، حضرت علی ہیں، حضرت جعفر ہیں، حضرت حسن ہیں، حضرت حسین ہیں اور حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہیں۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لوگوں کے حسد کی شکایت کی۔ فرمایا اے علی تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم ان چار اشخاص میں سے ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے، ایک میں ہوں گا، تم ہو گے، حسن ہوں گے اور حسین ہوں گے اور ہماری عورتیں ہمارے دائیں اور بائیں ہوں گی اور ہماری اولاد ہماری عورتوں کے پیچھے ہوگی۔

امام احمد بن حنبل نے مناقب میں بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا (اے علی) تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے، حسن، حسین اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی۔ اور ہماری عورتیں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں اور ہمارے بائیں ہونگے۔

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا چار شخص جنت میں پہلے داخل ہوں گے میں، تم، حسن، اور حسین ہوں گے، ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی، ہماری عورتیں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں گے"۔ اس بات کے ثبوت کے لئے وہ صحیح حدیث کافی ہے جو ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو مومن کے درجہ میں بلند کرے گا۔ اگرچہ اس کی اولاد اس سے عمل میں کم ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم۔

دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! اللہ تعالیٰ نے تجھے تیری اولاد، تیرے فرزندوں، تیرے شیعوں اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے۔ تجھے بشارت ہو کہ تم انزع البطین ہو اور تیرے شیعہ حوض پر اس حالت میں وارد ہوں گے کہ سیر و سیراب ہوں گے اور تمہارے چہرے روشن ہوں گے اور تیرے دشمن میرے پاس حوض پر اس حالت میں آئیں گے کہ پیاسے ہوں گے، اور ان کی گردنیں اکھٹی ہوئی ہوں گی۔

آیت ۱۱۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ۔

حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی مدنی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے فرمایا اے علی! تم اور تمہارے شیعہ خیر البریہ (بہترین مخلوق) ہیں۔ قیامت کے روز تم اور تمہارے شیعہ اس حالت میں آئیں گے کہ وہ (اللہ سے) راضی ہونگے (اور اللہ) ان سے راضی ہوگا اور تیرے دشمن اس حالت میں وارد ہوں گے کہ (اللہ تعالیٰ) ان پر غضبناک ہوگا۔ عرض کیا۔ میرا دشمن کون ہے؟ فرمایا جس نے تم پر تبرا کیا اور تم پر لعن کیا۔

آیت ۱۲۔ وعندہ لعلم الساعۃ

مقاتل بن سلیمان اور اس کا اتباع کرنے والے مفسرین نے کہا کہ یہ آیت حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

آیت ۱۳۔ وعلی الاعراف رجال یعرفون کلاً بسیماھم

علامہ ثعلبی نے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اعراف وہ جگہ ہے جو پل صراط سے بلند ہے۔ اس پر عباس، حمزہ، علی اور جعفر ذوالجناحین تشریف فرما ہوں گے۔ یہ حضرات اپنے دوستوں کو ان کے چہرے کی سفیدی اور اپنے سے بغض رکھنے والوں کو ان کے چہرے کے سیاہ پن سے پہچانیں گے۔

آیت ۱۴۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسناً وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون

امام احمد بن حنبل، طبرانی، ابن ابی حاتم اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے، فرمایا علی، فاطمہ اور ان دونوں کے فرزند ہیں۔

ابوالشیخ وغیرہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم میں آیت آل حم ہے۔ ہماری مودت جو اس میں بیان کی گئی ہے اس کو ہر مومن یاد رکھے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

بزاز اور طبرانی حسن بن حسن سبط سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے بعض سلسلہ روات حسان ہیں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا:۔

واتبعت ملۃ آبائی ابراھیم واسحاق الایۃ۔ میں نے اپنے باپ ابراہیم، اور

اسحاق کی ملت کی پیروی کی ہے۔ پھر فرمایا میں بشارت دینے والے کا فرزند ہوں ، میں ڈرانے والے کا
فرزند ہوں ، میں روشن چراغ کا فرزند ہوں اور میں ان اہل بیت کا ایک فرد ہوں جن سے محبت اور دوستی
کرنا اللہ عز و جل نے فرض مقرر کیا ہے اور کہا ہے "قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی
القربٰی و من یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا ، نیکی حاصل کرنا ہم اہل بیت سے محبت
کرنا ہے"
طبرانی نے بیان کیا ہے کہ جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے باپ امام حسین علیہ السلام
کے قتل ہونے کے بعد قید ہو کر شہر دمشق کے ایک پڑاؤ پر ٹھہرائے گئے ، ستمگران شام میں سے ایک
ستمگر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تم لوگوں کو قتل کر دیا ہے اور فتنہ کی سینگ کو ختم کر دیا ہے
فرمایا تم نے اس آیت کو تلاوت نہیں کیا۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربٰی
اس نے کہا وہ لوگ آپ ہیں؟ فرمایا ہاں!
اس نے کہا وہ لوگ آپ ہیں؟ فرمایا ہاں! تفسیر میں علامہ ثعلبی نے ابن عباس سے روایت
و من یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا کی
کی ہے کہ حسنہ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا ہے۔
ثعلبی اور بغوی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرًا
الا المودۃ فی القربٰی نازل ہوئی تو قوم نے کہنا شروع کر دیا کہ آپ ہمیں اپنے بعد اپنے قرابت داروں کی
محبت پر برانگیختہ کرتے ہیں۔ جبرائیل نے آگاہ کیا کہ وہ لوگ نبی صلعم پر اتہام لگاتے ہیں اور یہ آیت نازل
ہوئی۔ ام یقولون افترٰی علی اللہ الآیۃ۔ قوم نے کہا یا رسول اللہ آپ سچے ہیں تو یہ آیت نازل
ہوئی وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ۔ اللہ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول
کرتا ہے۔
قرطبی وغیرہ نے سدی سے روایت کی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق روایت
ہے ان اللہ لغفور شکور یعنی آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گناہوں کو بخشنے والا ہے
ان نیکیوں پر ان کا شکریہ کرنے والا ہے۔
ملا نے سیرت میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر میری رسالت کا
یہ عوض کی ہے کہ تم قربٰی سے محبت کرو اور اس محبت کے بارے میں کل تم سے سوال کروں گا۔
آیت ۵۱۔ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا
حافظ سلفی نے محمد بن حنفیہ سے آیت کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ کوئی مومن باقی نہ

حتی کہ اس کے دل میں حضرت علی اور اس کے اہل بیت کی محبت ہو گی۔
صحیح حدیث رسول اللہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو وہ تمہیں غذا کی نعمت
عطا کرتا ہے اور اللہ عز و جل کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت کو مجھ سے محبت
کرنے کی وجہ سے محبت کرو۔
بیہقی اور ابو الشیخ نے ابن حسان اور دیلمی سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بندہ اس
وقت تک ایمان والا نہیں ہوتا حتی کہ میں اس کے نزدیک اس کے نفس سے زیادہ محبوب قرار پاؤں۔ اور
میری عترت اس کے نزدیک اس کی عترت سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک میرے اہل
اس کے اہل سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور میری ذات اس کے نزدیک اس کی ذات سے زیادہ محبوب ہو
دیلمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کی تین باتوں پر تربیت کرو۔ اپنے
نبی سے محبت کرنا اور نبی کے اہل بیت سے محبت کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔
یہ بات صحیح ہے کہ عباس نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی تھی کہ وہ
جب قریش سے ملتے ہیں تو وہ آپ سے ترش روئی سے پیش آتے ہیں اور ملاقات کے وقت اپنی
بات ختم کر دیتے ہیں ، یہ سن کر رسول اللہ سخت ناراض ہوئے حتی کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل
نہیں ہو گا۔ حتی کہ تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی خاطر دوست رکھے۔
ایک صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قوموں کو کیا ہو گیا ہے۔ آپس میں باتیں کرتے
ہوتے ہیں۔ جب میرے اہل بیت کے کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں ، خدا کی
قسم انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو گا۔ حتی کہ ان کو اللہ کی خاطر اور ان سے
میری قرابت داری کی وجہ سے دوست نہ رکھے۔ ابو لہب کی دختر ہجرت کر کے مدینے میں آ گئی
تو اسے کہا گیا کہ تم کو تمہاری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی ، تم جہنم کی لکڑیاں اٹھانے والے کی بیٹی ہو۔
اس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں کر دیا۔ رسول اللہ کی ناراضگی بڑھ گئی۔ آپ نے
اپنے منبر پر فرمایا ، قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ مجھے میرے نسب اور میرے صاحبان رحم کے بارے میں
تکلیف دیتے ہیں۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے جس شخص نے میرے صاحبان رحم کو اذیت دی ، اس نے
مجھے اذیت دی۔ اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔
قریب قریب ان الفاظ سے ابو عاصم طبرانی ابن مندہ اور بیہقی نے اس حدیث کو بیان کیا

ہے کہ ایک روایت میں اس عورت کا نام دُرہ ، دوسری میں اس کا نام سبیعہ تھا۔ یا تو دونوں اس کے نام تھے یا ایک لقب تھا دوسرا نام تھا یا دو عورتوں کے نام تھے اور واقعہ کئی بار بیان ہوا ہو۔

بریدہ کا واقعہ بھی اسی طرح ہے۔ آپ حضرت علی کے ساتھ یمن میں تھے اور حضرت علی سے ناراض ہو کر مدینہ آئے اور حضرت کی شکایت کرنے کا ارادہ تھا کہ آپ نے خمس سے ایک لونڈی لے لی ہے (مدینہ کے لوگوں نے) کہا کہ آپ کی شکایت رسول اللہ سے کر دیجئے تاکہ علی رسول اللہ صلعم کی نگاہوں میں گر جائیں۔ رسول اللہ صلعم دروازے کے عقب سے سُن رہے تھے، آپ ناراضگی کے عالم میں باہر تشریف لائے۔ فرمایا قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علی سے بغض رکھتے ہیں، جس شخص نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ وہ میری مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور میں ابراہیم کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہوں اور میں ابراہیم سے افضل ہوں بعض اولاد بعض اولاد سے افضل ہوتی ہے۔ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے بریدہ! علی کا اس لونڈی سے زیادہ حصہ تھا۔

علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو۔ اور جو شخص ہم لوگوں سے محبت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ ہماری سفارش سے جنت میں داخل ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندے کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت رکھنے سے فائدہ دے گا۔ اس حدیث کے موافق کعب الاحبار اور عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ نبی صلعم کے اہل بیت کا ہر فرد (قیامت کے روز) سفارش کرے گا۔"

ابو الشیخ اور دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ انصار اور عرب میں سے جو شخص میری عترت کے حق کو نہیں جانتا تو تین شخص میں ایک ضرور ہوگا۔ (۱) منافق (۲) زانیہ کا بیٹا (۳) اس کا حمل اس کی ماں کے شکم میں غیر طہر (حیض) میں قرار پایا ہو۔

دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کو دوست رکھا اس نے قرآن کو دوست رکھا۔ جس نے قرآن کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے میرے اصحاب اور میرے قرابت داروں کو دوست رکھا۔

بلال بن ہمام سے ابوبکر خوارزمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کا چہرہ چاند کے گول دائرہ کی مانند روشن تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے اس کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا مجھے رب کی جانب سے ایک خوشخبری آئی ہے جو میرے بھائی اور میرے ابن عم اور

بیٹی کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی کی شادی فاطمہ سے کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو حکم دیا ہے کہ وہ طوبیٰ کے درخت کو ہلائے چنانچہ اس نے طوبیٰ کو ہلایا تو طوبیٰ نے اہل بیت کے محبین کی تعداد کے برابر تمسک ناموں کو اٹھایا اور ہر تمسک نامہ کے نیچے ایک ایک فرشتے کو نور سے پیدا کیا۔ اور ہر ایک فرشتے کو ایک ایک تمسک نامہ عطا کیا۔ جب قیامت کا میدان گرم ہوگا تو فرشتے مخلوق میں منادی کریں گے۔ ہر محب اہل بیت کو ایک ایک تمسک نامہ مل جائے گا جس میں اس شخص کی آگ سے نجات تحریر کی گئی ہوگی۔ میرا بھائی اور میری بیٹی میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردن کو آگ سے نجات دینے کے باعث ہوتے ہیں۔

مُلّا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہم اہل بیت کو پرہیزگار مومن دوست رکھے گا اور بدبخت منافق ہم سے بغض رکھے گا۔ ترمذی کی وہ حدیث گزر چکی ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا جس شخص نے مجھے دوست رکھا اس نے ان دونوں کو دوست رکھا۔ یعنی حسن اور حسین کو، ان دونوں کے باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو، اور وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرے درجہ میں ہوگا۔ اور ابو داؤد نے اضافہ کیا ہے کہ وہ میری سنت پر مرا ہو

صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص بھی ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔

امام احمد نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے اہل بیت سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔

احمد اور ترمذی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ منافقین کو صرف علی سے بغض رکھنے کی وجہ سے جانتے تھے۔

طبرانی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہم سے بغض رکھے گا اور ہم سے حسد کرے گا وہ قیامت کے روز حوض سے آگ کے کوڑوں کے ذریعے ہٹا دیا جائے گا۔

امام حسن نے ایک شخص سے کہا تم علی کو گالیاں دیتے ہو اگر تم حوض پر وارد ہوتے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ تم وارد ہوتا ہوا نہیں دیکھتا۔ تو تم وہاں علی کو اس حالت میں موجود پاؤ گے جو آپ اپنی دونوں آستینوں کو لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ کفار اور منافقین کو رسول اللہ صلعم کے حوض سے ہٹا رہے ہوں گے اور یہ بات صادق مصدق محمد صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کی ہے۔"

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! قیامت کے روز تمہارے ہاتھ میں جنت کا ایک عصا ہوگا جس کے ذریعے تم منافقین کو حوض سے ہٹاؤ گے۔

امام احمد نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کو تین خوبیاں ایسی دی گئی ہیں جو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں:-

۱۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے گا۔

۲۔ لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ حضرت آدم اور آپ کی اولاد اس کے نیچے ہوگی۔

۳۔ میرے حوض پر قیام فرما ہوں گے میری امت کے جس فرد کو جانتے ہوں گے اس کو سیراب کریں گے۔

وہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تمہارے دشمن حوض پر پیاسے اور گردنیں اٹھائے ہوئے وارد ہوں گے۔

حاکم نے ایک حدیث کو صحیح قرار دے کر بیان کیا ہے اے اولاد عبدالمطلب میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے متعلق تین چیزوں کا سوال کیا ہے۔ ۱۔ تمہارے قائم کو ثابت قدم رکھے ۲۔ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور ۳۔ تمہارے جاہل کو علم دے۔ اور میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ تمہیں سخی بنائے ایک روایت میں ہے کہ تمہیں بہادر، شریف اور آپس میں محبت کرنے والا بنائے۔ اگر کوئی شخص بمقام رکن اور مقام صفت باندھ کر اپنے دونوں قدم رکھ کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ اہل بیت محمد سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔

دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا چھ اشخاص ہیں جن پر میں نے لعنت کیا ہے۔ ان پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر اس نبی نے کی ہے جو مستجاب الدعوت ہو، اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، ظلم سے میری امت پر مسلط ہونے والا، جن کو اللہ نے عزت دی ہے، ان کو ذلیل کرنے والا اور جن کو اللہ نے ذلیل کیا ہے ان کو عزت دینے والا، اللہ کی حرمت کو حلال کرنے والا۔ ایک روایت یہ ہے کہ میری عترت کے لیے جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس کو حلال کرنے والا ایک روایت میں سات چیزیں بیان کی ہیں۔ مال غنیمت میں خورد برد کرنے والا۔

شارح نے کہا ہے کہ جس شخص نے عترت کے ساتھ وہ سلوک کیا جو جائز نہیں تھا، ان کو تکلیف دی ان کی تعظیم چھوڑ دی۔ اگر اس چیز کو حلال سمجھا تو کافر ہوا۔ ورنہ گنہگار ہوا۔

احمد ابن دجانہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا علی کو گالیاں نہ دو اور نہ اس کے اہل بیت کو۔ کہ ہمارا ایک ہمسایہ کوفہ سے آیا تھا اور اس نے کہا اس شخص کو نہیں دیکھتے جس کو اللہ نے قتل کیا ہے یعنی حسین رضی اللہ عنہ کو اور آپ کو گالیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے ڈالیں اور اللہ نے اس کی بصارت ختم کر دی۔ بیہقی اور بغوی نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ اہل بیت سے محبت رکھنا فرائض دین میں شامل ہے۔ اور امام شافعی نے اس بات پر اپنے اس قول سے نص کی ہے۔ ؎

یا اهل البیت رسول الله حبکم فرض من الله فی القرآن انزله

ابن سعد نے شرف النبوت میں اور ابن مثنیٰ نے معجم میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی سے ناراض اور تیری رضامندی سے رضامند ہوتا ہے۔ جس شخص نے آپ کی اولاد کے کسی فرد کو کوئی تکلیف دی وہ اس بڑے خطرے پر سوار ہو گیا۔"

دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص میرا وسیلہ تلاش کرنا چاہے اور اس شخص کی کوئی نیکی میرے پاس ہو تاکہ میں قیامت کے روز اس کی سفارش کر سکوں تو وہ میرے اہل بیت سے نیک سلوک کرے اور ان کے لئے خوشی اور شادمانی کے سامان مہیا کرے۔

خطیب نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی آدمی کی تعظیم کی خاطر اٹھے مگر اولاد ہاشم کسی کے لیے نہ اٹھیں۔"

طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر کسی شخص نے اولاد عبدالمطلب کے کسی شخص سے کوئی نیکی کی اور اس کو نیکی کا بدلہ دنیا میں نہ ملا تو کل جب مجھے ملے گا اس کو بدلہ دینا مجھ پر واجب ہے"۔

علامہ ثعلبی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس شخص پر جنت حرام ہے جس نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ پر ظلم کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز چار شخصوں کی سفارش کروں گا، میری اولاد کی عزت کرنے والا، ان کی ضروریات پوری کرنے والا۔ اگر وہ اس کے ہاں مجبور ہو جائیں تو ان کے امور میں کوشش کرنے والا۔ اور ان کی دل اور زبان سے محبت کرنے والا۔

ملا نے کتاب سیرت میں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ابوذر کو روانہ کیا کہ وہ حضرت علی کو بلا کر لے آئیں۔ ابوذر نے دیکھا کہ آپ کے گھر میں چکی خود بخود چل رہی ہے اور اس کے پاس

کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ ابوذرؓ نے اس واقعہ سے نبی صلعم کو آگاہ کیا۔ فرمایا اے ابوذرؓ تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے فرشتے زمین میں موجود ہیں۔ وہ آل محمد کا کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔"

ابوشیخ نے ایک طویل حدیث بیان کی ہے۔ اس کا ایک ٹکڑا یہ ہے رسول اللہ نے فرمایا۔ اے لوگو فضیلت، شرافت، منزلت اور ولایت رسول اللہ اور اس کی اولاد کے ساتھ مختص ہے۔ تمہیں جھوٹی باتیں سرگرداں نہ کردیں۔

دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ امام حسن تشریف لائے اور حضرت ابوبکر منبر پر قیام فرما تھے۔ آپ نے فرمایا میرے باپ کے منبر سے اُتر جاؤ، آپ نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ خدا کی قسم یہ جگہ تمہارے باپ کی ہے۔ آپ نے پکڑ کر آپ کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور رو پڑے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم یہ بات میری وجہ سے نہ تھی۔ حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا، میں آپ پر الزام نہیں لگاتا۔

حضرت امام حسینؑ نے بھی حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ ایسا کیا تھا۔ آپ منبر پر تھے۔ آپ نے امام حسین سے کہا کہ یہ منبر آپ کے باپ کا ہے۔ خدا کی قسم میرے باپ کا منبر نہیں ہے۔ حضرت علی نے فرمایا، خدا کی قسم میں نے اس کو اس بات کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت عمر نے کہا میں آپ پر الزام نہیں لگاتا ابن سعد نے یہ عبارت زیادہ کی ہے کہ آپ نے آپ کو پکڑ کر اپنے پہلو میں بٹھا دیا اور کہا ہمیں جو رفعت اور منزلت حاصل ہوئی وہ اس کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے (یعنی علی کی وجہ سے)

بخاری میں روایت ہے کہ جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو حضرت عمر بن خطاب حضرت عباس سے نماز استسقا کی التماس کرتے تھے۔ حضرت عمر نے کہا اے میرے اللہ! جب ہم قحط میں مبتلا ہوتے تھے تو ہم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیری بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرتے اور ہم بارش سے سیراب ہوتے (اب) ہم اپنے نبی کے چچا کا تیری بارگاہ میں وسیلہ لائے ہیں۔ تو ہمیں سیراب کر، وہ لوگ سیراب ہو جاتے تھے۔

تاریخ دمشق میں مذکور ہے کہ اٹھارہ کے سال ۱۸ھ میں لوگوں نے کئی بار بارش کی خاطر نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کل ہم ضرور سیراب ہوں گے۔ اللہ ایک شخص کے ذریعے سیراب کرے گا۔ دوسرے روز صبح حضرت عباس کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیے تاکہ ہم لوگ آپ کے ذریعہ باران رحمت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ حضرت عباس

نے کہا۔ اے عمر تم میرے گھر میں تشریف رکھو، میں کسی آدمی کے ذریعے بنو ہاشم کو پیغام دیتا ہوں کہ وہ لوگ طہارت کر کے بہترین کپڑے زیب تن کریں، بنو ہاشم آپ کے پاس آگئے۔ آپ نے خوشبو نکال کر ان حضرات کو لگائی، پھر حضرت عباس باہر نکلے، حضرت علی آگے آگے، امام حسن داہنی جانب اور امام حسین بائیں جانب اور بنو ہاشم آپ کے پیچھے چل رہے تھے، عباس نے کہا اے عمر! ہمارے ساتھ کسی اور شخص کو مخلوط نہ کرو۔ نماز کے مقام پر آکر ٹھہر گئے، عباس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، کہا اے میرے اللہ! تو نے ہم لوگوں کو پیدا کیا اور جو کچھ ہم عمل کرتے ہیں آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

اے میرے اللہ! جس طرح تو نے ہم پر شروع میں مہربانی کی اسی طرح آخر میں ہم پہ مہربانی کر۔ جابر نے کہا کہ آپ کی ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ بادل گرجنے لگا۔ ہم گھروں تک نہ پہنچے کہ بارش سے بھیگ گئے۔ حضرت عباس نے کہا میں سیراب کرنے والا ہوں اور میں اس کا فرزند ہوں۔ جس نے پانچ مرتبہ سیراب کیا تھا۔ اس بات سے آپ نے اپنے باپ حضرت عبدالمطلب کی طرف اشارہ کیا تھا۔ حضرت عبدالمطلب نے پانچ مرتبہ بارش کی دعا کی تھی۔ اور اللہ نے لوگوں کو سیراب کیا تھا۔

عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط رضی اللہ عنہم خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تشریف لائے۔ آپ ابھی نوجوان تھے اور آپ سے وقار اور سکون ظاہر تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور آپ سے عزت و احترام سے پیش آیا۔ اپنی قوم کو بلا کر کہا کہ مجھے ایک ایسے معتبر آدمی نے حدیث بیان کی ہے گویا میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلعم سے بیان کرنے والے سے سنا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اس کو خوش کرتی ہے وہ چیز مجھے خوش کرتی ہے۔ اگر جناب فاطمہ زندہ ہوتیں تو وہ ضرور اس بات سے خوش ہوتیں جو میں اس کے فرزند کے ساتھ کر رہا ہوں!

خطیب بغدادی نے روایت تحریر کی ہے کہ امام احمد بن حنبل کے پاس اگر قریش کا بزرگ یا جوان آجاتا تھا یا اور کوئی بزرگ آجاتا تو آپ اس کو آگے بڑھاتے تھے اور آپ ان لوگوں کے پیچھے چلتے تھے امام شافعی کے اشعار ہیں:-

آل النبی ذریعتی　　وھم الیہ وسیلتی
ارجو بھم اعطی غدا　　بیدی الیمین صحیفتی

ترجمہ) آل نبی میرا ذریعہ ہیں اور وہی اللہ کے نزدیک میرا وسیلہ ہیں۔
انہیں کے وسیلے سے مجھے اس بات کی امید ہے کہ کل (بروز قیامت) مجھے میرے دائیں

ہاتھ میں میرا اعمال نامہ دیا جائے گا۔"

امام زہری سے ایک ایسا گناہ سرزد ہوا کہ آپ منہ کے بل گر پڑے۔ امام زین العابدین نے آپ سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے ناامید ہو گئے ہو جو ہر چیز سے بڑی ہے؟ وہ رحمت تیرے گناہ سے تیرے لئے بڑی ہے۔ زہری نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے کہ جہاں چاہتا ہے رسالت کو قرار دیتا ہے۔ زہری اپنے اہل اور مال کی طرف واپس لوٹ گیا۔"

حاکم نے ایک حدیث بیان کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب میرے بعد میرے اہل بیت میری امت کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے اور جلا وطن ہوں گے۔ ہماری قوم سے زیادہ بغض رکھنے والے بنو امیہ، بنو مغیرہ اور بنو مخزوم ہوں گے؟

مروان بن حکم ابھی لڑکے تھے تو رسول اللہ صلعم نے اس کے حق میں فرمایا خود چھپکلی ہے اور چھپکلی کا بچہ ہے خود ملعون ہے اور ملعون کا بیٹا ہے؟

مسور بن زیاد سے روایت ہے کہ جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت کا لوگوں کو حکم دیا تو مروان نے کہا کہ یہ سنت ابوبکر اور عمر کی ہے۔ عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا بلکہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے۔ مروان نے کہا تم وہ آدمی ہو جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے والذی قال لوالدیه اف لکما۔ وہ جس نے اپنے والدین سے کہا تمہارے لئے اف ہے۔ بی بی عائشہ نے کہا خدا کی قسم یہ بات جھوٹ ہے اس سے مراد عبدالرحمن نہیں ہے۔ لیکن نبی صلعم نے مروان کے باپ پر لعنت کی تھی اور مروان اس کی صلب میں موجود تھے۔

عمرو بن مرہ جہنی سے روایت ہے کہ حکم بن ابی نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ رسول اللہ نے اس کی آواز کو پہچان کر فرمایا اس کو اجازت دے دو اس پر خدا کی لعنت ہو اور مومن کے سوا اس پر بھی خدا کی لعنت ہو جو اس کی صلب سے پیدا ہو گا۔ دنیا میں مزے کریں گے آخرت میں ذلیل ہوں گے۔ مکار اور دھوکہ باز ہیں، ان کی دنیا ہے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ سرخ اور فضیلت کی وجہ سے اولاد کو ذریت طاہرہ کہا جاتا ہے۔ جس طرح عباسیوں اور جعفریوں کا سبز رنگ کے لباس پہننے سے ان کی شرافت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔"

مامون نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ خلافت کو اولاد فاطمہ میں مقرر کر دے اور ان کو سبز رنگ کا لباس پہنایا تھا۔ سیاہ لباس عباسیوں کی علامت اور سفید لباس تمام مسلمانوں کی علامت قرار پائی۔ لیکن اولاد فاطمہ زہرا نے ایک سبز کپڑے کے ٹکڑے پر اکتفا کیا اور اس کو اپنے عماموں کے اوپر لگا لیتے تھے۔

یہی ان کی علامت قرار پائی۔

سلطان اشرف شعبان بن حسن نے ۷۷۳ھ میں خوشگوار کے لئے یہ شاہی امتیاز قرار دیا کہ وہ عماموں پر ایک سبز پٹی باندھا کریں۔ مصر اور شام وغیرہ میں یہ بات رواج پا گئی۔

اس بارے میں ابن جابر اندلسی نزیل حلب نے کہا ہے۔

جعلوا لابناء الرسول علامه ان العلامة شان من لم یشتهر

ان لوگوں نے اولاد رسول کی علامت مقرر کر دی ہے، علامت تو اس شخص کی مقرر کی جاتی ہے جو مشہور نہ ہو۔

نور النبوة فی کما لسر وجوههم یغنی الشریف عن الطراز الاخضر

یہ لوگ نبوت کا نور ان کے چہرے بزرگ ہیں، شریف آدمی سبز طرہ سے بے نیاز ہوتا ہے۔

اس شخص کے بارے میں بہت بڑی دھمکی وارد ہوئی ہے جس نے اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر لیا، ہو اور اس کے متعلق کافر اور ملعون تک کہا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کر لے، اپنے آقا کے سوا کسی اور کو آقا بنائے۔ اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے! اس بارے میں کثرت سے مشہور و معروف احادیث وارد ہو چکی ہیں۔

فصل ۲

احادیث کے دوبارہ بیان کرنے کے بیان میں

(یہ دوبارہ اس لئے بیان کی ہیں تاکہ بہت جلد یاد ہو جائیں)

دیلمی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لئے بہت زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ جو شخص مجھے میری عترت کے بارے میں تکلیف دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ مہلت دیا جائے یعنی اس کی موت میں تاخیر ہو جائے اور جو کچھ اللہ نے اس کے لئے مہیا کر رکھا ہے وہ اسے خوش کرے، تو میرے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے اگر اس نے میرے اہل بیت کے بارے میں ایسا نہ کیا اس کی عمر کوتاہ ہو جائے گی قیامت کے روز میرے پاس اس حالت میں وارد ہو گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو

۲۔ احمد اور حاکم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی مثال تم میں کشتی نوح کی مانند ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پاگیا، جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ ہلاک ہوگیا۔

۳۔ طبرانی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص کی میں قیامت کے روز سب سے پہلے سفارش کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے، پھر قریب سے قریب قریشی، پھر انصار، پھر یمن کا وہ شخص جو مجھ پر ایمان لایا اور میری پیروی کی، پھر عرب، پھر عجم اور جن کی میں پہلے سفارش کروں گا وہ افضل ہوگا۔

۴۔ حاکم نے ابوہریرۃ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا تم میں اچھا وہ آدمی ہے جو میرے بعد میرے اہل سے اچھا سلوک کرے۔

۵۔ طبرانی اور حاکم نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں امت کے کسی فرد کے ہاں شادی کر لوں اور میرے ہاں میری امت کا کوئی آدمی شادی کرے تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری بات منظور کی۔

۶۔ شیرازی کتاب القاب میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جس سے میں شادی کروں وہ اہل جنت میں سے ہو اور جو مجھ سے شادی کرے وہ اہل جنت میں سے ہو۔

۷۔ ابوالقاسم بن بشیران اپنی امالی میں عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے رب سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی فرد آگ میں داخل نہ ہو، یہ بات مجھے عطا کی گئی۔

۸۔ ترمذی اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ کو اس کی قسم قسم کی نعمتوں کی وجہ سے دوست رکھو۔ اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو۔ اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

۹۔ ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کسی شخص نے میرے اہل بیت سے کسی قسم کی کوئی نیکی کی میں اس کو قیامت کے روز بدلہ دوں گا۔

۱۰۔ خطیب نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے اولاد عبدالمطلب کے کسی فرد کے ساتھ دنیا میں کوئی نیکی کی اس کا بدلہ دینا میرے اوپر واجب ہے۔

۱۱۔ ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے میرے کسی بال کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

ابویعلی نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان کا باعث ہیں۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے بارے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جس شخص نے بھی اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور تبلیغ کے امور کو بجا لایا وہ ان کو عذاب نہ دے گا۔

ابن عدی اور دیلمی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم رہے گا جو میرے اہل بیت سے زیادہ محبت رکھتا ہوگا۔

ترمذی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس رات سے قبل یہ فرشتہ میرے پاس نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ اور مجھے اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ حسن اور حسین جوانان بہشت کے سردار ہیں۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میری اس سے جنگ ہے جس سے ان اہل بیت کی جنگ ہے اور میری اس سے صلح ہے جس سے ان کی صلح ہے۔ آنحضرت نے یہ بات اہل عبا کے بارے میں فرمائی تھی۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قوموں کو کیا ہوگیا ہے کہ جب ان کے پاس میرے اہل بیت کا کوئی آدمی بیٹھتا ہے تو وہ اپنی گفتگو بند کر دیتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان کو اللہ اور میری قرابت کی وجہ سے دوست نہ رکھے۔

ترمذی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مجھے دوست رکھتا ہے وہ ان دونوں کو دوست رکھے یعنی حسن اور حسین، ان دونوں کا باپ اور ان دونوں کی ماں قیامت کے روز میرے درجے میں ہوں گے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب جنت کے رہنے والوں کے سردار ہیں۔ ایک میں ہوں، حمزہ ہیں، علی ہیں، حسن ہیں اور حسین اور مہدی (عجل اللہ فرجہ)

طبرانی فاطمۃ الزہرا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر عورت کی اولاد کا ایک عصبہ ہوتا ہے جس کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ مگر اولاد فاطمہ کا میں ان کا ولی ہوں، میں ان کا عصبہ ہوں۔ اور میں ان کا باپ ہوں۔

۲۱۔ طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہر عورت کی اولاد کا ایک عصبہ (جد) ان کا باپ ہوتا ہے۔
اولاد فاطمہ کے سوا میں ان کا عصبہ ہوں اور میں ان کا باپ ہوں۔

۲۲۔ احمد اور حاکم نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ جو چیز اس کو ناراض کرتی ہے وہ مجھے ناراض کرتی ہے۔ جو چیز اس کو خوش کرتی ہے وہ چیز مجھے خوش کرتی ہے۔ میرے نسب، سبب اور دامادی کے سوا قیامت کے روز تمام رشتے ٹوٹ جائیں گے۔

۲۳۔ بزار، ابو یعلی، طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فاطمہؑ نے اپنے نفس کو محفوظ رکھا۔ اللہ نے اس پر اور اس کی اولاد پر آگ کو حرام قرار دیا۔

۲۴۔ مسلم اور ترمذی وغیرہما نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔

۲۵۔ احمد نے جید سند سے عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ آپ منبر پر تشریف لے گئے، فرمایا میں کون ہوں؟ عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا محمد بن عبد المطلب ہوں اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا، اس نے مجھے اپنی اچھی مخلوق میں رکھا اور ان کو فرقوں میں بانٹا، مجھے اچھے فرقے میں قرار دیا۔ ان کو قبیلوں میں تقسیم کیا۔ مجھے اچھے قبیلے میں قرار دیا، ان کو گھروں میں بانٹا، مجھے اچھے گھر میں قرار دیا، میں تم لوگوں سے گھر کے لحاظ سے اچھا ہوں اور میں تم سے نفس کے لحاظ سے اچھا ہوں۔

۲۶۔ احمد، محاملی، مخلص، ذہبی وغیرہم نے بی بی عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرائیل نے کہا کہ میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو چھان مارا، میں نے کسی ایسے باپ کی اولاد کو نہیں دیکھا، جو اولاد ہاشم سے افضل ہو۔

فصل ۳

جناب فاطمہ اور آپ کے دونوں فرزندوں کے بارے میں وارد شدہ احادیث

۱۔ الغیلانیات میں ابو بکر نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا۔ اے اہل محشر اپنے سر نیچے کر لو اور اپنی آنکھیں بند کر لو۔ حتیٰ کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائیں۔ آپ ستر ہزار حور العین لونڈیوں کے ساتھ بجلی کے مانند گزریں گی۔

۲۔ نیز ابو بکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا کرنے والا ندا دے گا۔ اے لوگو! اپنی آنکھوں کو بند کر لو حتیٰ کہ فاطمہ صراط سے گزر کر جنت کی طرف تشریف لے جائیں۔

۳۔ احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے دکھ دیتی ہے وہ چیز مجھے دکھ دیتی ہے اور جو چیز اسے اذیت دیتی ہے وہ مجھے اذیت دیتی ہے

۴۔ احمد، ترمذی اور حاکم نے ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔ جس چیز نے اسے تھکا دیا اس چیز نے مجھے تھکا دیا۔

۵۔ بخاری اور مسلم فاطمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے فاطمہ! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم جنت میں رہنے والی عورتوں کی سردار ہو۔

۶۔ ترمذی اور حاکم نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اہل میں فاطمہ مجھے زیادہ محبوب ہیں۔

۷۔ دیلمی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہیں۔ اور تم اس سے مجھے زیادہ عزیز ہو۔

۸۔ حاکم نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مریم بنت عمران کے سوا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۹۔ احمد اور ترمذی نے ابو سعید سے، طبرانی نے عمر، علی، جابر، ابو ہریرہ، اسامہ، براء بن عازب اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسن اور حسین جوانان بہشت کے سردار ہیں۔

۱۰۔ ابن عساکر علی اور ابن عمر سے، ابن ماجہ اور حاکم ابن عمر سے، طبرانی ابن قرہ اور مالک بن حویرث سے نیز حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے یہ دونوں فرزند حسنؑ اور حسینؑ جوانان بہشت کے سردار ہیں۔ ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

۱۱۔ احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اس رات سے قبل میرے ساتھ ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ فرشتے اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترے۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کہنے کی اجازت طلب کی ہے۔ اللہ نے مجھے اس بات کی بشارت دی ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ جوانان بہشت کے سردار ہیں اور فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۲۔ طبرانی نے فاطمہ زہرا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ حسن کو میری بزرگی حاصل ہے اور حسین [illegible]
کے حصے میں میری جرأت اور سخاوت ہے۔

۱۳۔ ترمذی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

۱۴۔ ابن عدی اور ابن عساکر نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے یہ دونوں فرزند دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

۱۵۔ ترمذی اور طبرانی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یہ دونوں میرے فرزند ہیں اور میری بیٹی کے فرزند ہیں۔ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں اور اس شخص کو بھی دوست رکھتا ہوں جو ان دونوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۔ امام احمد اور اصحاب سنن اربعہ، ابن حبان اور حاکم بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے سچ فرمایا۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش کا باعث ہیں۔ میں نے ان دو بچوں کو چلتے ہوئے دیکھا اور یہ گر پڑتے تھے اور میں نے اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔

۱۷۔ بخاری، ابویعلیٰ، ابن حبان، طبرانی اور حاکم نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری خالہ کے فرزند عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے سوا حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں اور مریم کے سوا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۱۸۔ طبرانی نے عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ عرش کی دو تلواریں ہیں۔ لیکن وہ لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

۱۹۔ احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرا یہ فرزند مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔ یعنی امام حسنؑ۔

۲۰۔ الادب المفرد میں بخاری نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے۔ حسین فرزندوں میں سے ایک فرزند ہے۔

۲۱۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے میرے اہل سے زیادہ محبوب حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

۲۲۔ احمد، ابن ماجہ اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے ان دونوں کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۲۳۔ ابویعلیٰ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ جوانان جنت کے سردار کی طرف دیکھے وہ امام حسن اور امام حسین کی طرف دیکھے۔

۲۴۔ بغوی اور عبدالغنی نے الفیاح میں حضرت سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت ہارون نے اپنے فرزندوں کے نام شبر و شبیر رکھے ہیں میں نے حسنؑ اور حسینؑ نام رکھا ہے یہ دونوں نام جنت والوں کے نام ہیں۔ (کتاب الصواعق المحرقہ کے اقتباسات ختم)

کتاب شرح نہج البلاغہ (مؤلفہ ابن ابی الحدید معتزلی) میں بیان کیا گیا ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کے اگر مناقب اور فضائل اس فصاحت کے ساتھ ذکر کئے جائیں جو فصاحت اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفویض کی تھی اور فصاحت آپ ہی کا حصہ تھی۔ اگر اس بلت کی کوشش تمام فصحاء عرب کریں تو جو مدح آپ کی نبی صادق صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی تھی اس کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ میں مشہور احادیث مثلاً حدیث غدیر، منزلت، حدیث طوبیٰ، قصہ سورہ برأت اور حدیث خیبر، حدیث غضب بنو ہاشم اور کعبہ کی چھت سے بت گرانے کا ذکر نہیں کروں گا بلکہ میں تھوڑی سی وہ چیزیں ذکر کروں گا جن کو ائمہ حدیث نے ذکر کیا ہے جو اس فن میں مسلم الثبوت مانے جاتے ہیں اور وہ حدیث میں متہم نہیں ہیں۔ حضرت علی کے فضائل کا ان حضرات کا بیان کرنا سکون نفس اور اطمینان نفس کا موجب ہے۔

۱۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اپنے بندوں کے لئے اس کے نزدیک اور کوئی اچھی زینت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زینت نیک بندوں کی ہے (تیرا) دنیا میں زہد اختیار کرنا، تجھے مساکین کی محبت عطا کرنا، تم ان کی اتباع پر راضی ہو اور وہ تیرے امام ہونے پر راضی ہیں۔ حافظ ابونعیم نے اس حدیث کو اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔

۲۔ رسول اللہ نے ثقیف کے وفد سے فرمایا۔ انہیں مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ میں تمہارے پاس ایک آدمی روانہ کروں گا جو مجھ سے ہو گا یا فرمایا میرے نفس کی مانند ہو گا۔ وہ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اور تمہاری اولاد کو قیدی بنا لے گا اور تمہارا مال لے لے گا آپ حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ وہ ہیں۔ آپ نے دو دفعہ فرمایا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو مسند میں بیان کیا ہے اور نیز مناقب میں اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے اہل ولیعہ تمہیں باز آنا چاہیئے۔ ورنہ میں تمہارے پاس ایک ایسا مرد بھیجوں گا جو میرے نفس کی مانند ہو گا جس کا حکم تم پر نافذ ہوتا ہے، جنگ کرنے والوں کو قتل کرے گا اور اولاد کو قیدی بنائے گا۔ فرمایا نے

ہے جو جوتے کو درست کر رہا ہے اور حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ وہ ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے علی کے بارے میں ایک عہد کیا ہے کہ اس کے ہاتھ میں ہدایت کا علم ہوگا، میرے اولیاء کے امام ہیں۔ جس شخص نے میری اطاعت کی وہ اس کے لئے نور ہیں۔ آپ وہ کلمہ ہیں جس کو متقین نے لازم پکڑا ہے۔ جس نے اس کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اس کو اس بات کی بشارت دے دو۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب میں اس کو اس بات کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت علی نے عرض کیا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے قبضہ میں ہوں اگر اس نے مجھے عذاب دیا تو اب میرے گناہ کی وجہ سے ہوگا۔ وہ کسی قسم کا ظلم نہ کرے گا۔ مگر جو وعدہ اس نے کیا اس کو پورا کر دیا تو وہ اس کا سزاوار ہے (رسول اللہ نے فرمایا) میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس (علی) کے حق میں دعا کی ! اے میرے اللہ! اس کے دل کو اجلا بنا اور اس کو اپنے نزدیک ایمان کی چراگاہ قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا میں نے یہ بات کر دی ہے لیکن میں نے اس کو ایسے مصائب میں مبتلا ہونے میں مخصوص کیا ہے۔ کہ میں نے اپنے اولیاء میں سے کسی کو ایسے مصائب کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب میرے بھائی ہیں ! میرے ساتھی ہیں ؛ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ بات میرے علم میں پہلے ہو گئی ہے کہ وہ ہر زمان مصائب میں مبتلا ہوں گے اور انہیں جھیلیں گے۔ اس حدیث کو حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند سے دوسرے الفاظ میں انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ (کہ رسول اللہ نے فرمایا) کہ رب العالمین نے علی کے بارے میں مجھ سے عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا نشان ہیں، ایمان کا مینار ہیں، میرے اولیاء کے امام ہیں اور تمام لوگوں کے نور ہیں جنہوں نے میری اطاعت کی، کل قیامت کو علی میرے امین ہوں گے اور میرے علم کو اٹھانے والے ہوں گے۔ میرے رب کے خزانوں کی کنجیاں علی کے ہاتھ میں ہوں گی۔

۴۔ (رسول اللہ نے فرمایا) جو شخص اس بات کا ارادہ کرے کہ وہ آدم کا علم، نوح کا عزم، ابراہیم کا حلم اور موسیٰ کی فطنت اور عیسیٰ کا زہد دیکھے اسے علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیئے ! اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں تحریر کیا ہے اور علامہ بیہقی نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔

۵۔ (رسول اللہ نے فرمایا) جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ میری زندگی ایسی زندگی بسر کرے اور میری موت ایسی موت مرے اور اس یاقوت والی چھڑی کو پکڑے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس سے کہا ہو جا وہ ہو گئی تو اسے چاہیئے کہ وہ علی بن ابی طالب کی ولایت کے ساتھ

متمسک ہو جائے۔ اس حدیث کو حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے اس حدیث کو مسند میں روایت کیا ہے۔

... اور فضائل علی میں روایت کو اس طرح نقل کیا ہے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ سرخ قضیب کو ... جس کو اللہ نے جنت عدن میں اپنے ہاتھ سے لگایا ہے تو اسے چاہیئے وہ علی بن ابی طالب کی محبت کے ساتھ متمسک ہو جائے۔

... (رسول اللہ نے فرمایا) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر میری امت کے گروہ تیرے بارے میں وہ باتیں نہ کہتے جو نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کہتے ہیں تو آج کے دن میں تیرے بارے میں ایک ایسی بات کہتا کہ تم مسلمانوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتے تو تیرے قدموں کی خاک کو بطور برکت کے اٹھا لیتے ! اس حدیث کو ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں بیان کیا ہے۔

... رسول اللہ صلعم عرفہ کی عشا کے وقت حاجیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے فرشتوں سے عام طور فخر و مباہات کرتا ہے اور تمہیں عام طور بخش دیا ہے اور علی کے ذریعہ خاص طور فخر کرتا ہے اور اسے خاص طور بخش دیا ہے۔ میں تم لوگوں سے ایک ایسی بات کہتا ہوں جس سے میں اپنی قرابت کی وجہ سے جواب دہ نہیں ہوں۔ نیک بخت پوری طرح نیک بخت اور عین نیکبخت وہ شخص ہے جس نے علی کو اس کی زندگی اور اس کی موت کے بعد بھی دوست رکھا۔ اس حدیث کو ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل کتاب فضائل علی میں اور نیز مسند میں بیان کیا ہے"۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی دونوں ذکر کردہ کتابوں میں بیان کیا ہے (کہ رسول اللہ نے فرمایا) میں قیامت کے روز سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کو بلایا جائے گا میں عرش کی دائیں جانب اس کے سائے میں اٹھوں گا پھر مجھے لباس پہنایا جائے گا۔ پھر انبیاء کو ایک ایک کر کے بلایا جائے گا۔ وہ عرش کی جانب قیام فرما ہونگے اور ان کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر علی ابن ابی طالب کو میری قرابت اور میرے نزدیک اس کی منزلت کی وجہ سے بلایا جائے گا اور اس کو لوا الحمد دیا جائے گا۔ جس کے نیچے حضرت آدم اور آپ کے ماسوا مخلوق اس لوا الحمد کے نیچے ہوگی۔ پھر علی سے آپ نے فرمایا تم اس کو لے کر چلو گے۔ حتیٰ کہ تم میرے اور حضرت ابراہیم خلیل کے درمیان ٹھہر جاؤ گے۔ پھر تجھے لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرش کی طرف سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا تیرا اچھا باپ حضرت ابراہیم ہے، تیرا اچھا بھائی علی بن ابی طالب ہے۔ تجھے (اے علی) بشارت ہو کہ جب میں بلایا جاؤں گا اس وقت تم بلائے جاؤ گے اور جب مجھے لباس پہنایا جائے گا اس وقت تجھے لباس پہنایا جائے گا۔ اور جب مجھے تحیات اور سلام ملیں گے

اس وقت تجھے تحیات اور سلام ملیں گے۔"

۹۔ (رسول اللہ نے فرمایا) اے انس میرے لئے وضو کا پانی ڈالو۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ فرمایا جو شخص سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہو گا وہ امام المتقین، سید المسلمین، یعسوب الدین، خاتم الوصیین، قائد الغر المحجلین ہو گا۔ انس نے کہا کہ میں نے کہا اے میرے اللہ ایسا شخص تو انصار میں سے قرار دے۔ حضرت علی تشریف لائے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے انس کون شخص آیا ہے؟ میں نے عرض کیا علی! آپ آپ کی خاطر خوشی کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور آپ کو گلے لگا لیا۔ پھر آپ نے آپ کے چہرے سے پسینہ پونچھنا شروع کیا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج آپ سے ایک سلوک کا ظہور دیکھا ہے۔ کہ آپ نے پہلے ایسا میرے ساتھ کبھی نہیں کیا۔ فرمایا ایسا کرنے سے مجھے کوئی چیز منع نہیں کر سکتی، تم میری طرف سے (میرے قرض کو) ادا کرو گے۔ اور ان لوگوں کو میری بات سناؤ گے اور ان لوگوں کو ان کے اختلافات کی حقیقت سے آگاہ کرو گے۔ اس حدیث کو حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کیا ہے۔

۱۰۔ (رسول اللہ نے فرمایا) میرے پاس عرب کے سردار علی کو بلاؤ۔ ام المومنین عائشہ نے عرض کیا، آپ عرب کے سردار نہیں ہیں۔ فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو رسول اللہ نے کسی آدمی کو انصار کے پاس بھیجا۔ وہ لوگ آ گئے۔ فرمایا اے گروہ انصار! میں تم لوگوں کو ایسی چیز کی راہنمائی کیوں نہ کروں۔ اگر تم اس کا دامن پکڑ لو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا یہ علی ہیں اس کو میری دوستی کی وجہ سے دوست رکھو اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ مجھے اس بات کا جبرائیل نے حکم دیا ہے اور میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس حدیث کو حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔"

۱۱۔ (رسول اللہ نے فرمایا) سید المومنین اور امام المتقین کو خوش آمدید ہو، حضرت علی سے کہا گیا۔ آپ اس بات کا شکر کس طرح ادا کریں گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور جو نعمتیں مجھے دی ہیں ان کا شکر بجا لاتا ہوں۔ اور جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس میں اور زیادتی کرے۔ اس حدیث کو بھی صاحب الحلیۃ نے ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ (رسول اللہ نے فرمایا) کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ میری زندگی کی طرح زندگی بسر کرے اور میری موت کی طرح موت مرے اور جنت عدن میں وجنت طوبیٰ کے پاس رہے جس کو میرے اللہ تعالیٰ نے خود لگایا ہے تو وہ میرے بعد علی کو دوست رکھے اور اس کے دوست کو دوست رکھے اور میرے بعد آپ کی اقتدا

کرے، یہ لوگ میری عترت ہیں۔ اور میری مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ علم اور فہم ان کی سرشت میں بھر دیا گیا ہے۔ میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو ان کو جھٹلاتے ہیں اور میرے رشتے کو ان میں توڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میری شفاعت حاصل نہ ہو گی۔ ذکرہ صاحب الحلیۃ ایضاً

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے خالد بن ولید کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا اور حضرت علی کو دوسرے لشکر کے ساتھ روانہ کیا اور دونوں کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ فرمایا اگر کہیں اکٹھے ہو جاؤ تو علی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اگر تم الگ الگ ہو جاؤ تو ہر ایک آدمی اپنے لشکر کو نماز پڑھائے۔ دونوں کا لشکر ایک ساتھ ہو گیا اور حضرت علی نے ایک لونڈی کو لے لیا۔ خالد نے چار آدمیوں کو کہا جن میں بریدہ اسلمی بھی شامل تھا کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جلدی جلدی چلے جاؤ۔ اور آپ سے اس طرح اور اس طرح واقعات سے آگاہ کرو۔ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ علی نے اس طرح کیا ہے۔ آپ نے اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ دوسرا آدمی آیا اور کہا کہ علی نے اس طرح کیا ہے۔ آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی دونوں آدمیوں کی طرح بات بیان کی۔ آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر بریدہ اسلمی نے حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول، علی نے اپنی ذات کے لئے ایک لونڈی خود لے لی ہے۔ اس سے رسول غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا علی کو چھوڑ دو، آپ نے کئی بار ایسا کہا۔ فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور جس قدر علی نے لیا ہے اس کا حصہ خمس میں زیادہ بنتا ہے اور وہ میرے بعد ہر مومن کے سردار ہیں۔ ابو عبد اللہ امام احمد نے مسند میں کئی بار اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ نیز آپ نے اس کو کتاب فضائل علی میں بیان کیا ہے اور اکثر محدثین نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۔ (رسول اللہ نے فرمایا) میں اور علی آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے ایک نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ میں ہوں اور ایک حصہ علی ہیں۔ احمد نے اس کو مسند میں روایت کیا ہے۔ اور نیز کتاب فضائل علی میں بھی اس کا ذکر کیا ہے اور مؤلف کتاب الفردوس نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد یہ عبارت زیادہ کی ہے۔ (رسول اللہ نے فرمایا) ہم منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ ہم عبد المطلب تک پہنچ گئے میرے لئے نبوت مقرر ہوئی اور علی کے لئے وصایت۔"

۱۵۔ (رسول اللہ نے فرمایا) اے علی تیرے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ تم دنیا میں بھی سردار ہو

اور تم آخرت میں بھی سردار ہو، جس نے تجھے دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، تیرا حبیب میرا حبیب، میرا حبیب اللہ کا حبیب، تیرا دشمن میرا دشمن، میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے تجھ سے بغض رکھا۔ اس حدیث کو امام احمد نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن عباس اس کی یوں تفسیر کرتے تھے کہ جو شخص حضرت علی کی طرف دیکھے تو یوں کہے سبحان اللہ کہ یہ کس قدر نوجوان عالم ہے۔ سبحان اللہ کس قدر بہادر ہے یہ جوان۔ سبحان اللہ کس قدر فصیح ہے یہ نوجوان۔

۱۶۔ جب جنگ بدر کی لڑائی کی رات ہو گئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہمیں پانی کون پلائے گا؟ لوگ خاموش رہے۔ حضرت علی اٹھے مشک کو بغل میں دبایا۔ پھر کنوئیں پر تشریف لائے جو بہت ہی گہرا اور تاریک تھا۔ آپ اس میں اتر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل سے وحی کی کہ محمد اس کے بھائی اور اس کے گروہ کی مدد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ آسمان سے نیچے اترے۔ ان کی آواز ایسی تھی جو کوئی بھی سنتا تھا ڈر جاتا تھا۔ جب کنوئیں کے محاذ میں پہنچے تو حضرت علی پر سلام کیا۔ اور ان فرشتوں نے بھی سلام کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ ایسا حضرت علی کی عزت اور جلالت قدر کی وجہ سے کیا۔" اور دوسرے سلسلہ روایت میں جو انس بن مالک سے بیان کیا ہے کچھ اضافہ کیا ہے۔ اے علی تم قیامت کے روز جنت کی اونٹنی پر سوار ہو گے۔ تیرا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا۔ تیری ران میری ران کے ساتھ ہوگی۔ حتیٰ کہ تم جنت میں داخل ہو گے۔

۱۷۔ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دیا۔ فرمایا اے لوگو! قریش کو آگے بڑھاؤ اور ان کے آگے نہ بڑھو اور ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تعلیم والے ہیں۔ قریش کے ایک آدمی کی قدر عام دو آدمیوں کی قدر کے برابر ہوتی ہے۔ قریش کے ایک آدمی کی امانت عام دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہوتی ہے۔ اے لوگو میں تمہیں اپنے رشتہ داروں، اپنے بھائی، اپنے ابن عم، علی بن ابی طالب کے متعلق وصیت کرتا ہوں مومن اس کو دوست رکھے گا اور منافق اس سے بغض رکھے گا۔ جس نے اس کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے مجھ سے بغض رکھا اللہ اس کو آگ کا عذاب دے گا۔

۱۸۔ رسول اللہ نے فرمایا) صدیق تین آدمی ہیں۔ حبیب نجار جو شہر کے انتہائی حصے سے دوڑتے ہوئے آئے تھے اور مومن آل فرعون جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا۔ اور علی بن ابی طالب ہیں اور آپ ان سے افضل ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے کتاب فضائل علی میں بیان کیا ہے۔

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا) علی کو پانچ ایسی خوبیاں دی گئی ہیں جو میرے لئے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں ایک یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میرا سہارا ہوں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔

دوسری یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم اور اولاد آدم ہوگی۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ میرے حوض کے کنارے پر کھڑے ہوں گے۔ میری امت کے جس شخص کو پہچانیں گے اس کو سیراب کریں گے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ آپ میری شرمگاہ کو پوشیدہ کریں گے اور مجھے میرے رب کے سپرد کریں گے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد آپ کے کافر ہونے کا مجھے اندیشہ نہیں ہے۔ شادی کے بعد زانی نہیں بنیں گے۔ اس حدیث کو کتاب فضائل میں امام احمد نے بیان کیا ہے۔

۲۰۔ صحابہ کی ایک جماعت کے دروازے رسول اللہ صلعم کی مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ ایک روز رسول اللہ صلعم نے فرمایا حضرت علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے جو مسجد کی طرف کھلتے ہیں بند کر دو۔ دروازے بند کر دیئے گئے۔ قوم نے اس بارے میں چہ میگوئیاں کیں۔ رسول اللہ کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ آپ نے ان میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ دروازے بند ہو گئے ہیں اور علی کا دروازہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ میں نے کسی دروازے کو بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے۔ لیکن ایک بات کا حکم دیا گیا۔ میں نے اس کی پیروی کی ہے۔ احمد بن حنبل نے اس حدیث کو مسند میں کئی بار بیان کیا ہے اور فضائل علی میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۱۔ رسول اللہ صلعم نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علی کو بلا کر آپ سے راز کی باتیں فرمائیں۔ رسول اللہ نے علی سے راز و نیاز کی گفتگو کو لمبا کر دیا۔ صحابہ کی ایک جماعت کو یہ بات ناپسند آئی۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ رسول اللہ نے اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ لمبی سرگوشی فرمائی ہے۔ اس بات کا رسول اللہ کو بھی علم ہو گیا۔ آپ نے ان آدمیوں کو جمع فرمایا اور کہا کہ ایک کہنے والے نے کہا ہے کہ آج میں نے اپنے ابن عم کے ساتھ لمبی سرگوشی کی ہے میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں روایت کیا ہے۔

۲۲۔ اے علی! میں تم سے نبوت کے ذریعہ بڑائی کروں گا۔ میرے بعد نبوت نہیں ہے اور تم لوگوں سے سات چیزوں کے ساتھ بڑائی کرو گے۔ قریش میں کوئی آدمی بھی ان باتوں کا انکار نہ کرے گا۔ تم ان سے پہلے ایمان لانے والے ہو، اللہ کے عہد کو ان سے زیادہ پورا کرنے والے ہو، اللہ کے امر پہ ان سے زیادہ قائم رہنے والے ہو، ان سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے ہو۔ ان سے رعایا میں زیادہ انصاف کرنے

والے ہو، ان سے فیصلے میں زیادہ بالبصیرت ہو اور ان سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ فضیلت والے ہو"

۲۳۔ جناب فاطمہ رسول اللہ کی خدمت میں آئیں عرض کیا اے میرے باپ آپ نے میری شادی ایک ایسے آدمی سے کی ہے جس کے پاس کوئی مال نہیں ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے فاطمہ! میں نے تیری شادی اس شخص سے کی ہے جو ان لوگوں سے اسلام کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے۔ صبر کے لحاظ سے بڑا ہے۔ علم کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے زمین پر نگاہ دوڑائی تھی اس سے تیرے باپ کو چنا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ نگاہ دوڑائی۔ اس سے تیرے شوہر کو منتخب کیا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

۲۴۔ جنگ حنین کی واپسی کے بعد جب آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ سبحان اللہ واستغفر اللہ زیادہ تلاوت کرتے تھے۔

پھر فرمایا، اے علی، جس چیز کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ فتح آگئی ہے اور فوج در فوج لوگ دین میں داخل ہوگئے ہیں۔ میری جگہ جانشین ہونے کا تجھ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے۔ کیونکہ تجھے اسلام لانے میں تقدم حاصل ہے، میری قرابت داری بھی حاصل ہے۔ اور میرے داماد بھی ہو اور تیری زوجیت میں سیدہ نساء العالمین ہے اور اس سے پہلے آپ کے والد ماجد نے میری حمایت اور نصرت کی تھی اور آپ نے اس وقت امتحانات برداشت کئے تھے۔ جب قرآن کا نزول ہوا تھا۔ میری اس بات کی زبردست خواہش ہے کہ میں ان امور کا نگران آپ کے فرزند کو قرار دوں"

اس حدیث کو ابو اسحاق ثعلبی نے تفسیر القرآن میں روایت کیا ہے

(انتہی شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی)

جس نقشاتی کو مؤلف کتاب الاصابہ (فی تمیز الصحابہ) نے بیان کیا ہے۔ میں نے ان کی اپنی کتاب مشرق الانوار میں ذکر کیا ہے۔

باب ۶۰

ان احادیث کے بارے میں جو امام حسینؑ کی شہادت کے بارے میں وارد ہوئیں

آپ پر اللہ کا درود، رحمت اور برکتیں نازل ہوں اور آپ کے اہل بیت اور ان لوگوں پر بھی جو آپ کے ساتھ تھے ہمیشہ ہمیشہ نازل ہوں"

۱۔ مشکوٰۃ میں ام فضل بنت حارث زوجہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے، فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گودی میں ڈال دیا گیا۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تم نے بھلائی کو دیکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ ایک فرزند جنے گی۔ وہ تیری گود میں ہوگا۔ جناب فاطمہ نے حسین کو جنا۔ آپ میری گود میں تھے اور میں آپ کو قثم کے ساتھ دودھ پلاتی تھی۔ ایک روز رسول اللہ صلعم تشریف لائے۔ آپ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا، میں نے رسول اللہ کی طرف دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بندھی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا جبرائیل نے میرے پاس آکر مجھے اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ عنقریب میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے عرض کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں (ہوگا) جبرائیل نے مجھے سرخ مٹی لاکر دی ہے۔"

۲۔ جمع الفوائد میں بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جبرائیل نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ میرا یہ بیٹا طف (کربلا) کی سرزمین پر قتل ہوگا، میرے بعد عنقریب میری امت فتنہ میں مبتلا ہو جائیگی۔

۳۔ (الجزف اسناد) انس بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا میرا یہ فرزند یعنی حسین ایک ایسی زمین پر قتل ہوگا جس کا نام کربلا ہوگا۔ اگر اس موقعہ پر تم میں سے کوئی آدمی موجود ہو تو اس کی مدد کرے۔ انس بن حارث کربلا کی طرف گئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان لوگوں کے ساتھ کربلا میں شہید ہو گئے، جو حضرت کے ساتھ تھے۔

۴۔ جمع الفوائد میں ابن عباس سے روایت ہے کہ امام حسین نے (کربلا) کی طرف جانے کی مجھ سے اجازت طلب کی تھی۔ میں نے عرض کیا اگر مجھے یا آپ کو عیب نہ لگایا جاتا تو میں اپنا ہاتھ آپ کے سر پر ڈال دیتا

فرمایا میں ضرور فلاں فلاں جگہ پر قتل کیا جاؤں گا"۔ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا حرم میرے خون سے لالہ زار ہو۔ یہ وہ بات تھی جس کی وجہ سے میرے نفس کو آپ کے بارے میں تسکین ہو گئی تھی۔

۵۔ کتاب الاصابہ میں تحریر کیا گیا ہے کہ امرء القیس بن عدی ابن عوس بن جابر بن کعب بن علیہ کلبی شام میں نو قضاعہ کا امیر تھا آپ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا میرے یہ دو فرزند ہیں۔ ہم لوگوں کو تیرے خسر بننے کی تمنا ہے۔ ہمارے ساتھ اپنی بیٹیوں کا رشتہ کر دیجئے۔ اس نے عرض کیا اے علیؑ میں نے اپنی دختر حیات کا رشتہ آپ سے کر دیا۔ اے حسنؑ! تیرے ساتھ اپنی بیٹی سلمیٰ کا رشتہ کر دیا۔ اے حسینؑ تیرے ساتھ اپنی دختر رباب کو نکاح کر دیا ہے رباب جناب سکینہ کی والدہ ماجدہ ہیں اور جن کے بارے میں امام حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ شعر:۔

لعمرك انني لاحب داراً تحل بها سكينة والرباب

تیری زندگی کی قسم مجھے تو وہ گھر زیادہ پسند ہے جہاں سکینہ اور رباب قیام فرما ہوں"۔ یہ جناب ربابؑ وہ معظمہ ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مکرمہ کربلا میں ایک سال تک اقامت گزیں رہیں۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:۔

الى الحول ثم اسم السلام عليكما ومن يبك حولاً كاملاً فقد عذر

میں ایک سال تک قیام پذیر رہی ہوں۔ اب تم دونوں کو (امام حسین اور علی اصغر) سلام کرتی ہوں۔ (اور خدا کے سپرد کرتی ہوں) جو شخص ایک سال تک روتا رہے وہ معذور ہو جاتا ہے۔

۶۔ کتاب مودۃ القربیٰ میں امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے نانا نے مجھے فرمایا اے میرے فرزند! تم میرے جگر کا ٹکڑا ہو جس نے تجھے دوست رکھا اور تیری اولاد کو دوست رکھا اس کے لئے خوشخبری ہے اور بدلہ دینے کے دن تیرے قاتل کے لئے ہلاکت ہے"۔

۷۔ بخاری میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کسی شخص کو احرام والے آدمی کے متعلق سوال کرتا سنا۔ شعبہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے احرام کی حالت میں مکھی مارنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تھا۔ ابن عمر نے کہا کہ عراق والے مکھی کے قتل کے تاوان کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کی دختر کے فرزند کو قتل کر دیا ہے اور حسینؑ کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا تھا وہ دونوں (حسنین) دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں"۔

۸۔ جمع الفوائد میں انس سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس امام حسین رضی اللہ عنہ

کا سر لایا گیا۔ اس نے چھڑی کے ساتھ آپ کے ناک سے بے ادبی کرنی شروع کر دی۔ اور کہتا تھا کہ میں نے اس سے زیادہ کسی شخص کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ میں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ الفاظ بخاری اور ترمذی کے ہیں۔

ان احادیث کا بیان جن کو عمدۃ العلماء شافعیہ شیخ ابن حجر ہیثمی شافعی مکی نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں بیان کی ہیں

۱۔ ابن سعد اور طبرانی نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے آگاہ کیا ہے کہ میرا فرزند حسینؑ میرے بعد زمین طف (کربلا) پر قتل کر دیا جائے گا۔ اور میرے پاس مٹی لائے ہیں اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ اس مٹی میں آپ کا ٹھکانہ ہو گا"۔

۲۔ ابو داؤد اور حاکم نے عباس کی زوجہ ام الفضل سے روایت کی ہے۔ آپ امام حسین کو تشم کے ساتھ دودھ پلاتی تھیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آتے ہیں اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ میری امت عنقریب میرے اس فرزند کو قتل کر دے گی اور مجھے سرخ مٹی لا کر دی ہے"۔

۳۔ امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں دیا اور مجھے کہا کہ تیرا بیٹا حسین قتل کر دیا جائے گا۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو اس سرزمین کی مٹی دکھا دوں جہاں وہ قتل ہوں گے۔ اس نے ایک سرخ مٹی نکالی"۔

۴۔ (بجذف اسناد) انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے اپنے رب سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی، اس کو اجازت مل گئی اور اس دن ام سلمہ کی باری تھی۔ فرمایا اے ام سلمہؓ دروازے کی نگرانی کرنا۔ دروازے کے اندر کوئی شخص داخل نہ ہو۔ جناب ام سلمہ دروازے پر تھیں اسی دوران میں امام حسین داخل ہوئے اور اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھ گئے۔ آپ اس کو چومتے اور بوسہ دیتے تھے۔ فرشتے نے کہا تیری امت عنقریب اس کو قتل کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں آپ قتل ہوں گے۔ فرشتے نے آپ کو وہ جگہ دکھا دی اور آپ کی خدمت میں کچھ سخت ریت اور کچھ مٹی لائے۔ ام سلمہ نے اس مٹی کو دیکھ لیا اور اس کو ایک کپڑے میں رکھ دیا۔ ثابت نے کہا کہ ہم لوگ اس جگہ کو کربلا کہتے ہیں۔" ابو حاتم نے یہ عبارت زیادہ کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا کرب و بلا پر افسوس ہے"۔

(توضیح) سہلہ سخت ریت کو کہتے ہیں۔

۵۔ نیز ابن احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ام سلمہ! جب یہ مٹی خون ہو جائے تو سمجھ لینا کہ حسینؑ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے اس مٹی کو ایک شیشی میں رکھ دیا تھا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ جس دن امام حسینؑ قتل کر دیئے گئے وہ خون ہو گئی تھی۔" اور آپ فرماتی ہیں کہ جس رات کو آپ قتل ہوئے ہیں تو میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ ؎

ایھا القاتلون جھلاً حسیناً　　　　ابشروا بالعذاب والتذلیل

اے وہ لوگو! جہالت سے حسینؑ کو قتل کرنے والو، عذاب اور ذلت کی تمہیں بشارت ہو۔

قد لعنتم علی لسان داؤد　　　　وموسیٰ وحامل الانجیل

تم پر حضرت داؤد، حضرت موسیٰ اور انجیل کے حامل (حضرت عیسیٰ) کی زبان سے لعنت کی گئی ہے

میں رو پڑی اور شیشی کو کھولا تو تمام کی تمام خون ہو چکی تھی۔"

۶۔ ابن سعد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شام جاتے ہوئے جب سرزمین کربلا سے ان کا گزر ہوا تو آپ اتنے روئے کہ زمین آپ کے آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں رو رہے ہیں۔ فرمایا ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل موجود تھے اور مجھے آگاہ کیا ہے کہ میرا فرزند حسینؑ فرات کے کنارے قتل ہوگا۔ اس جگہ کو کربلا کہتے ہیں۔ پھر جبرائیل نے اس جگہ کی مٹی کی ایک مٹھی لی اور وہ مٹی مجھے سونگھائی جس سے میری دونوں آنکھیں بے اختیار رونے لگ گئیں۔ نیز اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

ملائے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گزر کربلا سے ہوا تو آپ نے فرمایا اس جگہ ان کی سواریاں ٹھہریں گی۔ اور اس جگہ وہ لوگ اتریں گے۔ آل محمد کے نوجوانوں کا یہاں خون بہایا جائے گا، اس میدان میں وہ قتل ہوں گے جن پر زمین آسمان روئیں گے۔

۷۔ ترمذی نے سلمی سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے کہا کہ میں ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رو رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ کی ریش مبارک اور سر اقدس خاک آلود ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی ابھی مقتل گاہ حسینؑ پر موجود تھا۔

اسی طرح ابن عباس نے رسول اللہ صلعم کو دوپہر کے وقت پریشان بال اور غبار آلود حالت میں دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جس میں خون موجزن تھا۔ آپ سے ابن عباس نے دریافت کیا فرمایا حسینؑ اور اس کے

اصحاب کا خون ہے۔ واقعہ کے بارے میں فکر لاحق ہوئی۔ آخرکار معلوم ہوا کہ آپ اسی روز جمعہ کے دن ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ کو قتل کر دیئے گئے اور اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۶ سال کچھ ماہ تھی۔ جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے جنات کے نوحوں کو اس وقت سنا تھا جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تھا۔ یا اس رات سنا جس سے پہلے امام حسینؑ شہید کر دئے گئے تھے (جنات کے نوحے یہ تھے)

ایھا القاتلون جھلاً حسیناً　　　　ابشروا بالعذاب والتذلیل

قد لعنتم علی لسان ابن داؤد　　　　وموسیٰ وصاحب الانجیل

(ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

میں نے ایک دوسرے جن کی آواز کو سنا جو کہہ رہا تھا:۔

مسح النبی جبینہ　　　　فلہ بریق فی الخدود

ابواہ من علیا قریش　　　　وجدہ خیر الجدود

آپ کی پیشانی پر نبی نے ہاتھ پھیرا۔ آپ کے رخساروں پر روشنی تھی۔ آپ کے والدین قریش سے بلند مرتبہ الشان تھے۔ آپ کا نانا دیگر لوگوں کے نانا سے افضل تھا۔

ایک اور جنیہ نے کہا:۔

اتقی حسین ھبلا　　　　کان حسین جبلا

حسینؑ زبردست پرہیزگار تھے۔ جیسے (عزم میں) ایک پہاڑ تھے۔

ایک اور جنیہ نے کہا:۔

الا یا عین فاحتفلی بجھد　　　　فمن یبکی علی الشھداء بعدی

اے آنکھ خوب رو لے۔ میرے بعد شہداء پر کون روئے گا۔

علی رھط تقودھم المنایا　　　　الی متجبر فی الملک وغد

اس گروہ پر رو لے جن کو موت کھینچ کر زبردستی کمینے ملک کی طرف لے گئی۔

وغد اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا نسب صحیح نہ ہو۔

جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک یزید ظالم کے پاس لے گئے تو وہ لوگ پہلی منزل پر اتر گئے۔ انہوں نے شراب پینی شروع کر دی۔ ہم اس حالت میں ہی تھے کہ ناگاہ دیوار سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس کے پاس لوہے کا قلم تھا۔ اس نے خون کے ساتھ یہ سطر لکھ دی۔

اترجو امۃ قتلت حسیناً　　　　شفاعۃ جدہ یوم الحساب

امت حسین کو قتل کرنے کے بعد اس بات کی امید رکھتی ہے کہ قیامت کے روز ان کو آپ کے نانے کی شفاعت نصیب ہوگی؟"

یہ شعر سن کر وہ لوگ بھاگ گئے اور سر شریف کو چھوڑ دیا۔"

منصور بن عمار اور نیز دوسرے آدمی نے روایت کیا ہے کہ یہ شعر سرزمین روم پر ایک گرجا میں تحریر تھا نہ معلوم کہ اس شعر کو کس شخص نے لکھا تھا۔

حافظ ابونعیم اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں نضرۃ الازدیہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو آسمان سے خون کی بارش برسی، جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھڑے اور گھڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔"

نضرہ کی حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث ہے کہ آسمان سیاہ ہوگیا تھا حتیٰ کہ دن کو ستارے دکھائی دینے لگے اور جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے خون جوش مار کر نکلتا تھا۔"

ابوشیخ نے بیان کیا ہے کہ وہ رنگ جو ان کے لشکر میں موجود تھا وہ راکھ ہوگیا۔ آپ ایک یمن کے قافلے کے ساتھ تھے جو عراق جانا چاہتا تھا۔ ان حضرات کی ان لوگوں سے ملاقات ہوگئی۔

ان باتوں کا ذکر جن کو ابن لیث نے جمع الفوائد میں بیان کیا ہے

جب امام حسین اور آپ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ امام علی بن حسین کو پا بازنجیر کر کے فاطمہ، سکینہ امام حسین کی دختروں کے ساتھ ابن زیاد کے پاس لے گئے۔ ابن زیاد نے ان کو یزید کے پاس روانہ کر دیا۔ جناب سکینہ کے متعلق حکم دیا کہ اس کو پیچھے رکھا جائے تاکہ وہ اپنے باپ کا سر دیکھ سکیں۔ جب وہ لوگ یزید کے پاس آئے تو یزید نے کہا۔

نفلق هاما من رجال اعزة   علينا وهم كانوا اعق واظلما

ہم نے اس آدمی کے سر کو جدا کر دیا ہے جس نے ہم پر خروج کیا حالانکہ یہ لوگ نافرمان اور بہت بڑے ظالم تھے۔

پھر یزید نے ان حضرات کو مدینہ روانہ کر دیا۔

شعبی نے کہا کہ میں نے آدمیوں کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا جن کے پاس نیزے تھے۔ اور قاتلان حسین کا پیچھا کرتے تھے میں نے تھوڑی دیر میں نظارہ دیکھا مختار اترے اور ان لوگوں کو قتل کر دیا۔"

امام زہری نے کہا کہ ملک شام میں جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون موج زن ہوتا تھا اور

بیت المقدس سے جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا۔ اس کے تلے سے تازہ خون موج زن ہوتا تھا۔

ابو قبیل نے کہا کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو سورج کو کسوف لگ گیا اور ستارے ظاہر ہوگئے۔

لیث بن سعد نے کہا حسین کے ساتھ عباس، جعفر، عبداللہ، عثمان، ابوبکر فرزندان علی بن ابی طالب، علی اکبر بن حسین آپ کی والدہ کا اسم گرامی لیلیٰ ثقفیہ ہے۔ عبداللہ بن حسین آپ کی ماں کا نام گرامی رباب ہے۔ جو قبیلہ بنو کلب سے تعلق رکھتی تھیں۔ عبداللہ (علی اصغر) اس وقت دودھ پیتے تھے۔ ابوبکر بن حسن، عون اور محمد بن عبداللہ بن جعفر اور مسلم اور جعفر بن عقیل اور امام حسین کے غلام سلیمان شہید ہوئے۔

محمد بن حنفیہ نے کہا امام حسین کے ساتھ بنو فاطمہ کے سترہ افراد شہید ہوئے۔ سب کا سلسلہ نسب جناب فاطمہ سے ملتا تھا۔"

ابو قبیل نے کہا کہ جب شامی پہلی منزل پر اتر کر شراب پی رہے تھے تو دیوار سے ایک لوہے کا قلم نمودار ہوا جس نے خون سے اس سطر کو تحریر کر دیا۔

اترجوا امة قتلت حسينا   شفاعة جده يوم الحساب

وہ لوگ سر مبارک کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور پھر لوٹ کر واپس آئے۔ ان احادیث کو علامہ طبرانی نے اپنی کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

عمارہ بن عمیر نے کہا کہ جب ابن زیادہ اور اس کے ساتھیوں کے سر مسجد کے صحن میں رکھ دیئے گئے تو میں لوگوں کے قریب ہوگیا اور وہ کہہ رہے تھے آیا آیا۔ ناگاہ ایک سانپ آیا اور ان سروں کے اندر داخل ہوتا تھا حتیٰ کہ ابن زیاد کے نتھنے میں گھس گیا۔ آتا تھا اور جاتا تھا اس نے دو دفعہ ایسا کیا یا تین دفعہ اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے۔

ابو طالوت سے روایت ہے کہ ابو برزہ اسلمی عبیداللہ بن زیاد کے پاس گیا۔ جب عبیداللہ نے ابو برزہ کو دیکھا تو کہا (معاذ اللہ) تمہارا محمد اور یہ ٹھگنا! ایک شیخ نے ابو برزہ کو یہ بات سمجھائی تو ابو برزہ نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ میں ایک ایسی قوم میں زندہ رہ جاؤں گا جو مجھے محمد صلعم کی صحبت کی عزت کی وجہ سے ملامت کرے گی ابن زیاد نے برزہ سے کہا کہ محمد کی صحبت بلاشبہ تمہارے لئے باعث زینت ہے۔ میں نے آپ کی خدمت میں آدمی اس لئے روانہ کیا تھا کہ آپ سے حوض کے متعلق سوال کروں کہ آپ نے اس بارے میں کوئی چیز محمد سے سنی تھی، ابو برزہ نے کہا ہاں میں نے آپ سے ایک دفعہ نہیں کئی بار اس چیز کو سنا تھا جو شخص اس بات کی تکذیب کرے گا۔ اللہ اس کو اس سے سیراب نہ کرے۔ پھر ابو برزہ ناراض ہو کر چلے گئے۔

(رواہ ابو داؤد، انتہی جمع الفوائد)